تیراک لڑکی
مصنف ۔ ارل اسٹلے گارڈنر
مترجم ۔ سراج الدین رشید

کامران سیریز کی ۱۶۶ ویں پیشکش

THE CASE OF THE NEGLIGENT NYMPH

کا آزاد ترجمہ

مصنف :- ارل اسٹینلے گارڈنر

مترجم :- سراج الدین شیدا

کامران سیریز

اقبال روڈ ، راولپنڈی (پاکستان)

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ابتدائیہ

قارئین کے پر زور اصرار پر ارل اسٹینلے گارڈنر کا ایک دلچسپ ناول پیش خدمت ہے۔ اگرچہ زمانہ حال میں جیمس ہیڈلے چیز کے ناول بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ لیکن جو ترجمے کے قابل تھے وہ چھپ چکے ہیں اور اب اس انتظار میں ہیں کہ کوئی نیا ناول ہیڈلے چیز کا چھپ کر آئے تو اس کا ترجمہ شائع کریں۔

کامران سیریز کے قارئین کے پسندیدہ مترجم جناب سراج الدین شید طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں انہیں گنٹھیا کی بیماری ہے۔ وہ نہ صرف چلنے پھرنے سے معذور ہیں بلکہ از خود چارپائی سے نہیں اٹھ سکتے لیکن بڑی ہمت اور بے مثال قوت ارادی کے مالک ہیں کامران سیریز کے لئے مسلسل ترجمہ کئے جا رہے ہیں۔

قارئین ان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

" ادارہ "

Nadar Azeem
Pakistanipoint.com

کامران سیریز کی ۱۶۷ ویں پیش کش

مکار عورت

یہ پیرا ڈائیز سٹی تھا۔ جہاں برڈن کلے کو اس کے ماضی نے آواز دی۔

تنہا اور مجرد زندگی گذارتے کلے اکتا چکا تھا چنانچہ اس نے رہوڈا سے شادی کر لی اس کا خیال تھا کہ شادی کے بعد وہ ویل کو بھول جائے گا۔ جو چھ سال قبل اس سے جدا ہو گئی تھی۔

چھ سال بعد جب کلے کا تبادلہ پیرا ڈائیز سٹی ہوا تو پھر اس کی ملاقات ویل سے ہو گئی اور ماضی پھر جاگ اٹھا۔ لیکن اب ویل شادی شدہ تھی۔

اگرچہ وہ اب بھی حسن وجمال کا پیکر تھی لیکن ہر وقت خوفزدہ اور ہراساں رہنے لگی تھی اسے عجیب وغریب خوف اور اضطراب نے نرغے میں لے رکھا تھا۔ اس کا شوہر ہپناٹزم کا عامل تھا۔ اور اس نے ویل کو معمول بنا رکھا تھا۔ یہ حال جان کر کلے نے عزم کیا کہ وہ ویل کو آزاد کرا کے رہے گا۔ چاہے ایسا کرتے ہوئے اسے ویل کے شوہر کو قتل ہی کرنا پڑے۔

جیمس ہیڈلے چیز کے قلم سے جرم وسزا کی ایک انوکھی داستان جسے سراج الدین شیدا نے ترجمہ کیا۔

۱

کرائے کی ڈونگی میں بیٹھے ہوئے پیری میسن نے ایلڈر اسٹیٹ کا یوں جائزہ لیا جیسے کوئی جنرل محاذ جنگ کا جائزہ لیتا ہے۔

مشرق میں چمکتا ہوا چاند اپنی کرنوں سے جزیرے کا منظر واضح طور پر پیش کر رہا تھا۔ یہ جزیرہ پتھر اور فولاد کے بنے ہوئے پچاس فٹ لمبے پل کے ذریعے مین لینڈ سے منسلک تھا۔ جزیرے پر ایلڈر کی رہائش گاہ کسی مضبوط قلعے سے کم نہ تھی۔ رہائش گاہ کے ارد گرد اینٹوں کی بلند دیوار کھنچی ہوئی تھی۔ دیوار کے اوپر شیشے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے تاکہ کوئی دیوار پھلانگنے کی جسارت نہ کر سکے۔ خلیج کی سمت لگا ہوا بورڈ انتباہ کر رہا تھا کہ بغیر اجازت قدم رکھنے والوں کو حوالہ پولیس کیا جائے گا۔ شمالی سمت ٹہلنے کا ساحل اور اس کے عقب میں گھاس کا میدان بچھا ہوا تھا۔

بظاہر ایلڈر کی قانونی پوزیشن بڑی مستحکم تھی لیکن پیری میسن کوئی معمولی وکیل نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ اس طرف سے حملہ کیا کرتا تھا جس طرف سے دشمن کو ذرا بھی خدشہ نہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ایلڈر اسٹیٹ کا دور سے ڈونگی پر جائزہ لے رہا تھا۔

اس شام ایلڈر نے ضیافت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اور اس کے بیشتر مہمان ان دو کشتیوں سے آئے تھے جو ایک میل دور مین لینڈ کے ساحل پر لنگر انداز تھیں۔ ایلڈر اسٹیٹ کی گودی میں اس

دو طاقت ور اور خوبصورت لانچیں کھڑی تھیں۔ یہ افواہ عام تھی کہ اس گودی کو نظر نہ آنے والی شعاعوں سے محفوظ کیا گیا تھا۔ اور جیسے ہی کوئی غیر مطلوبہ کشتی گودی کے دس فٹ قریب پہنچتی تو فلڈ لائٹیں جگمگا اٹھتیں اور ایک طاقتور سائرن گونجنے لگتا۔

آہستہ آہستہ چپو مارتے ہوئے میں خاموشی سے جائزہ لیتا پھر رہا تھا۔ معاً اسے کسی تیراک کا احساس ہوا۔ ڈونگی کے وجود سے بے خبر تیراک تیزی سے ایلڈر اسٹیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور پھر جب وہ سینڈ سپٹ کے انتہائی بورڈ کی روشنی میں پہنچا تو میں کو یہ دیکھ کر کچھ حیرت سی ہوئی کہ یہ کوئی مرد نہیں بلکہ ایک عورت تھی اس نے کمر پر واٹر پروف تھیلا باندھ رکھا تھا۔

کنارے پر پہنچ کر اس عورت نے تھیلے میں سے تولیہ نکالا اور اپنا متناسب اور کھلاڑیوں جیسا مضبوط جسم خشک کیا۔ پھر اس نے تھیلے میں سے لوکٹ ایوننگ گاؤن، جوتے اور جرابیں نکال کر پورے اطمینان سے یہ لباس زیب تن کر لیا۔

میں نے چپو چھوڑ کر جیب سے شبینہ دوربین نکالی اور آنکھوں کے ساتھ جوڑ لی۔ یہ ایک جوان اور خوبصورت لڑکی تھی اور اس کے انداز و اطوار سے کسی قسم کی عجلت ظاہر نہ تھی۔ یوں ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے گھر میں لباس پہننے کے بعد میک اپ کر رہی ہو۔ میک اپ سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے تھیلا وہیں زمین پر چھوڑ دیا اور تولیے کو خشک ہونے کے لیے انتہائی بورڈ کے کھمبے پر ڈال دیا۔ پھر وہ بڑے اطمینان سے گھر کی طرف چل دی۔

گھر کی طرف سے ہاؤ ہو اور قہقہوں کی مسلسل آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ مہمان پوری طرح ضیافت سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ ایک دلکش مہمان لڑکی عجیب و غریب راستے سے وارد ہو کر ان میں شامل ہونے والی ہے۔

میں شبینہ دوربین سے اس لڑکی کو گھر کے سایوں میں غائب ہوتے دیکھتا رہا اور

کسی غیر متوقع واقعے کا منتظر رہا۔ مگر کافی دیر گزر گئی اور کوئی واقعہ رونما نہ ہوا۔ پندرہ منٹ بعد عمران کو گمان ہونے لگا کہ رہائش گاہ کے پیچھے سے واقف اس حسینہ کو باقاعدہ طور پر مدعو کیا گیا ہوگا مگر سوال یہ تھا کہ وہ اپنا بیگ اور تولیہ وہیں ساحل پر کیوں چھوڑ گئی تھی۔

عمران نے بیتابی سے چمکتے ہوئے گھڑی کے ڈائل پر نظر ڈالی۔ ملحقات کا سروے کرنے کے بعد وہ ایلڈر کو دھچکا لگانے والا ایک پلان اپنے ذہن میں مرتب کر چکا تھا اور اب لوٹ جانا چاہتا تھا لیکن انوکھے انداز سے وارد ہونے والی اس حسینہ کا خیال اسے روکے ہوئے تھا اچانک اسے کسی کتے کے دیوانہ وار بھونکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رہائش گاہ کے چند عقبی کمروں میں روشنی ہو گئی۔ ڈونگی میں توازن برقرار رکھتے ہوئے عمران پھر دوربین کی مدد سے دیکھنے لگا۔

دفعتاً اسے وہ لڑکی ایک کمرے کی کھڑکی سے باہر کودتے دکھائی دی۔ باہر گرتے ہی وہ اٹھی اور پہلے تو دیوار میں بنے ہنستے گیٹ کی طرف لپکی۔ مگر رہائش گاہ میں ہنگامے کی تیز تر آوازیں سن کر دوبارہ پانی کی طرف اندھادھند دوڑنے لگی۔ دوربین میں سے عمران کو کمرے میں متعدد مرد و زن نظر آ رہے تھے جس میں سے لڑکی کودی تھی۔ پھر ایک شخص کھڑکی میں کھڑا ہو کر چلانے لگا۔ الفاظ ناقابل فہم تھے ہاں یہ اندازہ ضرور ہو گیا کہ وہ کسی قیمتی چیز کی گمشدگی کا رونا رو رہا ہے۔

لڑکی بھاگتی ہوئی آئی اور اپنے بیگ اور تولیے سے بے خبر پانی میں کود کر عمران کی ڈونگی کی طرف تیرنے لگی۔ عمران نے گھر کی طرف دیکھا۔ وہ شخص اب کھڑکی سے چھلانگ لگا کر پانی کی طرف تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ عمران کی نظر دوبارہ لڑکی پر پڑی۔ اس نے دائیں ہاتھ میں کوئی چیز پکڑ رکھی تھی۔ اور تیزی سے اپنے پاؤں چلا رہی تھی۔ پانی میں کودنے کے بعد کتا خونخوار نہیں

کھولے تیزی سے لڑکی کی طرف بڑھ رہا تھا اور صرف چند گز دور رہ گیا تھا۔ اب مین نہ رہ سکا، اور لڑکی کی جان خطرے میں پاکر تیزی سے چپو مارتے ہوئے ڈونگی کو کتے اور لڑکی کے درمیان لے گیا۔ اتنے میں کتا پہنچا اور وحشت سے ڈونگی پر جھپٹا۔ مین نے چپو سے کتے کو پیچھے دھکیلنا چاہا۔ اس نے غصے سے بھونکا اور چپو پر دانت جما دیئے۔ مین نے چپو مروڑ کر کتے کا منہ پانی میں اوندھا کر دیا۔ اور آنکھوں میں پانی پڑنے کی وجہ سے کتے نے حواس باختہ ہو کر چپو کو چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد وہ سنبھل کر دوبارہ جھپٹا اور مین نے اسے پھر چپو سے پسپا کر دیا۔

خوفزدہ لڑکی ان حالات سے پوری طرح باخبر تھی۔ کتے نے پھر چپو کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔ اس مرتبہ مین نے چپو مروڑ کر چند لمحوں کے لیے کتے کو پانی میں رہنے دیا۔ ماہی بے آب کی طرح تڑپ کر کتا پیچھے ہٹا اور جب اچھل کر سطح آب پر آتے ہی دوبارہ جزیرے کی طرف تیرنے لگا۔

مین نے ڈونگی کا رخ موڑا اور جلدی سے تھکی ہوئی لڑکی کے پاس پہنچا۔ "آرام سے ڈونگی میں آجاؤ۔ خیال رہے الٹ نہ دینا۔"

لڑکی نے تھکی ماندی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر اپنی اور چارہ کار نہ پاکر پہلے تو ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کو ڈونگی میں پھینکا اور پھر دونوں ہاتھوں کی مدد سے کشتی میں کود آئی۔ چند لمحوں تک ہانپنے کے بعد وہ بولی۔ "شکریہ.... پتہ نہیں تم کون ہو لیکن... تیزی سے چپو چلاؤ۔"

جزیرے کے ساحل پر فلیش لائٹس کپکپانے لگی تھیں۔ پھر کسی نے پکار کر کہا "وہ رہی۔ وہ تیر رہی ہے۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اتنے میں سپیڈ بوٹ نے ایمرجنسی اور نیوی لائٹ پر کہا۔ "ملٹی ہیں وہ تو ہماری طرف آرہا ہے۔"

اسی طور پر کتے پر مرکوز رہنے کے بعد روشنیاں تاریک پانیوں پر بکھر گئیں۔

پھر ایک ساتھ روشنی ڈونگی پر مرکوز ہو گئی۔ میں نے جلدی سے سر نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"نیچے ہو جاؤ۔"

اتنے میں ساحل سے کسی نے چیخ کر کہا۔ "کوئی کشتی ہے جس میں ایک آدمی بھی ہے۔"

میں نے پوری قوت سے چپو چلانے شروع کر دیئے اور جلد ہی روشنی اور کشتی کے درمیان اندھیرا حائل ہو گیا۔ مناسب دوری پر جانے کے بعد بالآخر میں نے لب کھولے۔

"ہاں تو کیا معاملہ ہے؟"

"ذرا سانس تو لینے دو۔ سب کچھ بتا دوں گی۔ جان بچانے کے لیے شکریہ۔"

"کہاں جانا چاہتی ہو؟"

"اپنے بجرے کینتھی کے پاس یہ چھوٹا سا بجرا میں لینڈ کے ساحل پر دوسری کشتیوں کے درمیان ٹھہرا ہے۔"

"یہ سوچے سمجھے بغیر میں نے کتے سے تمہاری جان بچائی ہے۔ لیکن پورا معاملہ جانے بغیر تمہیں بجرے پر نہیں لے جاؤں گا۔"

"کیا جاننا چاہتے ہو؟" لڑکی بولی۔ "یہی سمجھ لو کہ میں ہیروں کی بین الاقوامی چور ہوں اور کسی نواب کے ہیرے چرا کر تمہاری ڈونگی میں پھینکے ہیں۔"

"اس مذاق کی ابھی پڑتال کر لیتے ہیں۔"

"نہیں پڑتال کی ضرورت نہیں۔ ابھی بتا دوں گی۔"

"کوئی قابل یقین کہانی سوچ رہی ہو۔؟"

لڑکی محض ہنس دی۔ چاندنی میں اس کی بھوری آنکھیں، ابھرے ابھرے رخسار، چھوٹی سی ناک بھرے بھرے ہونٹوں والا چھوٹا سا منہ اور بھیگے کپڑوں کی وجہ سے جسم کے سارے نشیب و فراز بخوبی نظر آ رہے تھے۔ میسن کی نظر خود پر مرکوز دیکھ کر وہ سٹپٹا سی گئی۔ "اوہ۔ میں برہنگی محسوس کر رہی ہوں۔"

"ادھر ادھر کی چھوڑو اور یہ بتاؤ کیا معاملہ ہے؟"

"اچھا۔" وہ احتیاط سے اٹھی اور ڈونگی کے توازن یا رفتار کو متاثر کئے بغیر وہاں پہنچی جہاں اس نے کوئی چیز پھینکی تھی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈونگی کے پیندے میں سے وہ چیز اٹھائی اور میسن کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی "یہ ہے نولیسکے ہیرے"

یہ چیز شفاف شیشے کی ایک بوتل تھی اور چاندنی میں اس کے اندر رول کئے ہوئے سفید کاغذ صاف نظر آ رہے تھے۔ میسن نے بوتل کو دو تین جھٹکے دیئے۔ "یہ اس میں کیا ہے؟"

"کاغذ نظر نہیں آ رہے؟"

"اور کوئی چیز تو نہیں؟"

"بوتل بھی دیکھ رہے ہو اور مجھے بھی۔ کیا کوئی اور چیز نظر آ رہی ہے؟"

اچانک ہی گودی کی طرف سے موٹر بوٹ کی پھٹپھٹاہٹ کی آواز سنائی دی اور لڑکی گھبرا کر بولی "اوہ۔ شاید وہ موٹر بوٹ لے کر آ رہے ہیں۔ اور تیز چپو مارو ورنہ وہ ہمیں پکڑ لیں گے۔"

میسن کو بھی خطرے کا سچا احساس ہوا اور اس کے ہاتھوں میں تیزی آ گئی۔ موٹر بوٹ کی سرچ لائٹ اب روشن ہو کر ادھر ادھر روشنی پھینک رہی تھی۔ میسن لینڈ کی طرف تقریباً سو گز دور مختلف بجرے اور کشتیاں کھڑی نظر آ رہی تھیں اور میسن کی ڈونگی تیزی سے اس طرف بڑھ رہی تھی۔

سرچ لائٹ کی روشنی نے نصف دائرہ مکمل کیا اور کچھ دیر ٹھہر گئے کے بعد ڈونگی پر پڑی۔ ڈونگی کے دونوں مسافر تیز روشنی میں نہا گئے۔ لڑکی گھگھیا کر بولی۔ "اوہ مارے گئے۔ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔"

موٹر بوٹ نے نیم قوس میں چکر لگایا اور پھر تیزی سے ڈونگی کی طرف بڑھنے لگی اتنے میں ڈونگی ایک بڑے بجرے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ میں نے تیزی سے دو تین ہاتھ مارے اور بجرے کی آڑ میں پہنچ گیا۔ سرچ لائٹ کی روشنی اب ڈونگی کو پھر ڈھونڈ رہی تھی۔ میں نے جلدی سے ڈونگی کا رخ بدلا اور بالکل مخالف سمت میں اسے کھینے لگا۔ اس طرف کچھ اور بجرے اور کشتیاں لنگر انداز تھیں۔ میں نے پوچھا۔ "تمہارا بجرہ کون سا ہے؟"

"وہ...... وہ چھوٹا سا بجرہ۔" لڑکی نے پچاس گز دور کھڑے ایک بجرے کی طرف اشارہ کیا۔

موٹر بوٹ کی روشنی تیزی سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ میں نے جلدی سے کام لیا۔ اور ایک اور بڑی کشتی کی آڑ میں ہو گیا۔

پانی کی سطح پر ڈونگی کچھ دیر ہلکے سے ہچکولے کھاتی رہی اور جب میں نے دیکھا کہ سرچ لائٹ کی قوسیں روشنی ان نواحات کو کھنگالنے کے بعد اب مخالف سمت جا رہی ہے تو تیزی سے چپو مارنے شروع کر دیئے۔ بھیگے ہوئے لباس کی خنکی اور اضطراب و انتشار کی وجہ سے لڑکی بری طرح کانپ رہی تھی۔ میں نے پوچھا۔ "سردی سے کانپ رہی ہو؟"

"پرواہ نہ کرو۔ اور تیز ہاتھ مارو۔"

"سردی لگ جائے گی۔" میں نے کہا۔

"تو کیا کروں؟ کپڑے اتار دوں؟"

"ہاں یہ بہتر ہوگا۔"

"نہیں، اگر چہ کپڑے بھیگ کر شفاف ہو گئے ہیں مگر کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہیں"

وہ دانت کٹکٹاتے ہوئے بولی۔ "بہت اچھے۔ یہ رہا میرا تجربہ، ہم کامیابی سے پہنچ گئے ہیں لیکن ڈونگی کا کیا بنے گا۔ بجرے کے قریب ڈونگی دیکھ کر وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ ہم اسی بجرے میں سوار ہوئے ہیں۔"

ایک لمحہ تک سوچنے کے بعد میں بولا۔ "میرا خیال ہے ڈونگی کو بجرے پر لاد کر چھپا دینا بہتر ہوگا۔ ڈونگی المونیم کی ہے اور کافی ہلکی ہے۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔" لڑکی نے تائید کی۔

میں سرعت سے بجرے پر کود گیا اور پھر لڑکی کے بجرے پر پہنچنے تک ڈونگی کو تھامے رکھا۔ اب لڑکی نے ڈونگی کو ایک طرف سے اور میں نے دوسری طرف سے پکڑ کر بجرے پر لادا اور اسے کیبن میں چھپا دیا۔ لڑکی بولی۔ "اب مجھے دھیلی کی ضرورت ہے اور پھر تم ایک شریف آدمی کی طرح پیٹھ موڑ لینا کیونکہ ڈونگی کی وجہ سے کیبن کا دروازہ بند کرنا ممکن نہیں رہا اور میں فوراً لباس تبدیل کر لینا چاہتی ہوں۔"

"میں باہر چلا جاتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ باہر وہ تمہیں دیکھ لیں گے۔"

"اچھا نہیں جاتا مگر مجھے یہ یقین دلا دو کہ تم وہاں سے اس بوتل کے سوا اور کچھ نہیں لاؤ گی میں تمہارے سامنے ہوں۔ اچھا اب آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ لباس بدل لوں؛ چند لمحوں بعد وہ بولی۔ "ٹھیک ہے اب آنکھیں کھول لو۔"

میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ لڑکی لباس بدل چکی تھی۔ وہ بولی۔ چاہو تو اپنا شکار

دور کرنے کے لئے ان کپڑوں کی تلاشی لے لو۔" اس نے الٹے ہوئے بھیگے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔

میسن کو کپڑے صاف نظر آرہے تھے ان میں کوئی چیز مستور رہنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ لڑکی نے وہسکی کے دو جام بنائے اور ایک میسن کو دیا۔ پہلا گھونٹ بھرنے کے بعد میسن بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ہوٹل کی انونٹری لے لی جائے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اندر کیا ہے؟"

لڑکی نے کبیدگی سے اس کی طرف دیکھا۔ "دیکھو تم نے کسی سکاؤٹ کی طرح میری جان بچائی ہے اور اس کے لئے میرا رواں رواں تمہارا شکر گزار ہے لیکن ۔۔"

"سنو۔" میسن اس کی بات کاٹ کر بولا۔ "میں ایک وکیل ہوں اور اپنی عزت اور وقار داؤ پر ہرگز نہیں لگانا چاہتا۔ تم ایک غیر گھر کی کھڑکی سے مشتبہ حالات میں فرار ہوئی ہو۔ یا تو مجھے مطمئن کر دو کہ تم وہاں سے کچھ بھی چرا کر نہیں لائیں ورنہ تمہیں پولیس کے حوالے کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔"

لڑکی نے نکتہ چیں نگاہوں سے اسے دیکھا اور کچھ سوچنے کے بعد بولی۔ "اگر تم واقعی وکیل ہو تو میرے لئے شاید مددگار ثابت ہو سکتے ہو۔"

باہر کسی موٹر بوٹ کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر بعد یہ آواز دور جا کر معدوم ہو گئی لڑکی کے چہرے کا رنگ لوٹ آیا۔ "خدا کا شکر ہے وہ دفع ہو گئے ہیں۔"

"شاید پولیس کو مطلع کرنے۔" میسن بولا۔ "اچھا یہ معاملے کی بات ہو جائے۔"

"یہ خالص قانونی اور پرائیویٹ معاملہ ہے۔"

"دیکھو لڑکی! [illegible] پہلے مجھے تفتیش کر لینے [illegible]

صورت میں یہ معاملہ سرکاری ہو جائے گا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ مجھے کسی جرم میں معاون سمجھا جائے
"اچھا" لڑکی بے بسی سے بولی۔ "تو بہتر ہے کہ کمبل اتار کر پورٹ ہول ڈھانپ دو تاکہ ہم فلیش لائٹ کی روشنی میں بوتل کے کاغذ دیکھ سکیں۔"
"ٹھیک ہے۔" مبین نے کہا اور اٹھ کر بجرے کے پورٹ ہول ڈھانپنے لگا۔ لڑکی بھی اس کا ہاتھ بٹاتی رہی۔ چند لمحوں بعد بجرے کی کیبن میں تاریکی پھیل گئی اب لڑکی نے فلیش لائٹ جلائی اور اس کی دھار اندھیرے کا سینہ چیرنے لگی۔ روشنی کو فرش کے قریب رکھتے ہوئے لڑکی مضطرب آواز میں بولی۔ "میں! بوتل کہاں گئی ...... اوہ یاد آیا وہ تو ابھی تک ڈونگی میں ہے اور یہ کہہ کر وہ ڈونگی سے بوتل نکال لائی۔
اب بوتل میں سے کاغذ نکالنے کا مسئلہ درپیش تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک تار کی مدد سے یہ مسئلہ بھی حل کر لیا گیا۔ یہ چند کاغذ تھے جن کے اوپر ہیقبرل چھپا ہوا تھا۔ ہیقبرل جارج ایلڈر کی سمندری کشتی کا نام تھا۔ مبین نے کاغذات کو گھٹنوں پر پھیلا لیا اور فلیش لائٹ کی روشنی میں وہ دونوں انہیں پڑھنے لگے۔ کاغذات کی عبارت یوں تھی۔
میں مسماۃ منروا ڈیبی یہ سطور کیٹی لینا جزیرے کے قریب کہیں سے لکھ رہی ہوں تاکہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے تو اس کی پوری تحقیقات کے بعد انصاف کیا جائے۔
میں یہ تحریر جارج ایلڈر کے یاٹ ہیقبرل سے لکھ رہی ہوں اور ایسی اطلاعات بہم پہنچانا چاہتی ہوں جو ایلڈر کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہیں اس لئے عین ممکن ہے کہ ایلڈر میری زبان بندی کی کوشش کرے۔
یہ تحریر لکھتے ہوئے مجھے اپنے غیر محتاط احمق ہونے کا پورا اعتراف ہے۔
جارج ایلڈر کا والد مرتے وقت اپنے بیٹے ایلڈر ایسوسی ایٹس، نکالپور ٹیڈ کے ٹرسٹ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

میں چھوڑ گیا تھا۔ ان کا ایک حصہ اس کی سوتیلی بیٹی کورین لانسنگ کے نام اور دوسرا حصہ اس کے بیٹے جارج ایلڈر کے نام تھا۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات کی صورت میں اس کا حصہ دوسرے کے نام ہونا تھا۔ ایلڈر کے چچا کو بھی سٹاکس کا ایک تہائی حصہ وصیت میں دیا گیا تھا۔ لیکن ان بہن بھائی کی وفات سے پہلے چچا ڈوولے ایلڈر کو ٹرسٹ کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں دیا گیا تھا۔ وصیت کے مطابق ہر ایک کو منافع کا ایک تہائی حصہ ملنا تھا۔ ٹرسٹ کے علاوہ سٹاک کے دس حصص ایسے تھے جو کارمن مانٹری کے نام چھوڑے گئے تھے یہ سب باتیں میں اس خطرے کو واضح کرنے کے لئے لکھ رہی ہوں جو مجھے درپیش ہے۔

کورین لانسنگ اعصابی مریض تھی اور جنوبی امریکہ جانے کے بعد آہستہ آہستہ اس کی حالت خراب ہوتی گئی۔ میری اس سے اس وقت ملاقات ہوئی جب میں ارجنٹائن کے سفر پر تھی۔ اس کی حالت زار پا کر میں نے ہمدردی جتائی اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میری گرویدہ ہو گئی اور اصرار کرنے لگی کہ میں اس کے اخراجات پر اس کے ساتھ رہوں۔ کچھ اپنی مالی حالت خستہ ہونے اور کچھ اس کی بہبودی کے خیال سے اس کا پس منظر جانے بغیر میں نے یہ پیش کش قبول کر لی۔ کورین کی پرانی خادمہ کارمن مانٹری بھی اس کے ہمراہ تھی۔

رفتہ رفتہ مجھے کورین کے پس منظر اور اس کے سوتیلے والد کی وصیت کا حال معلوم ہو گیا کارمن کو یہ حالات پہلے سے معلوم تھے اور اس کے ساتھ گھر کے کسی فرد کا سا سلوک کیا جاتا تھا۔ اگرچہ مالی لحاظ سے کورین کے ساتھ میرا قیام ہر طرح سودمند تھا لیکن اس کی چڑچڑی طبیعت کی وجہ سے میرا اس کے ساتھ رہنا دوبھر ہو گیا۔ بیماری کی وجہ سے اس نے ایک دفعہ کارمن کو قتل کرنے کی بھی دھمکی دی تھی۔

قدرتی امر ہے کہ یہ حالت مایوسی کی تھی اور اس پر ستم یہ ہوا کہ کورین مجھے [illegible]
چاہنے لگی اور اصرار کرنے لگی کہ چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہوں۔ ظاہر تھا کہ اعصابی مرض نے
اس کے دماغ کو متاثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور وہ مجھ پر حکمرانی کرنا چاہتی تھی۔ اسے خدشہ تھا
کوئی اسے زہر دینا چاہتا ہے اور اسی لئے وہ ہر وقت مجھے اپنے ساتھ رکھنے کی خواہاں تھی۔ قدرتی
امر ہے کہ ان حالات میں میرا خوفزدہ ہونا ناگزیر بات تھی۔ اس کی حالت پر تاسف کے ساتھ ساتھ
مجھے اپنے متعلق بھی خوف تھا اور کامران اشتیاق بھی کچھ کم ہراساں نہیں تھی۔

انہی دنوں کورین سے کچھ کاغذات پر دستخط کرانے کے لئے جارج ایلڈر جنوبی امریکہ آیا
جس دن اس نے پہنچنا تھا اس دن مجھے موقع مل گیا اور کورین کے نام اپنے ایک عزیز کی بیماری کی
اچانک خبر پانے کا رقعہ چھوڑ کر میں وہاں سے نکل بھاگی۔

اس محبوس فضا سے نکلنے کے ہفتوں بعد تک مجھے خیال بھی نہ آیا اور پھر میں نے اخبار
میں پڑھا کہ کورین کے متعلق فرض کیا گیا ہے کہ وہ مر چکی ہے اور اسی دن کی سہ پہر سے غائب
ہے جس دن میں وہاں سے نکل بھاگی تھی۔ اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

اخبار نے خیال ظاہر کیا تھا کہ ایک دوست کی جدائی پر ابتر حالت میں کورین اسے
تلاش کرنے نکل گئی ہو گی۔ اور پھر کسی مہلک حادثے کا شکار ہو گئی ہو گی۔ "کورین کی تلاش
پر جاسوس بھی مامور کئے گئے۔ مگر بے سود۔ تاہم یہ امر تسلیم شدہ تھا کہ گمشدگی کے وقت
کورین کا ذہنی توازن بگڑا ہوا تھا۔

کورین کے متعلق یہ خبریں پڑھنے کے بعد میں جارج ایلڈر کے پاس گئی اور اپنی معلومات
سے اسے آگاہ کرنے کے بعد کورین کی تلاش کے لئے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ میرے
ضمیر پر بھی یہ بوجھ تھا کہ کورین مجھے ڈھونڈنے کی کوشش میں گمنامی کے [illegible]

کھو گئی تھی۔

پہلے پہل تو ایلڈر میرا بڑا شکر گذار ہوا اور دوستانہ انداز سے پیش آنے لگا۔ یہ میری حماقت تھی کہ اس وقت میں ایلڈر کی نیت نہ بھانپ سکی میں نے ایلڈر سے کہا کہ کورین کی تلاش کے لئے باقاعدہ مہم شروع کی جائے اور ایلڈر نے اس مہم کے لئے آمادگی بھی ظاہر کی۔ تاہم اس مہم کے آغاز سے پہلے مجھے لاس سینٹ مڈس کے پاگل خانے جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سے واپس ہو رہی تھی کہ مجھے ایک عورت نظر پڑی جو بالکل چڑیل جان پڑتی تھی۔

یہ عورت کورین لانسنگ تھی۔

چند لمحوں تک گھورنے کے بعد وہ بھی مجھے پہچان گئی اور مجھ سے لپٹ کر پوچھا۔ تم کہاں چلی گئی تھیں، کہتے ہوئے مجھے زور زور سے جھنجھوڑنے لگی۔ اتنے میں ایک نرس بھاگی بھاگی آئی اور اسے پکڑ کر اس کے کمرے میں لے گئی۔

پوچھ تاچھ کے بعد معلوم ہوا کہ اس عورت کو لاس اینجلز کی گلیوں میں دربدر خاک بسر حالت میں پایا گیا تھا۔ وہ اپنا یا اپنے رشتہ داروں کا نام بتلانے کے ناقابل تھی۔ کبھی کوئی نام بتاتی اور کبھی کوئی اور کبھی تو کوئی نام نہ بتا سکتی اور مایوس ہو کر خلاؤں میں گھورنے لگتی۔

بڑی دل شکستہ اور پژمردہ حالت میں میں واپس جارج ایلڈر کے یاٹ پر گئی۔ تاکہ اسے صورت حال سے آگاہ کر سکوں۔ وہ یاٹ پر نہیں تھا۔ چنانچہ میں انتظار کرنے لگی انتظار کرتے کرتے رات دس بجے میری آنکھ لگ گئی اور جب میں بیدار ہوئی تو پتہ چلا کہ سمندر میں طوفان آ چکا ہے اور یاٹ حرکت کر رہا ہے۔

طوفان کے متعلق ضروری اقدامات کرنے کے لئے میں رات دو بجے میری کیبن میں

آیا اور میں نے اسے کورین کی حالت سے آگاہ کیا۔ ایلڈر نے متعدد عجیب سوال کئے اور بار بار پوچھتا رہا کہ کورین کے متعلق میں نے کسی اور کو تو نہیں بتایا۔

یہ میری حماقت تھی کہ میں اس کی نیت کو نہ بھانپ سکی بلکہ مجھے تو اس بات پر فخر تھا کہ میں کورین کی بازیابی کی خبر لے کر آئی تھی۔ جارج ایلڈر مجھے ایسی نظروں سے تکتا رہا۔ جیسے کوئی سانپ کسی پرندے کو مسحور کر رہا ہو۔ مجھے بے چینی سی ہونے لگی۔ اور ایلڈر نے ایک بار پھر پوچھا۔ "تمہیں یقین ہے کہ تم نے کسی اور سے ذکر نہیں کیا؟"

"نہیں۔ کسی سے بھی نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

یہ سنتے ہی اس کی آنکھوں میں وہی دیوانگی کی چمک ابھر آئی جو اس کی بہن کی آنکھوں میں میں دیکھ چکی تھی۔ پھر دل ہی دل میں کوئی فیصلہ کر کے وہ اٹھا اور دروازے پر پہنچ کر عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور کچھ کہے بغیر باہر جا کر دروازہ بند کر دیا۔

میں اچانک ہی خوفزدہ ہو گئی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی مگر جارج اسے باہر سے مقفل کر کے جا چکا تھا۔ اب تو میں کانپنے لگی اور زور زور سے چیختے ہوئے دروازہ پیٹنے لگی مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ شاید طوفان کے شور میں میری چیخیں دب کر رہ گئی تھیں۔

پھر میں نے سیڈورڈ کو بلانے کے لئے طلبی گھنٹی بجائی مگر کوئی نہ آیا۔ مایوس ہو کر ٹیلیفون اٹھایا۔ مگر لائن ڈیڈ تھی۔ اب احساس ہو رہا ہے کہ ایلڈر نے ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے تھے۔

بڑی شکستہ اور مایوس حالت میں میں نے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارے مگر طوفان کے شور کی وجہ سے کسی کو اپنی حالت سے آگاہ نہ کر سکی۔

اب صرف ایک امید رہ گئی ہے۔ میں نے سوچا کہ ان تمام واقعات کو تحریر کر کے

WaqarAzeem PakistaniPoint.com

بوتل میں بند کر دوں اور بوتل کو پورٹ ہول میں سے سمندر میں پھینک دوں پھر جارج
تم نے پہلے سے بتا دوں کہ اگر اس نے مجھے قتل کر دیا۔ تو یہ بوتل کسی نہ کسی کے ہاتھ لگ کر اس
خون ناحق کا انکشاف کر دے گی۔ ہو سکتا ہے اس طرح میری جان بچ جائے اور سفر کے خوف
سے وہ مجھے قتل کرنے سے باز آ جائے۔ لیکن اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک دیکھنے کے
بعد یہ امید مجھے خام ہی لگتی ہے۔ بہر حال کوشش جاری رکھوں گی۔

"مسز روڈنی"

میسن کو لڑکی کی انگلیاں اپنے بازو میں اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔ فاتحانہ انداز سے وہ چلا
کر بولی۔ "اب وہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکے گا۔ جانتے ہو اس خط کا کیا مطلب ہے"

"فی الحال تو تم میرے بازو کا گوشت اکھیڑ دے رہی ہو۔" میسن نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم ساری۔" لڑکی نے بازو چھوڑ دیا۔

"یہ مسز روڈنی کون ہے؟"

"اس کے متعلق تفصیل سے اس خط سے ہی معلوم ہوا ہے پچھلے [illegible] تھی۔
چھ ماہ پہلے وہ ایلڈر کے یاٹ سے طوفان کی نذر ہو گئی تھی۔ یہی کہانی بتائی گئی تھی۔"

"دیکھو۔ یوں لگتا ہے کہ اس چھری کی [illegible] ابھی
حال کھول کر بیان کر دو۔"

"اوہ۔ کورین کے متعلق مجھے شبہ تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے اور اس خط نے
تو بات ہی صاف کر دی ہے۔ میں کورین کی رشتہ دار ہوں۔ شاید کوئی رشتہ [illegible]
یہ خط میرے لئے خوش بختی کے دروازے کھول دے گا۔"

"تمہیں خوش بختی مبارک لیکن اگر ایلڈر نے مجھے یہ الزام دے دیا کہ تمہارے ساتھ

آیا اور میں نے اسے کورین کی حالت سے آگاہ کیا۔ ایلڈر نے متعدد عجیب سوال کئے اور بار بار
پوچھتا رہا کہ کورین کے متعلق میں نے کسی اور کو تو نہیں بتایا۔
یہ میری حماقت تھی کہ میں اس کی نیت کو نہ بھانپ سکی بلکہ مجھے تو اس بات پر فخر
تھا کہ میں کورین کی بازیابی کی خبر لے کر آئی تھی۔ جارج ایلڈر مجھے ایسی نظروں سے تکتا رہا۔
جیسے کوئی سانپ کسی پرندے کو مسحور کر رہا ہو۔ مجھے بے چینی سی ہونے لگی۔ اور ایلڈر نے
ایک بار پھر پوچھا۔ "تمہیں یقین ہے کہ تم نے کسی اور سے ذکر نہیں کیا؟"
"نہیں۔ کسی سے بھی نہیں۔" میں نے جواب دیا۔
یہ سنتے ہی اس کی آنکھوں میں وہی دیوانگی کی چمک ابھر آئی جو اس کی بہن کی آنکھوں
میں میں دیکھ چکی تھی۔ پھر دل ہی دل میں کوئی فیصلہ کر کے وہ اٹھا اور دروازے پر پہنچ
کر عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور کچھ کہے بغیر باہر جا کر دروازہ بند کر دیا۔
میں اچانک خوفزدہ ہو گئی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی مگر جارج اسے باہر سے
مقفل کر کے جا چکا تھا۔ اب تو میں کانپنے لگی اور زور زور سے چیختے ہوئے دروازہ پیٹنے لگی
مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ شاید طوفان کے شور میں میری چیخیں دب کر رہ گئی تھیں۔
پھر میں نے سٹیوارڈ کو بلانے کے لئے طلبی گھنٹی بجائی مگر کوئی نہ آیا۔ مایوس ہو کر
ٹیلیفون اٹھایا۔ مگر لائن ڈیڈ تھی۔ اب احساس ہو رہا ہے کہ ایلڈر نے ٹیلیفون کے تار
نکال دیئے تھے۔
بڑی شکستہ اور مایوس حالت میں میں نے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارے مگر طوفان کے
شور کی وجہ سے کسی کو اپنی حالت سے آگاہ نہ کر سکی۔
اب صرف ایک امید رہ گئی ہے۔ میں نے سوچا کہ ان تمام واقعات کو قلمبند کر کے

سازش کر کے میں نے یہ خط چرانے کا انتظام کیا ہے تو کیا ہوگا؟"

"وہ تمہیں کوئی الزام نہیں دے گا ۔ کیونکہ وہ اس خط کو بے نقاب کرنے کی حماقت ہی نہیں کر سکتا ۔"

"اور خط کے متعلق تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"میں اسے لوگوں کی نظر میں لاؤں گی؟"

"اور اس بات کا کیا جواب دو گی کہ یہ خط تمہارے ہاتھ کیسے لگا؟" میں نے سوال کیا ۔

"کہہ دوں گی کہ ساحل پر یہ بوتل ہاتھ آ گئی تھی ۔"

"اور پھر ایلڈر ایسی شہادتیں پیش کرے گا جو یہ ظاہر کریں گی کہ خط اس کے قبضے میں تھا اور تم نے اسے اس کے گھر سے چرایا ہے ۔ یوں تمہیں دروغ بیانی اور چوری دو الزامات کا سامنا کرنا ہوگا ۔"

"اوہ ۔ میں نے یہ بات تو سوچی ہی نہ تھی"

"اب تو سوچ سکتی ہو ۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو اور اس خط کا تمہیں کیسے علم ہوا؟"

"اگر میں نہ بتاؤں تو؟"

"تو پھر پولیس کو بتانے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔"

چند سیکنڈ تک سوچنے کے بعد وہ متامل انداز سے بولی ۔" میں ڈورتھی تھیز ہوں ... کی بھتیجی ہوں ۔ میری ماں کچھ دولت چھوڑ کر مری تھی ۔ اور دو سال ہوئے ... میں یہاں چلی آئی ۔ میری ماں کورا لانسنگ کی بہن تھی ۔ کورا لانسنگ کی شادی ... لانسنگ سے ہوئی تھی اور ان دونوں کی ایک بیٹی کورین تھی ۔ مگر شادی ... سال بعد ... ایلڈر سے شادی کی اور ان کے ہاں ایک لڑکا ...

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ایلڈر پیدا ہوا۔ کورین جارج سے پانچ سال بڑی ہے یوں عمر کے فرق کے باوجود میں کورین کی خالہ زاد بہن ہوں۔ خالہ کورا ہم سے بے حد قریب تھی۔ تقریباً دس سال پہلے وہ وفات پا گئی اور اس کے بعد جارج کا والد بھی انتقال کر گیا اور ٹرسٹ کی صورت میں اپنا سب کچھ جارج، کورین اور اپنے بھائی کے لئے چھوڑ گیا۔"

"ایلڈر خاندان سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں؟"

"چچا ڈولے ایلڈر بڑا نفیس شخص ہے اور اس کے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔ البتہ جارج ایلڈر سے اتنے خوشگوار تعلقات نہیں۔ وہ ہر ایک کو اپنا دبیل بنا کر رکھنا چاہتا ہے"

"اور اس خط کا تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

تھوڑے لمبی خاموشی کے بعد ڈورتھی بولی۔ "چچا ڈولے ایلڈر نے اشارہ بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اسے پتہ چلا ہے کہ مسز واڈینی نے غرقابی سے پہلے ایک خط لکھوایا تھا جو پیٹ کیڈز کو سمندر سے ملا۔ چچا ڈولے نے مجھ سے پوچھا آیا مجھے اس خط کے مضمون کا کچھ معلوم ہے یا کبھی جارج نے ذکر کیا ہے؟"

"یہ پیٹ کیڈز کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وہ ایک ملازم ہے اور ساحل پر سب لوگ اس سے بخوبی واقف ہیں۔"

"ہوں۔" میں بولا۔ "ڈولے ایلڈر سے خط کا ذکر سننے کے بعد تم نے جارج ایلڈر سے خط کی بابت کیوں نہیں پوچھا؟"

"تم اسے نہیں جانتے۔ پتہ نہیں اس نے اب تک یہ خط ضائع کیوں نہیں کیا۔ شاید اس خیال سے کہ پیٹ کیڈز اس کے مضمون سے واقف ہے۔ میں بھی یہ خط پڑھنا چاہتی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ جارج آج رات دس پارٹی دے رہا ہے۔ رہائش گاہ کو محفوظ رکھنے کے لئے

تم نے جو حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں یعنی الارم وغیرہ لگوا رکھے ہیں، ان کا حال بھی مجھے معلوم تھا۔ چنانچہ میں تیر کر جزیرے تک پہنچی۔ میرا خیال تھا کہ وہ سب لوگ پارٹی میں مشغول ہوں گے اور میں چپکے سے خط پڑھ لوں گی۔"

"نوکر تمہیں جانتے ہیں؟"

"ہاں اور وہ سب یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے بھی مدعو کیا گیا ہے۔"

"شاید تمہیں کتے کی بابت معلوم نہ تھا؟"

"کتے کے متعلق مجھے بڑی غلط فہمی رہی۔" وہ تلخی سے بولی۔ "شاید اس کی فطری جبلت نے اسے بتا دیا ہو گا کہ میں اس کے مالک کی کوئی شے چرا کر بھاگ رہی ہوں۔ اسے جنگ تربیت دی گئی ہے۔ جنگ کے بعد کورین نے اسے خرید لیا اور کارمن کو اس کی نگرانی اور دیکھ بھال پر لگا دیا۔ کتے کو کارمن سے بڑی محبت تھی۔ لیکن کورین کی گمشدگی کے بعد جارج کتے کو اپنے پاس لے آیا۔"

"تمہارے پاس کیمرا ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں؟" ڈورتھی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس خط کا فوٹو لینا چاہتا تھا۔"

"میرے پاس پورٹیبل ٹائپ رائٹر ہے اور ہم اس خط کی کاپی تیار کر سکتے ہیں لیکن اصل خط کے ہوتے ہوئے کاپی کی کیا ضرورت ہے؟"

"اصل خط تو تمہارے پاس رہے گا۔ لیکن اگر مجھے کہیں حوالہ دینا پڑا تو میں نقل دکھا سکوں گا۔ اچھا اب ٹائپ رائٹر پر ہی اس کی دو کاپیاں تیار کر لو۔ ایک کاپی خود رکھ لینا اور دوسری مجھے دے دو۔"

"اور اصل خط کا کیا کرو گی؟"

"معذرت کے ساتھ یہ جارج ایلڈر کو لوٹا دو۔"

"دماغ تو نہیں چل گیا تمہارا؟"

"اپنا برا بھلا سوچ سکتی ہو۔ خط کی کاپی اپنے پاس رکھنے کے بعد یہی بہتر ہوگا کہ مسکراتی ہوئی ایلڈر کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ تم محض یہ خط پڑھنے کی مشتاق تھیں۔ مگر فوراً ہی اسے ساتھ لئے بھاگ نکلیں۔ پھر اس سے پوچھنا کہ خط کے بارے میں وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

کافی دیر تک سوچنے کے بعد بالآخر وہ بولی۔ "تم اتنے بدھو نہیں ہو۔"

"چلو کسی حد تک سہی مگر بدھو ضرور ہوں۔" میں نے محظوظ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

۲

ڈونگی کو خاموشی سے پانی میں اتار دیا گیا اور ڈورتھی فینر نے مدھم آواز سے کہا۔ "مدد کے لئے بہت بہت شکریہ کاش تمہارا نام جان سکتی۔"

"ایسی بھی کیا ضرورت ہے؟" میں بولا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میری تسلی ہو جاتی۔ ویسے تم جارج ایلڈر سے تو واقف ہو نا؟"

"تسلی سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ تم اسے خط سمیت بوتل لوٹا دو اور اسے بتا دینا کہ ایک اور شخص کے پاس اس کی نقل موجود ہے۔"

"تم اسے جانتے ہوتے تو کبھی یہ مشورہ نہ دیتے مگر خیر میں سوچوں گی۔ تم جو کوئی بھی ہو نفیس شخص ہو۔ شاید کبھی گواہ کے طور پر مجھے تمہاری ضرورت پڑ جائے۔"

"کون جانے" میں بولا۔ "اچھا شب بخیر" میں آہستگی سے ڈونگی میں اتر گیا اور اسے تیزی سے کھینے لگا۔ ڈونگی شام کے لئے کرایہ پر لی گئی تھی اور کرایہ پیشگی ادا کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے اپنی جگہ باندھ دیا اور وہاں سے چلتا بنا۔

یہ امر باعث حیرت تھا کہ ساحل پر کوئی افسر ڈیوٹی پر نہیں تھا۔ پھر بھی میں نے ہیٹ کا چھجا پیشانی پر اور جھکا لیا اور تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں اس کی سیکرٹری ڈیلا سٹریٹ کار میں بیٹھی ریڈیو سن رہی تھی میں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس نے دروازہ کھول دیا اور بولی۔ "کافی محنت کرنا پڑی ہوگی۔"

"فون کر دیئے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں اور پھر یہاں آ کر انتظار کرنے لگی۔ کم و بیش دو گھنٹے تو ہو ہی گئے ہیں۔"

ڈیلا نے ریڈیو بند کیا۔ "ڈکیتی کے متعلق کچھ معلوم ہوا؟"

"کیسی ڈکیتی؟"

"ہمارے دوست جارج ایلڈر کے گھر ڈاکہ پڑا ہے اور پچاس ہزار ڈالر مالیت کے جواہرات چوری ہو گئے ہیں۔" ڈیلا ہنس دی۔ "میں تو ڈر رہی تھی کہ کہیں یہ تمہارا ہی کام نہ ہو۔"

"مجھے بھی شامل سمجھ لو۔" میسن نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ڈکیتی کی تفصیل بتاؤ۔"

"ابھی چند منٹ پہلے ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی ہے کہ کسی کشتی کے ذریعے جزیرے کے قریب آنے کے بعد ایک شیدہ دلیر عورت جزیرے پر پہنچی اور وہاں ڈنر گاؤن پہن کر مہمانوں میں شامل ہو گئی۔ بعد میں اتفاقیہ اسے جواہرات کی میز کنگالتے دیکھا گیا اور وہ کھڑکی سے کود کر بھاگ نکلی۔ پھر وہ کپڑوں سمیت پانی میں کود گئی اور تیزی سے تیرنے لگی۔ جلد ہی وہ اس کشتی میں سوار ہو گئی جس میں اس کا ساتھی اس کا منتظر تھا اور وہ دونوں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس کو یقین ہے کہ وہ دونوں کسی اور کشتی یا پھر کسی یاٹ میں چھپے ہوئے ہیں اور پولیس شیرف کی ناکہ بندی کے انتظامات کر رہی ہے۔ سڑکوں کی پہلے سے ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔"

"ہوں" میسن بولا۔ "پولیس کو کوئی سراغ بھی ملا؟"

"ہاں ایک تولیہ، اور واٹر پروف تھیلا جو وہ عورت وہیں چھوڑ آئی تھی۔"

میسن نے انجن روان کیا اور تیزی سے ڈرائیو کرنے لگا۔ ڈیلا بولی۔ "کیا بات ہے چیف بڑے سنجیدہ ہو رہے ہو؟"

"شاید تمہیں یقین نہ آئے بہرحال میں ہی وہ مرد ساتھی تھا جس نے کشتی میں اسے فرار ہونے میں مدد دی تھی۔"

"نہیں تو" ڈیلا نے بے یقینی سے اسے گھورا۔

"یہ حقیقت ہے۔" میسن بولا۔ "ایک خونخوار کتا اس کا پیچھا کر رہا تھا چنانچہ انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت ترنگ میں آ کر میں نے لڑکی کو ڈونگی میں سوار کر لیا۔"

"کیا اس کے پاس کوئی جواہرات تھے؟"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"جواہرات تو نہیں البتہ ایک ایسا خط ضرور تھا۔ جو جارج ایلڈر کے لیے جواہرات سے زیادہ قیمتی ہو سکتا ہے مگر وہ اس خط کا مضمون الم نشرح نہیں کرنا چاہتا تھا سو اس نے جواہرات چوری ہونے کی رپورٹ کر دی۔"

"کیا لڑکی کی تلاشی لی تھی؟"

"ہاں اس کے کمرے میں کسی قدر اندھیرے میں اس نے میرے سامنے کپڑے اتارے ان میں کچھ نہیں تھا۔"

"کسی عورت کی تلاشی لینے کے لئے مجھے ساتھ رکھا کرو۔"

"آئندہ خیال رکھوں گا۔" بیبن ہنس دیا۔

"ایلڈر کے متعلق کیا معلوم ہوا؟"

"کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چلا ہے۔ ایلڈر نے یہ جزیرہ غیر معمولی قیمت دے کر خریدا ہے اور وہ اس کے ہر چپے کو بلاشرکت غیرے اپنے تصرف میں رکھنے کا خواہاں ہے۔"

"تو کیا وہ پورے جزیرے کا مالک نہیں؟"

"بے شک وہ پورے جزیرے کا مالک ہے لیکن جب جزیرے تک راستہ بنایا گیا تھا ایک دیوار تعمیر کر کے ریت اور دیوار کے ساتھ ڈالی جاتی رہی۔ یوں ایک قوسیں ملحق جگہ کا اضافہ ہو گیا جو شمال مشرق سمت پھیلی ہوئی ہے اگر یہ ملحق جگہ قدرتی عوامل کے سبب معرض وجود میں آئی ہوتی تو جارج ایلڈر بے شک اس اضافی جگہ کا بھی مالک ہوتا مگر ایک کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق سرکاری سرگرمیوں کی وجہ سے وجود میں آنے والی زمین سرکار کی ملکیت ہوتی ہے۔ یوں دیوار کے ساتھ قوسیں ملحق زمین جارج ایلڈر کی ملکیت نہیں رہتی اور ایلڈر کو یہ گوارا نہیں کہ۔۔" سامنے ایک موٹر سائیکل کی سرخ بتی دیکھ

میسن چپ ہوگیا۔ اور گاڑی روک لی۔ موٹر سائیکل والے افسر نے اسے اشارہ کیا کہ دوسری کاروں کے پیچھے قطار میں گاڑی لے جائے۔

تقریباً ایک درجن کاریں پہلے سے قطار میں کھڑی تھیں اور چند افسر کار والوں کے کاغذات کی پڑتال کرتے ہوئے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ ڈیلا پر معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے میسن نے ان کاروں کے پیچھے اپنی کار کھڑی کر دی تھوڑی دیر بعد ایک افسر نے آکر اس سے ڈرائیونگ لائسنس اور کار رجسٹریشن کے کاغذات طلب کیے اور ان پر نظر ڈالنے کے بعد مسکراتے ہوئے بولا۔

" اوہ تو تم پیری میسن وکیل ہو۔ روکنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو ہم جواہرات کے چوروں کی تلاش میں ہیں"

" اچھا شکریہ " میسن نے کہا اور بخیر و خوبی روڈ بلاک عبور کر گیا۔

واپس مین روڈ پر پہنچ کر ڈیلا بولی۔ " چیف تمہیں یقین ہے کہ اس لڑکی نے جواہرات نہیں چرائے؟"

" ہاں بھئی۔ اس کے پاس صرف ایک بوتل تھی جس میں ایک خط بند تھا۔ یہ خط والی بوتل جارج ایلیڈر کے یاٹ تھیر سے ایک ایسی عورت نے سمندر میں پھینکی تھی جسے جارج کے ہاتھوں قتل ہونے کا خدشہ تھا۔ اور بعد میں وہ عورت ہلاک ہوگئی تھی۔"

" مورد الزام لڑکی کا نام کیا ہے ؟"

" اس نے اپنا نام ڈورتھی فینر اور اپنے آپ کو جارج کی سوتیلی بہن کورین کی خالہ زاد بہن بتایا ہے " میسن بولا۔ " یہ رہی اس خط کی کاپی۔ لو پڑھ لو۔ ڈورتھی اچھی ٹائپسٹ ہے اور اس نے فلیش لائٹ میں یہ کاپی ٹائپ کی۔"

ڈیلش بورڈ کی روشنی میں خط کی کاپی پڑھنے کے بعد ڈیلا بے قرار لہجے میں بولی۔

"چیف۔ یہ کیا اس خط سے جارج ایلڈر ہمارے قابو نہیں آسکتا؟"

"یا پھر اس سے میں اس کے قابو میں آسکتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟ کیا یہ کوئی چال تھا؟"

"یہی چیز میرے لئے تردد کا باعث ہے۔" میسن بولا۔ "ایلڈر کو معلوم ہے کہ میں اس کی ٹوہ میں لگا ہوا ہوں۔ ممکن ہے اس کے عیار ذہن نے اندازہ لگالیا ہو کہ میں جزیرے کا سروے کرنے والا ہوں اور پھر اس لڑکی کا مجھے کوئی پتہ نہیں کہ یہ کہاں سے آئی۔ میں نے تو اسے تیرتے ہوئے اور پھر جزیرے پہ چلتے ہوئے دیکھا۔ ان حالات میں لڑکی کی طرف میرا متوجہ ہونا قدرتی امر تھا۔ میں پڑھتے ہوئے تجسس کے ساتھ شبینہ دوربین کی مدد سے اسے دیکھتا رہا۔ اب اگر یہ میرے لئے جال تیار کیا گیا تھا۔ تو وقت کی درستگی کا بڑا خیال رکھا گیا تھا۔ وہی پردہ بمشکل پانی میں کودی کشتی کرکے چھوڑ دیا گیا۔ لڑکی سیدھی میری ڈونگی کی طرف آئی اور کتا اس کے پیچھے تھا۔ ایسی حالت میں اس کی مدد کے سوا اور میں کیا کرتا۔" قدرے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔ "پھر جب اس نے خط پڑھا تو میں یہی سمجھا کہ جارج ایلڈر میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

"لیکن وہ لڑکی یہ تو نہیں جانتی کہ تم کون ہو۔"

"اگر یہ کوئی ٹریپ ہے تو وہ جانتی ہے بلکہ شروع سے ہی جانتی تھی اور شاید اسی لئے وہ اپنا تولیہ وہیں جزیرے کے ساحل پہ چھوڑ آئی تھی کہ تولیے پہ لانڈری مارک کی مدد سے پولیس کو اس تک پہنچنے میں دشواری نہ ہو۔"

"اوہ" ڈیلا کے منہ سے کراہ سی نکلی۔

"اب آنے والا وقت ہی بتلائے گا کہ میرے لئے جال بنا گیا تھا یا خط کی کوئی حقیقت بھی ہے

"کیا یہ لڑکی ڈوروتھی خوبصورت ہے چیف؟"

مین نے سر کو اثباتی جنبش دی۔

"تو پھر یہ اطمینان رہے گا کہ اس کا حسن کارل جیکسن کے لیے بے اثر رہے گا۔ اچھا او

جیسی نگاہوں سے وہ قانونی پہلو کے سوا اور کچھ دیکھ ہی نہیں سکتا۔"

مین ہنس دیا "ہاں احبابات کا مجھے بھی اطمینان ہے۔ وہ لڑکیوں کا ذرا بھی دل

نہیں۔"

"اور کم بخت کو پچھلے مقدمات کے حوالے کس خوبی سے یاد رہتے ہیں چاہے ان کیسوں کو

سو سال ہو چکے ہوں۔"

"ہاں واقعی" مین نے تائید کی "بلا خوف تردید اس کے ذہن کو مقدمات کی لائبریر

کہا جا سکتا ہے۔ اچھا اب اسے یہاں بلوا لو۔"

"اور اسے کیا ہدایت کرو گے؟"

"یہی کہ ہم ڈوروتھی فیئر کا مقدمہ لڑیں گے نیز وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا

کہ ڈوروتھی نے میرا انتخاب کیسے کیا۔"

"میرا خیال ہے کہ اس کا مقدمہ لینا مناسب ہو گا۔ فرض کرو یہ کوئی چال نہ ہو او

اسے پتہ نہ ہو کہ ۔۔۔"

"لیکن یہ بھی تو سوچو" مین نے اس کی بات کاٹی "کہ اگر وہ کوئی اور وکیل

لیتی ہے اور دوران مقدمہ عدالت میں اتفاقاً مجھے دیکھ کر اپنے وکیل کو کہہ دیتی ہے کہ

نے ہی فرار ہونے میں اس کی مدد کی تھی اور اس کا وکیل اخبار نویسوں پر انکشاف کر دیتا

ہے۔ نہیں ڈیلا نہیں یہ مقدمہ لڑنا ہی ہو گا۔ جیکسن کو بلوا لو۔"

تھوڑی دیر بعد جیکسن کے کہنے پر میسن بولا۔ " میٹھو جیکسن۔ ہمیں ایک عورت ڈورتھی فینر کی وکالت کرنی ہے۔ اس پر جارج ایلڈر کی رہائش گاہ سے پچاس ہزار ڈالر مالیت کے جواہرات چرانے کا الزام ہے۔ یہ بات غور سے سن لو کہ فیس کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہم ہر حال میں اس کی وکالت کریں گے اور ہاں تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہوگا کہ اس نے وکالت کے لیے میرا انتخاب کیوں کیا۔"

جیکسن کسی الو کی طرح آنکھیں جھپکاتا رہا

کسی قدر توقف کے بعد میسن پھر کہنے لگا۔ " بعد میں میں اسے ضمانت پر رہا کرانا چاہتا ہوں اور ضمانت معمولی رقم کی ہو گی۔ اگر جج پچاس ہزار ڈالر کی ضمانت پر مصر ہوا تو پھر ہمارا مطالبہ ہو گا کہ مسروقہ جواہرات کی اصل مالیت کا تحریری ثبوت پیش کیا جائے۔ کیا یہ کوشش کر سکتے ہو؟"

" کوشش ضرور کروں گا۔" جیکسن نے سرکو جنبش دیتے کہا۔ " مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، ایک کیس کی رپورٹ نمبر ۸۲ کیلیفورنیا کے مطابق یہ اصول طے کیا گیا تھا کہ ضمانت کی رقم کا تعین جرم کی اخلاقی نوعیت کے تحت ہونا چاہیئے۔ یہ فیصلہ رپورٹ کے صفحہ ۳۸ پر درج ہے۔"

میسن مسکرا دیا۔ " میں ابھی ابھی ڈیلا سے تمہارے حافظہ اور یادداشت کی تعریف کر رہا تھا۔ اچھا اب تم جاؤ اور ضمانت کی رقم متعین کرانے کے بعد یہ ضرور پتہ کرنا کہ ملزمہ نے میرا انتخاب میری شہرت کی وجہ سے کیا ہے، کسی نے میرے نام کی سفارش کی ہے یا پھر وہ مجھ سے واقف ہے۔"

" تم اسے جانتے ہو؟" جیکسن نے پوچھا

"یہ کیسے کہہ سکتا ہوں جیکسن۔" مبین بولا۔ "میں ہر اس شخص سے کیسے واقف ہو سکتا ہوں جو مجھے جانتا ہے۔ اچھا اب تم ڈورتھی فینر سے ملنے لاس اینجلس جیل چلے جاؤ اور اگر ضرورت پڑے تو پروانہ حاضری ملزم کی درخواست بھی دائر کر دینا۔" اس نے کچھ کاغذات اٹھا کر جیکسن کے حوالے کئے۔

جیکسن کی روانگی کے بعد مبین بولا۔ "اچھا ڈیلا ذرا پال ڈریک سے رابطہ قائم کرادو اب کچھ جاسوسی سرگرمیاں شروع کرنی چاہئیں۔" پھر وہ کچھ سوچ کر بولا۔ "میرا خیال ہے اسے یہیں بلوا لو۔"

ڈیلا نے فون کر کے پال ڈریک کو طلب کر لیا پال ڈریک کی جاسوسی ایجنسی اسی عمارت اور اسی منزل پر ایلیویٹر کے قریب تھی چنانچہ چند سیکنڈ بعد ہی وہ آ پہنچا اور عادت کے مطابق کرسی کے بازو پر ایک ٹانگ لٹکانے کے بعد مسکراتے ہوئے بولا۔ "کیا ماجرا ہے؟"

"قتل کے ایک نفیس مقدمے کی تفتیش مطلوب ہے۔"

پال ڈریک مسکرا دیا۔ "پہلی مرتبہ معلوم ہوا ہے کہ قتل کا مقدمہ بھی نفیس ہو سکتا ہے۔"

"یہ ایک عورت مس منروا ڈینی کے قتل کا دلچسپ کیس ہے جس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ سمندری طوفان میں وہ ایک بجرے سے سمندر کی نذر ہو گئی تھی۔"

"اچھا وہ ایلنر دا لاکیس۔" پال ڈریک نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "ہاں یاد آیا۔ ابھی گزشتہ شب ہی تو اس کی جزیرے والی داشتہ گاہ سے پچاس ہزار ڈالر کے ہیرے جواہرات چرائے گئے ہیں۔ صبح کے اخبار میں چھوٹی سی خبر چھپی تھی۔ اور خبر کے مطابق ڈائنہ لڑکی سمندر میں تیرنے سے پہلے اپنے کسی ساتھی کی مدد سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی اور کا ساتھی ڈونگی لئے سمندر میں اس کا منتظر [illegible] موجود [illegible] ملتے ہوئے تو سے کی

مرد سے پولیس نے اس کا سراغ لگا لیا ہے ۔"

"ہوں،" میں بولا ۔ "بہر حال میں مسز واڈ ہنی کی موت کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ اور اگر اس تحقیقات کا حال لوگوں کو معلوم بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ۔"

"اخبارات کو بھی ؟" پال ڈریک نے پوچھا

"زیادہ واضح طور پر نہیں ۔ ڈھکے چھپے الفاظ میں بے شک یہ معلوم ہو جائے کہ تمہاری ایجنسی اس عورت کی پراسرار موت کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے ۔"

"او کے ۔ کوئی اور بات ؟"

"ڈکیتی کے متعلق بھی تفتیش کر لینا اور معلوم کرنا کہ کیا واقعی جواہرات چوری ہوئے ہیں ؟"

"تو کیا تمہیں شبہ ہے کہ ڈاکہ نہیں پڑا ؟"

"کچھ نہیں کہہ سکتا ۔" میں بولا ۔ "اس کام پر کارکن متعین کر دو اور ایلڈر کے متعلق ہر ممکن بات معلوم کرو ۔ اور یہ معلومات جلد از جلد درکار ہیں ۔"

"بہت اچھا ۔" پال ڈریک نے کہا ۔

"ایک بات اور" میں بولا ۔ "مسز واڈ ہنی کی موت کی تاریخ معلوم کرنے کے بعد یہ چیک کر لینا کہ انہی دنوں لاس ہیریٹوس کے پاگل خانے میں ایک عورت زیر علاج تھی ۔ یہ عورت اپنے کوائف نہیں بتا سکی ۔ کورین لانسنگ یعنی ایلڈر کی سوتیلی بہن کی گمشدگی کے حالات کو بھی اپنی تحقیقات میں شامل کر لو ۔"

"بہت بہتر ۔" پال ڈریک نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

"جارج ایلڈر کا کوئی کمزور پہلو مل جائے تو اور بھی اچھا ہے ۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اس کے جانے کے بعد میسن ڈیلا کی طرف مڑا۔ "ضمانت دینے والی کمپنی سے ملا دو۔ میں ڈورتھی فیلڈ کی ضمانت کا بندوبست کرنا چاہتا ہوں۔ مینجر سے بات کرا دو۔"

یہ سنتے ہی ڈیلا نے ریسیور اٹھا لیا اور ضمانت دینے والی کمپنی کے نمبر ڈائل کرنے لگی

۴

بریف کیس میز پر رکھنے کے بعد کھنکار کر گلا صاف کرتے ہوئے جیکسن کاغذات نکالنے لگا۔ میسن نے پوچھا۔ "ضمانت کا انتظام ہو گیا۔"

"ابھی نہیں۔ معاملہ ابھی جج لینکرشم کے زیر غور ہے اور وہ پچیس ہزار ڈالر سے کم ضمانت پر آمادہ نہیں۔ ڈی اے کے دفتر سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد وہ چار بجے سہ پہر فیصلہ کرے گا۔ کہ اس سے کم رقم کی ضمانت میں کوئی حرج تو نہیں۔"

میسن نے گھڑی پر نظر ڈالی:

"لاس الیاس جیل میں میں نے اس لڑکی ڈورتھی سے بات کی ہے اس نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا اور محض تمہاری شہرت کی وجہ سے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ وہ بہترین وکیل چاہتی ہے مگر اس کے مالی وسائل محدود ہیں تاہم تمہاری ہدایت کے مطابق میں نے فیس کے سوال پر بحث نہیں کی۔ وہ معقول تنخواہ پر سٹینو سیکرٹری ملازم ہے اور وہاں کی طرف سے

چھوڑی ہوئی بیمہ پالیسی کی آٹھ نو ہزار ڈالر کی مالک ہے۔ کشتی رانی کی بڑی شوقین ہے اور ایک معمولی سے بجرے کی مالک ہے۔ ملاحوں میں بڑی مقبول ہے اور۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔" میسن بولا۔ "کیس کے متعلق؟"

" وہ جواہرات کی چوری سے انکاری ہے اور تولیئے اور تھیلے کی جزیرے کے ساحل پر موجودگی کے متعلق کوئی وضاحت کرنے سے قاصر ہے۔ نہ ہی چوری کے وقت کہیں اور موجودگی کا کوئی ثبوت پیش کر سکی ہے۔ کہتی ہے کہ ڈکیتی کے ارتکاب کے وقت وہ اپنے بجرے پر تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ بعد میں بجرے پر سے اس کی کوئی چیز چرا لی گئی ہے۔ اور ایلڈر کو موردِ الزام ٹھہرائے بغیر وہ کہتی ہے کہ وہ اس چیز کے متعلق جانتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ایک نامعلوم شخص سے ملاقات کے بعد وہ اس قابل ہو سکے گی کہ ایلڈر پر کوئی سنگین الزام عائد کر سکے وہ کہتی ہے کہ یہ نامعلوم شخص کوئی وکیل ہے اور وہ اس کی مدد ضرور کرے گا تاہم وہ اس وکیل کا نام نہیں جانتی۔ جارج ایلڈر سے وہ بڑی خوفزدہ لگتی ہے"

جیکسن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "سچی بات یہ ہے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکی اور مجرم لگتی ہے تاہم تمہاری ہدایت کے مطابق میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تم اس کی وکالت کرو گے۔ وہ تم سے دوبدو گفتگو کرنے کی خواہاں ہے۔"

" کیا آج چار بجے سہ پہر اسے کورٹ میں لایا جائے گا؟" میسن نے سوال کیا۔

" اس بارے میں جج لینکر شم نے کچھ نہیں کہا۔ البتہ ڈی اے کی نمائندگی اور تمہاری موجودگی کو وہ ضروری سمجھتا ہے۔"

" ڈی اے کی طرف سے کیس کون ہینڈل کرے گا؟"

" ننتسٹ کارٹن۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"جیکسن۔ کیا ڈوروتھی فنیر اتنی حسین ہے کہ جیوری کو متاثر کر سکے؟"

جیکسن نے گویا پہلی مرتبہ اس امر کے متعلق سوچتے ہوئے کہا۔ "ہاں میرا خیال ہے وہ اتنی حسین ہے۔"

"تو تمہیں یقین ہے کہ اس نے محض میری شہرت کی بنا پر میرا انتخاب کیا ہے؟"

"ہاں وہ تمہارے متعلق کافی کچھ سن چکی ہے۔"

میسن نے گھڑی پر نظر ڈالی اور بولا۔ "اچھا اب مجھے چلنا چاہیئے۔ ہاں جیکسن تمہیں کوئی ایسا مقدمہ یاد ہو جس میں سرکاری کارروائی کی بدولت سمندر سے حاصل کردہ زمین کو سرکاری ملکیت قرار دیا گیا ہو؟"

جیکسن کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں اور وہ اپنے ذہن کو ٹٹولتے ہوئے بولا۔ "شاید... مگر نہیں۔ خوب یاد آیا۔ کیلیفورنیا کی جلد نمبر ۲۰۶ میں ایک مقدمہ بلدیہ لاس اینجلس بنام اینڈرسن چلا تھا۔ یہ مقدمہ اسی قسم کا ہے۔"

"اچھا تو اس مقدمے کا اقتباس تیار کر کے مجھے بھجوا دینا۔" میسن نے کہا اور ہیٹ پہن کر وہاں سے چل دیا۔ گاڑی میں لاس اینجلس کے شیرف کے دفتر جا کر اجازت نامہ حاصل کیا اور پھر اس اجازت نامے کی رو سے میٹرن کو فون کر کے ڈوروتھی فنیر سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ میٹرن نے جواب دیا کہ وہ ڈوروتھی کو ملاقاتیوں کے کمرے میں لے آئے گی۔

ایلیویٹر پر سوار ہو کر میسن ملاقاتیوں کے کمرے میں پہنچ گیا تھوڑی ہی دیر میں میٹرن ڈوروتھی فنیر کو لے آئی۔ اس کی آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھیں۔

کمرہ ملاقات کو سکریننگ کر کے دو حصوں میں بانٹ دیا گیا تھا۔ سکرین کے دوسری

طرف میٹرن نے ڈورتھی کو مخاطب کیا۔ "آؤ ڈیری۔ یہ مسٹر میسن ہے اور تم سے بات کرنے آیا ہے"
میسن پر نظر پڑتے ہی ڈورتھی کو اچانک جھٹکا سا لگا اور وہ بے اختیار ہو کر بولی۔
"اوہ.... تم تو"
"پیری میسن"، میسن نے جلدی سے مداخلت کی۔ "اور مجھے تم سے مل کر خوشی ہوئی
ہے مس فنیر"
"اوہ" ڈورتھی نے کہا اور یوں بنچ پر بیٹھ گئی جیسے اس کی ٹانگیں جواب دے گئی ہوں
میٹرن نے مسکرا کر حوصلہ افزا انداز سے اس کی پیٹھ تھپتھپائی اور پھر میسن سے مخاطب
ہو کر بولی۔ "جب جانا ہو مجھے بتا دینا۔ یہ کہہ کر وہ ٹل گئی۔
سماعت کی حد سے میٹرن کے دور جاتے ہی ڈورتھی بولی "تم.... تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا؟"
"تمہیں اس وقت لاعلم رکھنا ہی بہتر تھا کیونکہ تم ایک غیر قانونی اقدام کی مرتکب ہوئی تھی"
"اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"
"تمہاری ضمانت کراؤں گا مگر پہلے سب واقعات کے متعلق بتاؤ"
"یہ میری حماقت تھی مسٹر میسن کہ میں نے تمہارے مشورے پر عمل نہ کیا دراصل میں جارج
ایلڈر کے پاس جانے سے ڈرتی تھی"
"تو پھر تم نے کیا کیا؟"
"میں نے پستول کو پاٹ کے واٹر ٹینک میں چھپا دیا۔ میرا خیال تھا کہ یہ وہاں محفوظ رہے گی
چنانچہ میں مطمئن ہو کر شہر چلی گئی اور ایک ریسٹورنٹ میں ناشتہ کرتے ہوئے اخبار پڑھا تب مجھے
معلوم ہوا کہ ایلڈر نے ڈکیتی کا جھوٹا الزام لگایا ہے۔ میں گھبرا گئی۔ جارج ایلڈر نے بڑی عیاری
سے کام لے کر پستول کا ذکر گول کر دیا تھا اور مجھے اچھی خاصی مصیبت میں ڈال دیا تھا۔ ایسے میں تم

ہی داحد امید نظر آئے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم وہی وکیل ہو اور قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں نے کوئی جواہرات نہیں چرائے۔"

"ہوں۔ تو پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں نے تمہاری ہدایت پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا اور خط والی بوتل کو جارج الیڈر کے حوالے کرنے کی نیت سے دوبارہ بجرے پر گئی مگر تازہ پانی کے ٹینک میں سے بوتل غائب ہو چکی تھی۔ میں نے ٹینک سے سارا پانی خارج کر دیا اور اچھی طرح اسے کھنگالا مگر بوتل ہوتی تو ملتی"

"تمہارا واسطہ ایک عیار ذہن سے پڑ رہا تھا۔" میسن بولا۔"اسے معلوم تھا کہ تم بوتل لے اڑی ہو اور وہ بجرے سے تمہاری روانگی کا انتظار کرتا رہا۔ پھر جیسے ہی تم شہر گئیں۔ اس نے بجرے کی تلاشی لی اور بوتل لے اڑا۔"

"ٹھیک کہتے ہو مگر تم میری حمایت کرو اور خط کے متعلق گواہی دو تو ہم اب بھی اس کے دانت کھٹے کر سکتے ہیں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم ہی وہ وکیل نکلے۔"

"صبر سے کام لو یہ معاملہ یوں حل ہونے کا نہیں۔" میسن نے کہا۔" خط کا ذکر اب ہمارے لئے جگ ہنسائی کا باعث بن جائے گا کیونکہ اصلی خط ہمارے پاس نہیں جارج الیڈر کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اسی کے ہتھیاروں سے کام لینا ہوگا۔"

"تو پھر اب ہم کیا کریں؟"

"سردست ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں نہ تو ہم عدالت میں بوتل کا ذکر کریں گے اور نہ ہی خط کی کاپی پیش کریں گے۔ ہم نے کیمرے سے اصلی خط کی تصویر اتاری ہوتی تو دوسری بات تھی۔ پھر ہمارا پلڑا بھاری ہوتا۔"

"لیکن مسٹر میسن۔ اس نے مجھ پر ڈکیتی کا جھوٹا الزام لگایا ہے اور ــــ"

"یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔" میسن بولا۔ "فی الحال یہ خبر ہمارے دوست جارج ایلڈر کے لئے دھچکے کا باعث ہوگی کہ میں تمہاری وکالت کر رہا ہوں۔ تم اپنے لب بند رکھنا اور ڈنر کے وقت تک تمہاری ضمانت ہو جائے گی۔"

"ڈنر کے وقت تک میری ضمانت؟" وہ حیران ہو کر بولی۔ "اگر جج ضمانت لے بھی لے تو میری مالی حالت اتنی خستہ ہے کہ ____"

"مالی حالت کی فکر نہ کرو۔" میسن بولا۔ "ضمانت کا انتظام میں کروں گا اور یہ تم پر احسان نہیں ہوگا بلکہ یوں سمجھو کہ میں اپنی مدافعت کر رہا ہوں۔"

"کاش تمہاری ہدایت کے مطابق میں ایلڈر کے پاس چلی جاتی مگر اس وقت میرا خیال تھا کہ جارج میری مٹھی میں آ گیا ہے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ہی مسٹر میسن ہو تو میں آنکھیں بند کر کے تمہارے حکم کی تعمیل کرتی۔"

"گرے ہوئے دودھ پر ماتم بیکار ہے۔" میسن نے اٹھ کر میٹرن کو اشارہ کیا۔ "اچھا اب چلتا ہوں۔ تمہاری ضمانت کا بھی انتظام کرنا ہے اور پھر جارج ایلڈر کے زہر کا بھی کوئی توڑ کرنا ہے۔"

۵

جج نے چشمے میں سے ولسنٹ کالٹن کو گھورتے ہوئے کہا۔ "مسٹر ولسن تو اب سرکار کا نمائندہ

فیر کی ضمانت کا کیس پیش کیا جائے۔"

ولسنٹ کالٹن بولا۔" حضور والا۔ وکیل سرکار اس موضوع پر بحث کے لئے ہر طرح تیار ہے"

"میں بھی ملزمہ کی وکالت کے لئے تیار ہوں۔" جج لینکم شم کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں میسن نے کہا۔

"مسٹر جیکسن نے جو صورت حال میرے سامنے پیش کی ہے۔" جج بولا۔" اس کے مطابق ایک جوان خاتون چوری کے الزام میں گرفتار کی گئی ہے۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر یہ عورت بھاگ گئی تو کچھ اچھی بات نہ ہو گی۔ بینک میں اس کی کچھ رقم بھی ہے اور ایک بجرا بھی اس کی ملکیت میں ہے اور — "

"بینک سے رقم نکلوائی جا سکتی ہے اور بجرا کچھ زیادہ قیمتی نہیں۔" کالٹن تیزی سے بولا۔" اگرچہ یہ عورت سابقہ مجرمانہ ریکارڈ نہیں رکھتی لیکن یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہ عورت رات کے وقت مہمانوں میں گھل مل کر پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات کی چوری کی مرتکب ہوئی۔ اس عورت کو معمولی ضمانت کی رقم پر رہا کرنے کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ اسے اس قابل بنا دیا جائے کہ پانچ یا دس ہزار کی ضمانت پر رہا ہونے کے بعد وہ جواہرات فروخت کر کے زرِ ضمانت ضامن کو ادا کر دے اور باقی چالیس ہزار ڈالر لے کر اپنی راہ لے۔" قدرے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔" چنانچہ میرے دفتر کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ضمانت اسی رقم کی ہونی چاہیے جس مالیت کے جواہرات چوری ہوئے ہیں"

"کیا پولیس نے جواہرات برآمد کر لئے ہیں؟"

"نہیں حضور والا۔"

ایک لمحہ تک کچھ سوچنے کے بعد جج نے میسن کی طرف دیکھا۔ "مسٹر میسن تمہارا کیا نکتہ نظر ہے

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ پچاس ہزار ڈالر مالیت کے جواہرات چوری ہوئے ہیں بلکہ میرے خیال میں سرے سے کوئی جواہرات ہی چوری نہیں ہوئے۔"

"ہونہہ!" کالٹن طنزاً پھنکارا۔ "مسٹر ایلڈر ایک معزز اور قابل احترام شخصیت ہے کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ خواہ مخواہ معصوم لوگوں پر الزام لگا رہا ہے۔"

"ہاں میں یہی عندیہ ظاہر کر رہا ہوں۔" میں بولا۔ "میں چاہتا ہوں کہ مسٹر ایلڈر سرقہ شدہ جواہرات کی فہرست پیش کرے۔"

"میرے دفتر میں بیٹھا فہرست تیار کر رہا ہے۔" کالٹن نے بتایا۔

"جواہرات کی تعداد زیادہ نہیں ہوگی اور فہرست بنانے میں زیادہ وقت تو نہیں لگے گا؟"

"مناسب وقت تو لگے گا ہی۔"

"اگر وہ اس عورت کی ضمانت کے لئے مناسب رقم پر مصر ہے تو پھر مناسب وقت یہی ہے" یہ کہہ کر میں جج کی طرف مڑا۔ "حضور والا۔ ایک ایسی عورت کی ضمانت کا سوال ہے جو ماضی میں کبھی بھی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث نہیں پائی گئی۔ اب بھی اسے محض ایک تولیے کی بنا پر ملزم ٹھہرایا جا رہا ہے۔ اگر وہ پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات چرانے کی مرتکب ہوئی ہوتی تو اپنا تولیہ کبھی وہاں نہ چھوڑ آتی۔ میرے خیال میں مسٹر جارج ایلڈر نے بڑی عجلت میں جواہرات کی قیمت کا تخمینہ لگایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر مسٹر کالٹن اپنے دفتر فون کریں تو انہیں معلوم ہوگا کہ مسٹر ایلڈر کو جواہرات کی فہرست بنانے میں ازحد دشواری کا سامنا ہی نہیں بلکہ اس نے اب تک فہرست بنانا شروع ہی نہیں کی۔"

"اوہ۔ یہ بیہودہ قیاس ہے۔" کالٹن بولا۔

"وکیل استغاثہ کے خیال میں اگر یہ بیہودہ قیاس ہے تو ادھر ادھر کی باتوں میں

پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔" میسن بولا۔" جج بھی اپنی مسند پہ رونق افروز ہے اور تمہارے دفتر سے مسٹر ایلڈر کو بھی بہ آسانی بلوایا جا سکتا ہے۔"

"اور اگر وہ کہے کہ پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات چوری ہوئے ہیں تو تم اتنی ہی رقم کی ضمانت پہ آمادہ ہو جاؤ گے؟" کالٹن نے تیزی سے سوال کیا

"گواہوں کے کٹہرے میں اپنے آدمی کو لے آؤ اور اس سے حلف اٹھوانے کے بعد میں ایک دو سوال کروں گا اس کے بعد اگر یہ ثابت ہو گیا کہ پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات چوری ہوئے ہیں تو میں اتنی ہی رقم کا ضمانت نامہ داخل کرا دوں گا۔ اور اگر وہ یہ کہے کہ سرے سے کوئی جواہرات ہی چوری نہیں ہوئے تو ملزمہ کو بلا تامل معمولی ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہے۔"

"اگر اس نے مان لیا کہ سرے سے جواہرات چوری ہی نہیں ہوئے تو میں اس کیس کو ہی ڈس مس کر دوں گا۔"

"تو ٹھیک ہے۔ بلوالو اسے۔"

جج سے اجازت لینے کے بعد کالٹن نے جج کے چیمبر جا کر اپنے دفتر فون کیا اور واپس آ کر اطلاع دی۔ "مسٹر ایلڈر ابھی آیا چاہتا ہے۔ میں نے اسے فہرست بھی ساتھ لانے کو کہا ہے۔"

میسن بولا۔" میں عدالت سے استدعا کروں گا کہ عدالت کے رپورٹر کو یہ کارروائی قلمبند کرنے کا حکم دیا جائے۔"

جج کے اشارے پہ عدالت کا رپورٹر کاپی پنسل سنبھال کر رپورٹنگ کے لئے تیار ہو بیٹھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور بھنچے بھنچے ہونٹوں والا ایک شخص بڑے دبدبے اور وقار سے کمرہ عدالت میں داخل ہوا۔ اس نے ڈبل بریسٹ کا بھورے رنگ کا نفیس سلا ہوا سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔

کالٹن کے بتانے پر گواہوں کے کٹہرے میں جا کر اس نے دایاں ہاتھ اٹھا کر حلف اٹھایا۔

اب کالٹن نے کہا۔ "سرقہ شدہ جواہرات کی فہرست تیار ہے؟"

"جزوی فہرست بنا سکا ہوں۔ ایسے معاملات میں میرا ذہن کچھ ایسا تیز نہیں۔ مگر جانچ پڑتال کے بعد مکمل فہرست بنا سکوں گا۔"

"کیا عدالت کو یہ بتا سکتے ہو کہ چوری ہونے والے جواہرات کی کیا قیمت تھی؟"

"میں کہہ چکا ہوں کہ اندازاً پچاس ہزار ڈالر۔" ایلڈر نے تیزی سے ہیری مین کو دیکھنے کے بعد کالٹن پر نظر ڈالی۔

"تمہیں یقین ہے کہ جواہرات کی مالیت پچاس ہزار ڈالر ہی تھی؟" کالٹن نے اگلا سوال کیا

"میں نے اندازہ بتایا ہے۔" ایلڈر بولا۔ "صحیح مالیت تو پھر جانچ پڑتال کے بعد ہی بتا سکتا ہوں اور پھر یہ بھی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ تم تھوک کے حساب سے مالیت پوچھ رہے ہو یا پرچون کے حساب سے۔"

"میرا خیال ہے اتنا ہی کافی ہے۔" کالٹن نے کامران لہجے میں کہا۔

"جرح کے طور پر ایک دو سوال پوچھوں گا۔" میں نے جج سے اجازت چاہی اور اجازت ملنے پر جارج سے مخاطب ہوا۔ "کیا ان جواہرات کا بیمہ کرایا گیا تھا؟"

"بیمہ سے چوری شدہ جواہرات کا کیا واسطہ؟" کالٹن نے مداخلت کی۔

"تعلق یہ ہے۔" میں بولا۔ "کہ اگر جواہرات کو انشور کرایا گیا تھا۔ تو انشورنس پالیسی کے ساتھ جواہرات کی مکمل فہرست اور قیمت بھی ہو گی اور اس سے مسٹر ایلڈر کی یادداشت کو تازہ کیا جا سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" کالٹن نے کہا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"میرے بیشتر جواہرات انشورڈ ہیں۔"

"گویا تمام جواہرات کو بیمہ نہیں کرایا گیا؟" میں نے اگلا سوال کیا۔

"میرا خیال ہے سارے جواہرات کا بیمہ کرایا گیا ہے لیکن کچھ جواہرات کی پالیسی اصل رقم کی دس فیصد ہے۔"

"اور اس پالیسی کی مالیت کیا ہے؟"

"ایک لاکھ ڈالر۔"

"ہوں تو گویا یہ جواہرات دس ہزار ڈالر کے ہوئے۔ باقی جواہرات کے لئے تمہارے پاس دوسری پالیسی ہو گی!"

"ہاں۔"

"ان میں کچھ چیزیں درج ہوں گی؟"

"ہاں کچھ جواہرات درج ہیں۔"

"اچھا اب ایک — صرف ایک ایسی چیز کا نام لو جو بیمہ پالیسی میں مذکور تھی اور چوری ہو گئی ہو۔"

"میں — میں بتا چکا ہوں کہ مجھے پڑتال کرنا ہو گی۔" ایلڈر نے رک رک کر کہا۔

"صرف ایک زیور یا جوہر۔" میں نے شہادت کی انگلی بلند کر کے ایک پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "جو انشورنس پالیسی میں درج ہو۔"

"میرا خیال ہے میں فی البدیہہ طور پر ایسا نہیں کر سکتا۔" ایلڈر نے سٹپٹا کر کہا۔

"ٹھیک۔" میں بولا۔ "اچھا تو اب کسی ایک ایسی چیز کا نام لو جو انشورڈ نہیں کرائی گئی اور چوری ہو گئی ہو۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں ایک کلائی گھڑی ہے۔"

"کیا میک ہے گھڑی کا؟"

"ایک قیمتی سوس گھڑی ہے۔"

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ چوری ہو گئی ہے۔"

"میں نے اسے نہیں دیکھا اور یہ مہنگی لگتی ہے۔"

"ہوں۔" میسن بولا۔ "یہ گھڑی تمہاری دوسری دس فیصد والی بیمہ پالیسی میں کور کی گئی ہو گی؟"

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ کور کی گئی ہو گی۔"

"اچھا تو اگر پولیس نے وہ گھڑی برآمد نہ کی تو تم انشورنس کمپنی سے اس کے لئے کلیم کرو گے؟"

"ہاں میرا خیال ہے۔ دراصل میں مصروف آدمی ہوں اور ابھی تک ۔۔۔"

"ہاں یا نہیں میں جواب دو۔" میسن نے کہا۔ کیا تم ... سے کلیم کرو گے؟"

اب کالنز نہ رہ سکا اور بھی مداخلت کی کلیم کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے!"

"صرف یہ کہ اگر وہ گھڑی چوری نہیں ہوئی اور یہ شخص گھڑی کے لئے بیمہ کمپنی سے کلیم کرتا ہے تو یہ شخص دروغ بیانی کے ذریعے رقم حاصل کرنے کا مرتکب ہو گا۔ اور یہ بات اسے بھی معلوم ہے اچھا مسٹر ایلڈر جواہرات اور زیورات میں سے کسی ایک صرف ایک ایسی چیز کا نام بتا سکتے ہو جو چوری ہوئی؟"

"دراصل اس عورت کو میری میز کی تلاشی لیتے دیکھا گیا اور بعد میں میں نے وہ دراز کھول کر دیکھی جس میں جواہرات پڑے تھے۔ زیورات کا ڈبہ کھولتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ کافی جواہرات اور زیورات غائب ہیں۔"

"یہ جواہرات اور زیورات کہاں سے لئے تھے؟"

"ان کا بیشتر حصہ مجھے ورثے میں ماں کی طرف سے ملا تھا" ایلڈر نے جواب دیا۔

"اور کچھ تم نے خود خریدے تھے؟"

"ہاں مثلاً کلائی گھڑی، سٹڈ، ہیرے کی پن، زمرد کی ایک انگوٹھی۔"

"اچھا تو ٹھیک ہے۔ یہ چیزیں فہرست میں آگئیں" میسن نے تیزی سے کہا "اب گھڑی بھی غائب ہے۔ ہیرے کی پن بھی غائب ہے اور زمرد کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔"

"میں نے یہ نہیں کہا کہ ہیرے کی پن وغیرہ غائب ہیں۔"

"وہ بیمہ پالیسی میں درج ہیں؟"

"میرا خیال ہے درج ہیں۔"

"وہ چوری ہوئی ہیں یا نہیں؟"

"میں ٹھیک سے نہیں کہہ سکتا۔ البتہ جائزہ لینے کے بعد یقین سے بتا سکوں گا۔ ہار قیاساً اتنا کہہ سکتا ہوں کہ پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات چوری ہوئے ہیں۔"

"پچاس ہزار ڈالر کافی بڑی رقم ہے۔"

ایلڈر نے پولیس سے وکیل سرکار کا فرض انجام دینے والے ڈپٹی ڈی اے کالٹن کی طرف دیکھا۔ "ہاں۔"

"اچھا یہ بتاؤ کہ زیورات کے ڈبے میں کتنی قیمت کے جواہرات تھے؟"

"کافی قیمت کے۔"

"سب بیمہ کئے گئے تھے؟"

"ہاں جناب۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کس رقم کی پالیسی پر؟"

"پچاس ہزار ڈالر کی پالیسی پر"

"یہ جواہرات کی قیمت تھی؟"

"ہاں"

"تو گویا پچاس ہزار ڈالر کے سارے جواہرات چرائے گئے ہیں؟" میں نے تیزی سے کہا

"میں نے یہ نہیں کہا کہ سارے جواہرات چوری کیے گئے ہیں۔ دراصل میں پڑتال نہیں کر سکا"

"آخر کیوں؟" میں بولا۔ "تمہیں لازم تھا کہ سب سے پہلے پڑتال کرتے۔"

"ہاں" جج نے مداخلت کرتے ہوئے تائید کی "مسٹر ایلڈر۔ پڑتال تو لازمی بات تھی"

"بہر حال اس وقت اضطراب اور ہیجان کی وجہ سے میں پڑتال نہیں کر سکا" ایلڈر نے کہا

"اس وقت تو اضطراب اور ہیجان نہیں ہے تمہیں؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"اچھا تو بتاؤ کیا کیا چیزیں غائب ہیں؟"

"میرے پاس زیورات کا بکس یہاں نہیں ہے۔"

"ڈی۔ اے کے دفتر میں فہرست بناتے وقت بھی تم پر ہیجان اور اضطراب طاری تھا؟"

"ہاں تم ایسا کہہ سکتے ہو۔"

"تو کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ ہیجان و اضطراب کے عالم میں تم نے بیمہ پالیسی میں دی گئی رقم کو ہی سرقہ شدہ زیورات کے طور پر بتا دیا ہو۔"

"میرا خیال ہے ایسا ہی ہوا ہے۔"

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"اور اس وقت تم حلفیہ طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ پچاس ہزار تو کیا دس ہزار ڈالر کے بھی جواہرات چوری ہوئے ہیں۔"

"دیکھو" ایلڈر برانگیختہ ہو کر بولا۔ "یہ عورت بلا اجازت میری میز کی درازیں دیکھ رہی تھی۔ پھر کوئی اوپر سے آگیا اور اس نے پوچھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ اس عورت نے بوتل پکڑی اور کھڑکی سے ـــ" ایلڈر نے زبان کو دانتوں میں دے لیا۔

"بوتل؟" میں نے پوچھا۔ "کیسی بوتل؟"

"بوتل جس میں جواہرات تھے"

"تم جواہرات کو بوتل میں رکھا کرتے ہو؟"

"نہیں۔ مجھے پتہ نہیں۔ لیکن جس مہمان نے اسے کھڑکی سے کود کر فرار ہوتے دیکھا اس کا خیال ہے کہ اس عورت نے جواہرات کو بوتل میں ڈال رکھا تھا تاکہ تیرتے ہوئے پانی میں کھو نہ جائیں۔ میں نہیں جانتا لیکن کچھ مہمان بوتل ہی بتلاتے تھے۔"

"تم نے عورت کو نہیں دیکھا؟"

"قریب سے نہیں۔ جب وہ کھڑکی سے کود کر بھاگ رہی تھی تو میں نے اسے دیکھا اور کتے کو چھوڑ دیا۔ لیکن وہ اپنے ساتھی کی مدد سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی"

"پشیمانی یا افسوس کی ضرورت نہیں۔" میں بولا۔ "تو گویا جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ دو ہزار ڈالر ہی کے جواہرات چوری ہوئے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ ۔۔۔۔"

"تم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہزار ڈالر کے جواہرات ہی چوری ہوئے ہیں۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" ایلڈر پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولا۔ "تم نے رپورٹ

کے کیس پر نظر ڈالی اور مجھے یوں گمان ہوا جیسے کافی جواہرات غائب ہیں۔"

"لیکن جب تم نے پچاس ہزار ڈالر کہا تو تمہارے ذہن میں اس رقم کا خیال تھا جس کے عوض جواہرات بیمہ کئے گئے تھے۔ کیا یہی بات ہے؟"

"ہاں۔ یہ ایک وضاحت ہو سکتی ہے۔"

"تم نے انشورنس کمپنی سے کلیم نہیں کیا؟"

"نہیں جناب"

"اور نہ ہی ایسا کرنے کا ارادہ ہے؟"

"میں نہیں سمجھتا کہ ان سوالوں کا کیا مطلب ہے اور بیکار کی جرح سے مجھے کیوں پریشان کیا جا رہا ہے۔"

"حضور والا" میسن جج سے مخاطب ہوا۔ "میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں اگر مسٹر ایلڈر نے اقرار کیا ہوتا کہ پچاس ہزار ڈالر کے ہی جواہرات چوری ہوتے ہیں تو میں پچاس ہزار کی ضمانت پیش کرنے کو تیار تھا۔ لیکن صورتحال یہ ہے کہ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی چیز چرائی گئی ہے۔ اب ڈی اے پر منحصر ہے کہ وہ اپنا قول کہاں تک پورا کرتا ہے اور کیس کو ڈسمس کرنے کے متعلق۔۔۔"

"اتنی عجلت کی ضرورت نہیں۔" کالٹن جلدی سے بولا۔ "تم نے اپنی جرح سے گواہ کو الجھا کر رکھ دیا ہے۔"

"الجھنے یا الجھانے کی کوئی بات نہیں۔" میسن بولا۔ "وہ اپنے حقوق سے بخوبی آگاہ ہے۔ وہ کسی چیز کے متعلق حلفیہ طور پر نہیں کہہ سکتا کہ واقعی چوری ہوئی ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ وہ سرقہ ثابت نہ کر سکے گا۔ اخباری نمائندوں اور پولیس کو یہ کہنا کہ پچاس ہزار

ڈالر کے جواہرات چوری ہو گئے ہیں، ایک بات ہے اور اسے ثابت کرنا اور بات ہے۔"

"لیکن اس نے آخر پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات چوری ہونے کا دعویٰ کیوں کیا
جبکہ اتنے جواہرات چوری نہیں ہوئے" جج بینکرمشم نے نکتہ چینی کی۔ "ہم یہ بھی جانتے
ہیں کہ اسے اخبارات میں پہنچا ایسی پبلسٹی کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"کیونکہ اپنی چند مصلحتوں کی وجہ سے وہ ملزمہ کو زیر عتاب لانا چاہتا تھا۔"

میسن بولا۔

"مسٹر میسن کیا تم آگاہ ہو کہ تم ایک سنگین الزام عائد کر رہے ہو؟" کالٹن نے چیخ کر کہا۔
"میں اچھی طرح آگاہ ہوں۔" میسن نے سنجیدگی سے کہا۔ "اور اس عدالت اور مسٹر ایلڈر
کو بھی آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ میری موکلہ جلد ہی مسٹر ایلڈر پر دعویٰ کرنے والی ہے
اس وقت میں مسٹر ایلڈر سے مطالبہ کروں گا کہ چوری ہونے والی اشیاء کا ثبوت پیش
کرے۔ سردست میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ بیمہ کمپنی کا نمائندہ مسٹر ایلڈر کے گھر جا کر
چوری ہونے والی اشیاء کی پڑتال کرے۔"

میسن کے خاموش ہونے پر کمرہ عدالت میں کشیدہ ڈرامائی خاموشی چھا گئی۔ آخر اس خاموشی کو
کالٹن نے توڑا۔ "یوں لگتا ہے جیسے مسٹر میسن گواہ کو دھمکا رہا ہے۔"

"میں اپنی موکلہ کا دفاع کر رہا ہوں۔"

"اس کارروائی کو میں زیادتی تصور کرتا ہوں،" ایلڈر نے احتجاج کیا۔ "ہفتے کی رات
میں بیان دے رہا تھا اور بیمہ کمپنی کو شکایت کر رہا تھا۔ یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی
نہ تھی کہ کوئی وکیل مجھے دھمکائے گا۔"

"مسٹر ایلڈر" جج نے اسے ٹوکا۔ "یہ عدالت کسی کو بھی تمہیں دھمکانے کی اجازت

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں دے سکتی۔ لیکن عدالت تم سے ایک سوال کرنا چاہتی ہے۔ کیا تم عدالت کے کسی نمائندے کو اپنے ساتھ لے جا کر سرقہ شدہ زیورات کی پڑتال کے لئے آمادہ ہو؟"

"کب؟"

"ابھی۔"

"مجھے کچھ اور مصروفیات ہیں اور اس وقت کسی نمائندے کو لے جانا میرے لئے دشوار ہے۔"

"اچھا تو کوئی اور وقت رکھ لو۔"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بالڈر بولا۔ "میں خود گھر جا کر پڑتال کر لوں گا۔ میں ایک معزز شہری ہوں اور کسی عدالتی نمائندے کو لے جا کر بلاوجہ پبلسٹی کا تماشہ نہیں بننا چاہتا۔"

جج نے لب بھینچ لئے اور چند سیکنڈ بعد کہا۔ "ملزمہ کی اڑھائی ہزار ڈالر کی ضمانت منظور کی جاتی ہے۔"

کالنٹن کا منہ لٹک گیا اور میسن کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

۶

ڈورتھی کے لئے یہ خبر حیرت کا باعث تھی کہ صرف اڑھائی ہزار ڈالر کی ضمانت منظور ہو گئی ہے۔ میسن نے کہا۔ "ضامن کمپنی نے انتظام کیا ہے اور [illegible] اپنا چیک [illegible] لی۔"

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

کر تیار ہو جاؤ تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر چھوڑ آؤں گا۔ ویسے رہتی کہاں ہو؟"

"مونا ڈناک ہوٹل اپارٹمنٹس میں۔"

اس کے بعد میسن نے اختصار سے عدالت میں پیش آنے والے واقعات اسے سنائے اور اپنی دھمکی کا ذکر کرنے کے بعد کہا "اگر ایلڈ ڈر آکر مصالحت کی کوشش کرے تو مجھے ذرا حیرت نہ ہوگی"

"اس صورت میں مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"تمہیں بس یہ کہنا ہوگا کہ جا کر میرے وکیل سے مل لو اور اس سے بات کرو" میسن نے کہا "اور ہاں اخباری نمائندے بھی تمہارے بیان کے لئے اصرار کریں گے لیکن تم کوئی بیان نہیں دوگی انہیں کہہ دینا کہ تم کوئی بیان دینے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔ یہ باتیں یاد رہیں گی تمہیں؟"

"ہاں" ڈوروتھی بولی "لیکن مسٹر میسن۔ وہ ہوٹل والا خط بطور شہادت پیش کرنے کے لئے اب کیا کارروائی ہو سکتی ہے؟"

"وقت آنے پر خط کے متعلق بھی کارروائی کر لیں گے۔ اچھا اب تیار ہو جاؤ۔"

"اگر بعد میں تم سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"اگر کوئی اہم بات ہو تو ڈریک ڈیٹیکٹو ایجنسی کو فون کر دینا۔ یہ ایجنسی اسی عمارت میں اسی منزل پر ہے جس پر میرا دفتر ہے پال ڈریک کو ضروری پیغام دے دینا اور وہ مجھ تک یہ پیغام پہنچا دے گا۔ لیکن اشد ضرورت کے بغیر ایسا نہ کرنا۔"

فرطِ جذبات سے ڈوروتھی پر رقت طاری ہو گئی اور وہ میسن کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی "میں۔۔۔ میں کن الفاظ سے تمہارا شکریہ ادا کروں۔ درحقیقت تم نے مجھ پر۔۔۔"

"اور چھوڑو یہ باتیں" میسن بولا "اچھا اب تیار ہو جاؤ۔ تمہارے گھر پہنچا دوں گا تمہیں"

مونا ڈناک ہوٹل اپارٹمنٹس میں ڈوروتھی کو چھوڑنے کے بعد میسن اپنے دفتر پہنچا

تو ڈیلا اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے بے تابی سے پوچھا۔ "ہاں تو کیا ہوا؟"

میں ہنس دیا۔" ایلڈر کو اپنے حمایتوں کے سامنے کوئی نہ کوئی بہانہ تو بنانا ہی تھا۔ چنانچہ اس نے پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات کی چوری کا افسانہ تراشا اس وقت اسے پتہ نہیں تھا کہ ڈوروتھی نمبر اپنا بیگ اور تولیہ وہیں ساحل پر چھوڑ گئی ہے۔ بعد میں پولیس نے تولیے کی مدد سے ڈوروتھی کا سراغ لگا کر اسے گرفتار کر لیا۔" ایک دو لمحوں تک رکنے کے بعد وہ پھر بولا۔ "عدالت میں ایلڈر کو لینے کے دینے پڑ گئے اور جواہرات کے بیمہ کے سوال پر وہ ہکلا کر رہ گیا۔"

"ایک ملاقاتی کمرہ انتظار میں تم سے ملنے کا منتظر ہے چیف۔" ڈیلا بولی۔

"کون ہے وہ؟" میں نے پوچھا

"مسٹر ڈورلے ایلڈر۔ وہ ہر قیمت پر تم سے ملنے پر مصر ہے۔"

"ہوں۔ کتنی دیر سے وہ انتظار کر رہا ہے؟"

"سوا چار بجے سے۔ کہہ رہا ہے آج مل کر ہی جاؤں گا۔"

"اس کا حلیہ اور وضع قطع؟"

"دیکھنے میں بڑا معتبر لگتا ہے۔ عمر ساٹھ کے قریب ہو گی۔ بھنچی ہوئی آنکھیں اور بھورے بال اس کے باوجود اپنے انداز و اطوار سے بڑا معزز لگتا ہے۔"

"آدمی دلچسپ لگتا ہے جو اتنی دیر سے انتظار کر رہا ہے۔ او کے اسے اندر لے آؤ۔"

ڈورلے ایلڈر تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا تو میں مصروفیت ظاہر کرنے کے لیے خطوط پر دستخط کر رہا تھا آخری خط پر دستخط کرنے کے بعد میں نے اسے جاذبیت سے شک کیا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا کر بولا۔ "مسٹر ایلڈر؟"

ڈورلے ایلڈر نے مسکرا کر ہاتھ ملایا اور اس کی آنکھیں پھر سنجیدہ اور متین ہو گئیں۔ وہ کافی مضبوط جثے کا مالک تھا اور چہرے پر جھریاں سی پڑتی تھیں۔ جب وہ موکلوں والی آرام دہ کرسی پر بیٹھ چکا تو میسن نے پوچھا۔ "کیا کوئی اہم معاملہ درپیش ہے؟"

"مسٹر میسن۔ تم ہماری کمپنی ایلڈر ایسوسی ایٹس انکارپوریٹڈ سے بخوبی واقف ہو" ڈورلے ایلڈر بولا۔ "اس لئے میں جانی پہچانی حقیقتوں کی وضاحت پر وقت ضائع نہیں کروں گا۔ البتہ تاہم دونوں کی ذہانت کی انسلٹ کرنے کے مترادف ہوگا۔ تم ایک ایسے سنڈیکیٹ کی وکالت کر رہے ہو جو ہماری زمین سے ملحق کچھ زمین کی مالک ہے۔"

میسن نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ سنڈیکیٹ آئل لیز پر دستخط کرنے کی بڑی مشتاق ہے لیکن ڈرلنگ کمپنی اس وقت تک کوئی کارروائی کرنے کی روادار نہیں جب تک اسے ہماری زمین کا کچھ ٹکڑا نہیں مل جاتا۔ ہم تمہارے موکل سے اس کی زمین کا ٹکڑا خریدنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے مالی یا اثر و رسوخ کا دباؤ بھی ڈال رہے ہیں۔"

"کہتے جاؤ۔ میں سن رہا ہوں۔"

ڈورلے ایلڈر کی آنکھیں مسحور کن انداز سے چمک اٹھیں۔ "میرا خیال ہے کہ ہمارے کمر پہلو ڈھونڈنے کے لئے تم ضروری ہتھکنڈے کر چکے ہو اور ممکن ہے کہ تم نے کوئی کمزور پہلو ڈھونڈ بھی لیا ہو۔ تم اس بات سے بھی آگاہ ہو کہ ہماری کارپوریشن کا سارا انتظام اور کنٹرول میرے بھتیجے جارج ایلڈر کے ہاتھ میں ہے۔"

"جارج جوان ہے اور میں سامنے کے پٹے میں ہوں مجھے یقین ہے کہ تمہیں وہ کوائف بھی معلوم ہوں گے جن کے تحت میرا بھائی ٹرسٹ کا اسٹاک کارپوریشن کے لئے چھوڑ گیا ہے۔"

"کیا سب اسٹاک ٹرسٹ کی تحویل میں ہے؟"

"ہاں سب کا سب" ڈولسے ایلڈر نے جواب دیا۔ "جارج کی سوتیلی بہن کورین اسٹنگ کا برابر کا حصہ تھا۔"

میسن نے سر ہلایا۔

"وہ غائب ہو گئی" ڈولسے ایلڈر بولا۔ "صورتحال یہ ہے کہ چند دوسرے امور کے علاوہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہم سات سال کی مدت پوری ہونے سے پہلے اسے مردہ تصور نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر اس کی موت کا ناقابل تردید ثبوت مل جائے تو اور بات ہے۔"

"کیا اس معاملے میں مشورہ لینے آئے ہو؟"

"میں صورتحال واضح کر رہا ہوں" ڈولسے ایلڈر بولا۔ "بفرض محال کورین زندہ ہوتی تو ساری صورتحال یکسر بدل جاتی ہے فی الحال ٹرسٹ کے تحت دوٹوں کے لحاظ سے میں ایک معمولی سا اسٹاک ہولڈر ہوں البتہ کورین اگر زندہ ہوتی تو وہ میرا ساتھ دیتی۔"

"تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات ہے؟"

"مسٹر میسن میں اور تم کاروباری آدمی ہیں اس لیے بے تکلفی سے گفتگو ہونی چاہیے۔"

"میں بے تکلفی سے سن رہا ہوں" میسن بولا۔

ڈولسے ایلڈر مسکرا دیا۔ "جواہرات کی چوری کا قصہ پبلک کے لیے تو ٹھیک ہے لیکن میرے اور تمہارے لیے صورتحال مختلف ہے۔"

"کتنی مختلف؟" میسن نے سوال کیا۔

"مجھے یقین ہے کہ ڈورتھی فیئر ایک خط حاصل کرنے وہاں گئی تھی۔ مجھے بھی اس خط سے بڑی دلچسپی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ خط ڈوب کر ہلاک ہونے والی ایک عورت مزدڈینی

نے جارج کے پاٹ تھیرل پر لکھا تھا اور یہ ایک ملاح کے ہاتھ لگ گیا تھا۔"

"تو اور کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"خط کے مضمون سے آگاہی۔"

میسن نے اسے غور سے دیکھا۔ "خط کے مضمون سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ یا یہ جاننا چاہتے ہو کہ میں خط کے مضمون سے آگاہ ہوں یا نہیں۔"

"خط کا متن جاننا چاہتا ہوں۔"

"اگر خط کا متن مجھے معلوم ہو اور تمہیں بتا دوں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا؟" میسن نے پوچھا۔

"تمہیں ایک قابل قدر ساتھی اور اتحادی مل جائے گا۔"

"مصیبت یہ ہے۔" میسن مسکرا کر بولا۔ "کہ ایسے معاملات میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اتحادی مل رہا ہے یا دشمن کے ہاتھ مضبوط ہو جاتے ہیں۔"

"مسٹر میسن۔ میں اپنے وعدے کا پکا ہوں اور ڈوڈ کھتی کا ہمدرد بھی ہوں۔"

میسن نے جیب سے خط کی کاپی نکالی اور مزید کچھ کہے بغیر ڈوڈلے کی طرف بڑھا دی۔ بوڑھے شخص نے بڑے اشتیاق سے کاپی لی اور پڑھنے لگا۔ مطالعہ کے بعد اسے گرد میں نیچا کر کے وہ چند لمحوں تک سامنے والی دیوار کو گھورتا رہا۔ پھر اس کے منہ سے نکلا۔ "اوہ میرے خدا۔"

اس کے جذبے کے عالم سے فائدہ اٹھا کر میسن نے خط کی نقل اس کے ہاتھ سے لے لی اور اسے تہہ کر کے دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔ ڈوڈلے ایلڈر بولا۔ "اس بات کا مجھے کوئی شبہ نہ تھا۔"

"تمہیں صدمہ ہوا ہے؟" میسن نے سوال کیا۔

"جارج ایک عجیب سا بڈھا ہے مسٹر میسن۔ کسی رکاوٹ کو برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں اور ایک بار جس بات کا تہیہ کر لے اس کے لئے اپنی جان بھی داؤ پر لگا دیتا ہے

"اچھا مسٹر میسن میں اصلی خط دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"یہ ممکن نہیں کیونکہ خط بعد میں غائب ہو گیا تھا۔ البتہ یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ اسی خط کی کاپی ہے جو بوتل میں بند تھا۔"

"کیا جارج کو معلوم ہے کہ خط کی نقل تیار کی گئی ہے؟" ایک دو سیکنڈ تک سوچنے کے ڈورلے ایلڈر نے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے معلوم نہیں۔"

"کیا اسی نے بعد میں اصلی خط غائب کیا ہے؟"

"امکان تو یہی ہے۔"

چند سیکنڈ تک ڈورلے خاموش بیٹھا رہا پھر تاکیدی انداز سے بولا۔ "مسٹر میسن، میں چاہتا ہوں کہ تم اور تمہاری موکلہ دونوں جارج ایلڈر سے دور رہو۔ مجھے تمہاری موکلہ کے متعلق بڑی فکر ہے اگر جارج کو پتہ چل گیا کہ خط کی نقل اس کے پاس ہے تو اس کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس وقت تو خیر وہ پولیس کی تحویل میں ہے لیکن ـــ"

"اب وہ پولیس کی تحویل میں نہیں۔" میسن نے بتایا۔ "ایک گھنٹہ قبل اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔"

"اچھا!" ڈورلے ایلڈر نے تعجب سے کہا۔ "اور اس وقت وہ کہاں ہے؟"

"اپنے گھر پر ہو گی۔"

کرسی پیچھے دھکیل کر ڈورلے اٹھ کھڑا ہوا۔ "خیر تم اسے جارج سے دور رکھنا اور میری یہ بات بھی فراموش نہ کرنا کہ میں تمہارا اتحادی ہوں۔"

"ایک منٹ۔" میسن بولا۔ "ایک دو سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خط کی

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

بابت تمہیں کہاں سے معلوم ہوا؟"

"سچ بات یہ ہے کہ جارج نے مجھ پر اعتماد کرنا شروع کر دیا تھا اور اسی نے خط کے متعلق بتایا لیکن اس نے مجھ پر اعتماد کرنا چھوڑ دیا۔ مگر اتنے میں مجھے خط کے متعلق یہ معلوم ہو چکا تھا۔ میں خط کا مضمون جاننا چاہتا تھا چنانچہ میں نے ڈورتھی سے پوچھا کہ اسے کسی ایسے لیسے خط کا علم ہے۔ توقع تھی کہ میرے پوچھنے پر وہ پیٹ کیٹرز یا کسی اور ذریعے سے خط کی بابت پوچھ گچھ کرے گی۔"

"دوسرا سوال یہ ہے کہ تم جارج سے اتنے خوفزدہ کیوں ہو؟" میں نے کہا۔

"میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں۔"

"تو اس بات پر اصرار کیوں کرتے ہو کہ نہ خود اس کے قریب جاؤں اور نہ ——"

"او مسٹر میسن میں ذاتی طور پر تو نہیں ... اس سے خوفزدہ نہیں۔ اس کی بات رد ہو جائے تو وہ غصے سے پاگل ہو جاتا ہے۔ مجھے تو یہ بھی خدشہ ہے کہ کورین بھی اس سے اختلاف رائے کر کے غائب ہوئی ہے۔ وہ اس سے کچھ کاغذوں پر دستخط لینے جنوبی امریکہ گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے کورین نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور پھر جارج سے ملنے سے انکار کیا اور خیر باقی باتیں تم جانتے ہی ہو۔ جارج آج تک اسے گرفتار رہنا ہے" وہ رک کر تو قف کے بعد بولا۔ "اچھا اب مجھے چلنا چاہیے اور ہاں کسی کو پتہ معلوم نہ ہو کہ میں یہاں آیا تھا۔"

پھر وہ تیز رفتاری سے چلتا ہوا وہ باہر نکل گیا۔ دروازہ بند ہونے کے چند سیکنڈ بعد تک خاموشی رہی پھر میسن بولا۔ "ڈیلا۔ فون پر ڈورتھی کو میری طرف سے ہدایت کر دو کہ جارج کے قریب نہ پھٹکے۔ اگر جارج اس سے ملنے کی کوشش کرے تو اسے مجھ سے ملنے کو کہے خود ہرگز نہ ملے۔ احتیاط ہر حال میں بہتر ہوتی ہے۔"

۷

اس مرتبہ دروازے پہ دستک سن کر ڈوروتھی نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور جھلا کر بولی
"تم اخبار والے دروازہ توڑنے سے پہلے فون کیوں نہیں کر سکتے ... میں —" اس کی زبان
اچانک رک گئی۔

"میں اندر آ سکتا ہوں؟" چارج ایلڈر نے پوچھا اور کچھ کہے بغیر ڈوروتھی ایک طرف
ہٹ گئی۔

"تو اخبار والے آتے رہے ہیں؟" اندر آ کر اس نے سوال کیا اور ڈوروتھی نے سر کو اثباتی جنبش

دی۔ وہ بولا۔ "بہت خوب"

"بیٹھو" ڈوروتھی نے کہا۔

"دروازہ مقفل کر دو پلیز"

اس مطالبے پر کسی قدر لیت و لعل کے بعد ڈوروتھی مڑی اور ناب گھما کر چٹخنی چڑھا دی۔
پرانے فیشن کے اس اپارٹمنٹ میں پرانا ہی قسم کا ساز و سامان تھا۔ لیکن اس کے
وجود میں بھی سکون کا بدرجہ اتم احساس ہوتا تھا

کسی تمہید کے بغیر ایلڈر بولا۔ "ہاں تو تمہاری کیا شرائط ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

چارج ایلڈر سیدھی کمرے والی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے انداز و اطوار ایسے تھے جیسے
چیک بک نکال کر چیک لکھنے کو تیار ہو۔ "میں نے حماقت کی ہے"

"کیا ضمیر بیدار ہونے پر یہ پچھتاوا ہے؟"

"نہیں۔ یہ ضمیر نہیں میں معاملہ طے کرنے آیا ہوں۔"

"تو پھر جاکر میرے وکیل پیری میسن سے بات کرو۔"

"احمق نہ بنو۔ اس کی ایک دن کی آمدنی تمہاری مہینے بھر کی تنخواہ سے زیادہ ہے۔
ایک امیر شخص ہے اس لئے تم سے بات کرنے آیا ہوں اور بڑے اچھے جذبات کے ساتھ
اخبارات میں تشہیر سے تمہیں نقصان پہنچا ہے اور شاید تمہیں نوکری سے بھی جواب دے د
ہو گا۔ میری وجہ سے تمہیں جو نقصان ہوا ہے میں اس کی تلافی کرنے آیا ہوں"

ٹیلیفون کی طرف جاتے جاتے رک کر ڈورتھی سوچنے لگی۔ یہ حوصلہ افزا علام
دیکھ کر چارج ایلڈر بولا۔ "تم محنت مشقت سے کماتی رہی ہو۔ اب اپنے دماغ کو اس
میں لاؤ۔"

وہ واپس آکر ایک کرسی پر انٹرویو دینے والی کسی فلم ایکٹرس کی طرح بیٹھ گئی۔ ا.
یہ انداز ایک فلمی رسالے میں دیکھا تھا۔

"ادھر ادھر کی ہانکنے کی بجائے صاف صاف بات اچھی ہوتی ہے۔" ایلڈر بولا
وہ خط واقعی مسز واڈینی نے لکھا ہے تو بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ خ
اس نے نہیں لکھا اور کسی اور نے اس کے نام سے جعلسازی کی ہے۔ غالباً کوئی شخص مجھے
کرنے کے لئے زمین ہموار کر رہا ہے۔"

ڈورتھی فیئر خاموشی سے بیٹھی رہی۔

"بوتل جب میرے قبضے میں آئی۔ اور میں نے وہ خط پڑھا تو سوچ بچار کے بعد تفتیش
[illegible]ی کی ٹھانی اور معلوم ہوا کہ لاس میریڈوس والی بات سفید جھوٹ ہے۔ یقین کرو کہ
[illegible]ں رات میں نے مسز واڈیبی کو ہرگز نہیں دیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس خط کی کوئی معقول
[illegible]ذیح ظاہر کرنے سے قاصر ہوں۔"

وہ جیسے بڑی دیانتداری سے ڈورتھی کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور ڈورتھی
اسی میں عافیت سمجھ رہی تھی کہ خاموشی سے سنتی رہے اور خود کچھ نہ کہے۔

"سچ یہ ہے کہ اس دن مجھے شہر میں رکنا پڑ گیا اور آٹھ بجے کی بجائے میں رات گیارہ بجے
یاٹ پر پہنچا۔ پھر آدھ گھنٹے بعد ہی ہمیں طوفان نے آلیا اور مجھے ساری رات برج پر کیپٹن
کے ساتھ طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ میں نے کیپٹن سے مسز واڈیبی کے متعلق پوچھا بھی تھا اور
اس نے کہا تھا کہ وہ سو گئی ہے۔"

"صبح میں ناشتے پر اس کا انتظار کرتا رہا۔ اور جب وہ نہ آئی تو میں نے سٹیوارڈ کو
اس کے کمرے کی طرف بھیجا۔ کمرہ خالی پڑا تھا اور بستر کی حالت سے ظاہر تھا کہ اس پر کوئی
نہیں سویا۔ میں نے خیال کیا شاید وہ رات کو شہر [illegible] ہو گی مگر کیپٹن نے بتایا کہ رات
وہ یاٹ سے نہیں گئی۔ رات طوفان کافی شدید رہا تھا اور طوفان کی شدت کو مد نظر رکھتے ہوئے
مسز واڈیبی کی موت کو اتفاقیہ موت کے سوا اور کچھ قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

"اور کچھ سے تمہارا مطلب اس کا قتل ہے؟" فیئر نے لہجے سکون سے سوال کیا۔

وہ کچھ اور تن کر بیٹھ گیا اور غضبناک ہو کر بولا۔ "ہرگز نہیں۔ میرا مطلب خودکشی سے تھا
نہیں۔" ڈورتھی نے محض ہنکارا بھرا۔

"تاہم بعد میں اس کی لاش مل گئی تھی اور طبی معائنے سے ظاہر ہوا تھا کہ اس کی موت

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نمکین پانی میں ڈوبنے سے واقع ہوئی تھی۔ پھر کافی مدت بعد پیٹ کیڈز نے مجھے فون کر کے بتایا کہ اسے بوتل میں بند ایک خط ملا ہے جسے جزیرے سے پھینکا گیا تھا۔ مجھے کچھ خیال تھا کہ خط کیا ہوگا۔ مگر چونکہ کیڈز نے فون کرنے کی زحمت کی تھی۔ اس لیے اس کا دل رکھنے کے لیے میں نے کہہ دیا کہ خط لے آئے اور اس ٹرپ کا معاوضہ میں ادا کر دوں گا۔ بعد میں میں نے خط پڑھا تو میرے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی۔ سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ کیا کروں۔ شروع کرنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ تم وہ خط چرا لے گئیں۔ اب تو صورت حال اور بھی مخدوش ہو گئی۔ اگر وہ خط اخباروں میں شائع ہو جاتا تو میں تو بے گناہ مارا گیا تھا۔ خط کھو جانے پر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ مہمانوں نے تمہیں کوئی چیز ہاتھوں میں پکڑے گھر سے نکلتے دیکھ لیا تھا چنانچہ ان کے اصرار پر مجھے پولیس کو مطلع کرنا پڑا۔ دل ہی دل میں خوف بھی تھا کہ اگر پولیس نے وہ خط تم سے برآمد کر لیا تو میں کہیں کا نہ رہ سکوں گا۔ مگر رپورٹ کرنے کے لیے مجبور تھا۔"

"مگر پولیس کے پاس جانے سے پہلے میں نے تم پر ہاتھ ڈالنے کی پوری کوشش کی اور جب وہ ڈنگی نظر آئی اور بعد میں مین لینڈ پر تمہارا بجرا دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم لے اڑی ہو۔ پولیس کے سامنے کچھ نہ کچھ تو کہنا ہی تھا چنانچہ جواہرات کی چوری کا ڈرامہ کھڑا کر دیا مگر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ داؤ الٹا پڑ جائے گا۔ اور تمہارا [illegible] سارا [illegible] کر کے رکھ دے

"خط واپس حاصل کر لیا ہے تم نے!"

جارج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "اپنے مقاصد کے [illegible] دوبارہ [illegible] لیے واپس حاصل کر لیا ورنہ اگلی صبح تم زندہ نہ ہوتیں۔ ایسے معاملات میں [illegible] رہنا چاہئے"

ڈورتھی نے بے یقینی سے نہ ہنسنے کی کوشش کی۔ "اب کیا چاہتے ہو؟"

" ڈونگی والے تمہارے ساتھی کا نام اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہیں خط کے متعلق کہاں سے معلوم ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ تمہاری خاموشی کے متعلق یقین حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" اس کی مسکراہٹ دلکش مگر آنکھیں سرد مہر تھیں۔

" یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں نے بوتل کہاں چھپائی ہے؟" ڈورتھی نے سوال کیا۔

وہ ہنس دیا۔ "بڑی سادہ سی جگہ تھی مائی ڈیر۔ امتناع شراب کے دنوں میں ہم لوگ شراب کی بوتلیں ہمیشہ تازہ پانی کے ٹینک میں چھپایا کرتے تھے۔"

" جب تمہیں خط مل ہی گیا تھا تو تم نے مجھے پولیس کے حوالے کیوں کیا؟"

" میں نے تمہیں پولیس کے حوالے نہیں کیا ڈیر۔ میں نے تو محض جواہرات چوری ہونے کی رپورٹ کی تھی۔ مجھے خیال نہیں تھا کہ تم اپنا کوئی سراغ جزیرے پر چھوڑ آئی ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم کہیں زیادہ سمارٹ ہو۔"

ڈورتھی گویا اپنا دفاع کرتے ہوئے بولی "کتے کی وجہ سے مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا۔"

" میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میری غلطی تھی۔" وہ بولا۔ "اگر وہ تمہیں پکڑ لیتا تو جانے کیا ہو جاتا۔" کچھ دیر رکنے کے بعد وہ پھر کہنے لگا۔ "تمہارے وکیل نے واقعی مجھے چکرا کر رکھ دیا ہے۔ اب اگر میں بیمہ کمپنی سے نقصان کی تلافی کا مطالبہ کروں تو بیمہ کمپنی تحقیقات شروع کر دے گی اور اگر کلیم نہیں کرتا تو جھوٹا پڑتا ہوں۔"

" آج سہ پہر کیا واقعات پیش آئے؟"

" عدالت سے فارغ ہونے کے بعد ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی مجھے اپنے دفتر لے گیا اور کہنے لگا کہ میرے جوابات اسے پسند نہیں آئے اور اگر میں معقول وضاحت نہ پیش کر سکا تو وہ مقدمہ کو خارج کر دے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر مقدمہ چلتا رہا تو تمہارا چالاک وکیل میرا قورمہ بنا کر

دکھڑے گا۔"

"اور اب؟" ڈورتھی نے سوالیہ انداز سے کہا۔

"اب میں تمہارے ساتھ سمجھوتہ کرنے آیا ہوں۔" وہ بولا۔ "وہ خط جعلی ہے۔ میری بات کا یقین کرو اور اسے بھول جاؤ۔"

"مجھے کیسے معلوم ہو کہ وہ جعلی ہے یا اصلی؟"

"میں تم پر ثابت کر دوں گا۔ لیکن یہاں نہیں کیونکہ خط یہاں میرے پاس نہیں تم خود ہی قائل ہو جاؤ گی کہ خط جعلی ہے۔"

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی۔ "اور تم مجھے رقم بھی دو گے؟"

"ہاں ضرور مائی ڈیئر۔ کافی معقول رقم۔" وہ بولا۔ "لیکن اس وقت تم اپ سیٹ اور بوکھلائی ہوئی ہو اور دیکھ رہا ہوں کہ مجھ سے خوفزدہ بھی ہو۔ اس لئے میں تمہیں غور کرنے کے لئے کچھ مہلت دیتا ہوں۔ اب میں واپس جزیرے پر جا رہا ہوں۔ اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد جب اس فیصلے پر پہنچ جاؤ۔ کہ معقول رقم حاصل کرنا چاہتی ہو اور مقدمہ خارج کرانا چاہتی ہو تو آج رات جزیرے پر میرے پاس آجانا۔ جتنی جلد آسکو اتنا ہی بہتر ہو گا۔ میں ملازموں کو چھٹی دے دوں گا اور کتے کو الماری میں بند کرنے کے بعد تمہارا منتظر رہوں گا۔"

"آج رات نہیں۔ میں . . . "

"نہیں۔ آج ہی رات۔" اس نے اصرار کیا۔ "کل پرسوں مجھے کچھ اور مصروفیات ہیں۔ یہ نہ بھولو مائی ڈیئر کہ تم پر ابھی ڈکیتی کا الزام ہے۔ ہاں میرے پاس آنے کے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا۔ خاموشی سے میرے پاس آجانا اور میں تم پر ثابت کر دوں گا کہ خط جعلی

ہے۔ دو پھر ہم رقم کے متعلق فیصلہ کر لیں گے۔

"میں منتظر رہوں گا مائی ڈیئر اور پھر تاکید کرتا ہوں کہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا اور بہتر ہوگا کہ یہاں سے تمہاری روانگی کا کسی کو علم نہ ہو۔ ....

تمہارے وکیل کو اس سمجھوتے کا پتہ چلا تو وہ ٹانگ اڑانے کی کوشش کرے گا۔ اور یہ بات مجھے ہرگز پسند نہیں۔" وہ اٹھا اور گڈ نائٹ کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

۸

پال ڈریک اپنے دفتر میں بیٹھا موصول شدہ رپورٹوں کا مطالعہ کر رہا تھا۔ گاہے گاہے ٹیلیفون کی گھنٹی اسے اپنی طرف متوجہ کر لیتی۔ دیوار پر الیکٹرک کلاک کی سوئیاں خاموشی سے کولہو کے بیل کی طرح دائرے میں چکر لگا رہی تھیں۔

پرانے دوستانہ تعلقات کی وجہ سے پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ اطلاع دیئے بغیر ہی آ وارد ہوئے۔ پال ڈریک نے رپورٹوں پر سے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "کہاں آوارہ گردی ہو رہی ہے؟"

میسن نے اپنا بازو ڈیلا کی کمر کے گرد حمائل کر دیا اور ہنستے ہوئے بولا۔ "طعام، تفریح اور آرام کر رہے ہیں۔ ادھر ادھر کے کاموں کے لئے تم جو ہو۔"

"ہونہہ۔ ادھر ادھر کے کام۔" ڈریک ناک سکوڑ کر بولا۔ "میاں جاسوسی کا کام کوئی خالہ جی کا کھیل نہیں۔ جان جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے اور جناب ایسے ادھر ادھر کا کام بتارہے ہیں۔"

"اچھا اچھا مان لیا بڑی تلواریں مارتے ہو۔" میسن ہنس کر بولا۔ "یہ بتاؤ نئی خبریں کیا ہیں؟"

"کورین کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ایک دلی دوست کی جدائی کی وجہ سے وہ دل شکستہ اور مایوس تھی۔ اس کی یہ دوست منروا ڈینی تھی جو بعد میں جارج ایلڈر کے یاٹ پر سے سمندر کی نذر ہو گئی۔"

"اپنی سوتیلی بہن کے دماغی اختلال کی خبر پا کر جارج جنوبی امریکہ گیا تھا وہ اسی دن وہاں پہنچا جس دن وہ غائب ہوئی۔ حالات مظہر ہیں کہ کورین نے دل شکستگی کے عالم میں خودکشی کر لی۔ مگر اس کی لاش کبھی دستیاب نہیں ہوئی۔"

"کورین کی خادمہ اور ساتھی کارمن مانٹری یہاں واپس آچکی ہے لیکن اس کا پتہ معلوم نہیں چنانچہ میں نے اس مضمون کا اشتہار تمام اخبارات کو بھجوا دیا ہے کہ اگر کارمن مانٹری ہمارے نمائندے سے رابطہ قائم کرے تو اسے بہت فائدہ ہوگا۔ اس اشتہار کے نیچے میں نے ایک خفیہ میل بکس کا نمبر دے دیا ہے اور ——"

فون کی مسلسل گھنٹی کی وجہ سے ڈریک بات ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو گیا اور ریسیور اٹھا کر بولا۔ "ہاں.... کیا ہے؟.... اوہ.... تفصیلات بتاؤ.... ٹھیک.... تمام تفصیلات لازم کر کے جلد مہیا کرو۔ میں دو آدمی اور بھیج رہا ہوں... اور خود دیکھتا ہوں زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹے میں دو کاریں اور پہنچ جائیں گے.... ٹھیک ہے کہ دیر ہے تو...

ریسیور رکھ کر ہال ڈریک بولا۔ "پیری ایک منٹ" اس نے دوسرا فون اٹھا لیا اور ہدایات صادر کرنے لگا۔ "ہیلو۔۔۔ مزید دو کارکن فوری طور پر ایلڈر کی رہائش گاہ پر بھیج دیئے جائیں فوراً۔۔۔۔ وہ جیک کے معاون ہوں گے۔ ہاں انہیں فوراً بھیج دیا جائے۔ معاملہ اہم اور سنگین ہے۔"

ریسیور اپنی جگہ رکھ کر اس نے میسن کی طرف دیکھا۔ "جارج ایلڈر کو قتل کر دیا گیا ہے"

"کیا واقعی؟ کب؟"

"ابھی پچھلے چند گھنٹوں میں۔ ایک خادمہ سیلی بنگور نے قاتل کو عین موقع پر دیکھا ہے موت گولی سے ہوئی ہے۔ لاش سٹڈی کے فرش پر دراز تھی اور بیرونی دروازہ چوپٹ کھلا تھا۔ کتا اسی الماری میں بند تھا جس میں مہمانوں کی آمد کے وقت جارج اسے بند رکھا کرتا تھا۔"

"جس کارکن کو میں نے گھر کی نگرانی پر متعین کیا تھا وہ تھوڑی دیر پہلے جب وہاں پہنچا تو پولیس کاریں جھمگٹا کیے ہوئے تھیں۔ اسے معلوم ہوا کہ جارج ایلڈر کو قتل کر دیا گیا ہے تو اس نے فوراً ہی یہ اطلاع دی۔ اب وہ مزید تفصیلات معلوم کرنے گیا ہے اور چند منٹ تک پھر فون کرے گا۔"

"اپنے کارکن کو پہلے وہاں کیوں نہیں بھیجا؟" میسن نے برہم ہو کر کہا۔

"اچھوت بیری۔" ڈریک بولا۔ "ایسے کوئی آثار نہیں تھے کہ وہاں کوئی غیر معمولی واقعہ رونما ہونے والا ہے۔ بلکہ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ کسی کارکن کو بھیجنا بھی وہاں بھیجیں۔۔"

"ٹھیک ہے پال۔ میں اعصابی تناؤ کا شکار ہو گیا تھا۔" میسن نے اعتراف کیا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اچھا مجھے تھوڑی دیر کے لیے اجازت دو۔ سوئچ بورڈ پر جا کر کچھ ضروری ہدایات
دینا چاہتا ہوں۔" ڈریک اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔
میسن اٹھ کر بے تابی سے ٹہلنے لگا اور ڈیلا خاموشی سے اسے تکتی رہی۔ وہ میسن
کے خیالات میں دخل در معقولات نہ کرنا چاہتی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈریک
لپکا ہوا آیا۔ "مکمل تفصیلات چند منٹ میں موصول ہو جائیں گی۔"
"ہم انتظار کر رہے ہیں۔" میسن نے اعلان کیا
ڈریک جاسوسی کے کام کی دشواریاں گنوانے لگا اور ڈیلا سٹریٹ شام کا اخبار اٹھا کر
اس کے مطالعے میں غرق ہو گئی۔ میسن اور پال ڈریک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔
تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی اور ڈریک نے لپک کر ریسیور اٹھا لیا۔ چند سیکنڈ سننے
کے بعد اس نے نوٹ بک گھسیٹ لی اور فون پر باتیں کرتے ہوئے یادداشتیں لکھنے لگا
آخر میں وہ بولا۔ "بہت اچھے جا رہے ہو۔ کام جاری رکھو۔ تمہارے لئے معاون بھی پہنچ رہے
ہیں۔ پولیس کیا کر رہی ہے یہ بھی معلوم کر کے بتانا۔" ریسیور رکھ کر وہ میسن سے مخاطب
ہوا۔ "پیری تمہاری موکلہ اس مرتبہ واقعی مصیبت میں پھنس جائے گی۔"
"کیا مطلب؟ کھل کر کہو۔"
"یوں لگتا ہے جیسے ہفتے کی رات نامکمل رہ جانے والا کام مکمل کرنے وہ آج
پھر وہاں جا پہنچی۔"
"کیا مطلب ہے؟" میسن بولا۔ "ڈورتھی فیئر تو اپنے گھر پر ہے۔ میں خود اسے وہاں
چھوڑ آیا تھا اور اچھی طرح سمجھا آیا تھا۔"
"میرے کارندوں نے ڈپٹی شیرف سے کچھ باتیں اگلوائی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہفتے کی رات وہاں جانے والی لڑکی آج وہاں پھر گئی تھی۔ کتا الماری میں بند تھا اور جب جارج ایلڈر اچانک آ وارد ہوا تو لڑکی نے اسے ۳۸؍ ڈبل ایکشن ریوالور سے ہلاک کر دیا۔

"پولیس کو یہ کیسے گمان ہوا کہ یہ وہی لڑکی ہے؟"

"طریقِ فرار کے یکساں انداز سے۔" ڈریک نے جواب دیا۔ "اس مرتبہ مفرور سٹڈی کی عقبی طرف فرانسیسی کھڑکی سے فرار ہوا۔ یہ فرانسیسی کھڑکیاں کھاڑی کی طرف کھلتی ہیں۔ خادمہ سیلی بنگور اندھیرے کی وجہ سے اسے ٹھیک سے نہ دیکھ سکی اور اس نے جارج کی لاش دیکھتے ہی پل والا گیٹ بند کر دیا۔ اب قاتل کے لئے مین لینڈ کا راستہ مسدود ہو کر رہ گیا۔ پھر اس خادمہ نے پولیس کو مطلع کر دیا اور فوراً ہی ایک گشتی کار موقع واردات پر پہنچ گئی۔ سیلی بنگور سے حالات سننے کے بعد پولیس نے جزیرے کی چھان پھٹک کی لیکن قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا۔ فرار کا صرف ایک ہی راستہ تھا یعنی پانی میں تیر کر۔ جیسا کہ ڈورتھی فینز پہلے فرار ہوئی تھی۔"

"ہوں۔ اور کیا معلوم ہوا ہے؟"

"جارج ایلڈر کی لاش کھاڑی کے جوہڑ میں ڈوبی ہوئی پائی گئی ہے اور ۳۸ کی گولی اس کی گردن میں سانس کی نالی سے گزری ہے۔ یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے گولی کمرے سے ابھی تک برآمد نہیں ہوئی۔ یوں پولیس کو فائر کی لائن کا پتہ چل گیا ہے۔ جس عورت نے اسے گولی ماری وہ میز کے قریب کھڑی تھی۔"

"پولیس نے یہ کیسے اندازہ لگایا کہ وہ میز کے قریب کھڑی تھی؟" میسن نے سوال کیا۔

"کیونکہ میز کے قریب سے ہی فائر ہونے پر گولی جارج ایلڈر کی گردن سے گزر کر کھلے فرانسیسی دروازے سے باہر جا سکتی تھی۔ ایلڈر آگے کی طرف گرا اور لڑکی نے اس کے گرتے گرتے ریوالور کھینچ مارا ہو گا۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"وہ کیسے ممکن ہے؟"

"دیوار ناش کے نیچے سے لہو میں لت پت ملا ہے۔ اس میں سے ایک گولی چلی ہوئی ہے"

"یہ سارا عرصہ کتا کہاں رہا؟"

"وہ ایک الماری میں بند رہا جس میں ایلڈر مہمانوں کی آمد کے موقع پر اسے بند کر دیا کرتا تھا۔ کتا تربیت یافتہ ہے اور بھونکنے سے زیادہ کاٹ کھانے کا قائل ہے۔ اسے فوج میں لوگوں پر حملہ کرنے اور انہیں گھسیٹنے کی خاصی تربیت دی گئی ہے۔ جب کوئی ساکن اور صامت کھڑا ہو تو ایسا کتا کچھ نہیں کرتا لیکن جیسے ہی وہ شخص حرکت کرے یا اسے ڈرانے کی کوشش کرے تو اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔"

"اور کتا اپنے مالک کے قتل کے وقت چپکا کیوں بیٹھا رہا۔" میں نے پوچھا۔

پال ڈریک خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔ "بھلا یہ کیسے۔۔۔ اوہ میں سمجھا۔ اچھا میں کارٹن کو ہدایت کرتا ہوں اور بعد میں تمہیں بتاؤں گا۔"

"یہ پتہ چلا ہے کہ قتل کس وقت ہوا؟"

"پولیس کی سطحی پڑتال کے مطابق آج رات نو بجے کے قریب۔ خادمہ رات دس بجے چھٹی سے لوٹی تھی۔"

"گویا قاتل کو تلاش کے لیے ایک گھنٹے کی مہلت مل گئی تھی؟"

"ہاں یہی ظاہر ہوتا ہے۔"

میں نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ "اور اب بارہ بجے ہیں پال۔"

"ہاں۔" ڈریک بولا۔ "شاید اپنے کارکن کو پہلے وہاں نہ بھیجنا میری غلطی تھی۔ میں نے اسے ہدایت کی تھی کہ بارہ بجے تک وہاں پہنچ جائے اور صبح آٹھ بجے تک نگرانی کرے

اب یہ کسے معلوم تھا کہ جارج ایلڈر قتل ہو جائے گا۔"

"چلو خیر ٹھیک ہے۔" میسن بولا۔ "میرا خیال ہے اب میں چل کر ڈریک فرم سے مل لوں۔ کہیں وہ اخبار والوں کو کوئی ایسا ویسا بیان ..."

ڈیلا اسٹریٹ جلدی سے بول اٹھی: "چیف۔ جانے سے پہلے ذرا اس پر نظر ڈال لو۔"

"کیا ہے؟" میسن بولا۔

"یہاں اخبار میں ایک اشتہار ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر کارمن مانٹری جو دو ماہ پہلے جنوبی امریکہ گئی تھی، ذریعہ خط و کتابت سے ملے تو ..."

پال ڈریک نے اس کی بات کاٹی۔ "اوہ یہی تو وہ اشتہار ہے جس کی ... کر دیا تھا۔"

"لیکن سہ پہر کے اخبار میں یہ کیسے چھپ گیا؟" ڈیلا نے پوچھا۔

"اوہ" ڈریک اچانک تن کر بیٹھ گیا۔ "لاؤ اخبار دکھاؤ۔"

میسن بولا: "یوں لگتا ہے جیسے اشتہار کے معاملے میں کوئی شخص تم سے ایک قدم آگے ہے۔ اس بکس نمبر ۲۳۱ کا پتہ کر لینا۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔"

۹

خوفناک ہوٹل اپارٹمنٹس کی عمارت کا بیرونی حصہ کافی سجا ہوا تھا۔ عمارت کے

قریب کار پارک کر کے میسن تیزی سے چلتا ہوا لابی میں پہنچا اور نائٹ کلرک سے بولا۔ "میں پیری میسن ہوں۔ یہاں کوئی ڈورتھی فیئر رہتی ہے؟"

کلرک نے تامل انداز سے کلاک پر نظر ڈالی اور میسن نے کہا۔ "میں اس کا وکیل ہوں۔ ازراہ کرم اسے رنگ کر کے بتادو کہ میں آیا ہوں۔"

کلرک نے سوئچ بورڈ کا پلگ ملایا اور ایک بٹن کو چند مرتبہ دبایا۔ پھر وہ مایوس ہو کر کچھ کہنے کو تھا کہ سلسلہ مل گیا اور ڈورتھی سے اجازت لینے کے بعد وہ میسن سے مخاطب ہوا۔ "جاؤ مسٹر میسن۔ اپارٹمنٹ کا نمبر ۴۵۹ ہے۔"

مطلوبہ اپارٹمنٹ کا دروازہ ڈورتھی فیئر نے کھولا اور حیران ہو کر بولی۔ "کیوں مسٹر میسن۔ خیر تو ہے؟"

"اتنی رات گئے پریشان کرنے پر متاسف ہوں مگر ملنا ضروری تھا۔"

وہ ایک طرف ہٹ گئی اور میسن کے داخلے کے بعد دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

"اپارٹمنٹ کی ابتر حالت کا خیال نہ کرنا مسٹر میسن۔ دراصل میں تو گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔"

"زیادہ باتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔" میسن بولا۔ "جارج ایلڈر کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔"

"اوہ۔ قتل؟ مگر کس نے؟... کیا؟"

"ابھی معلوم نہیں ہوا۔" میسن نے کہا۔ "ابتدائی رپورٹ کے مطابق خادمہ سیلی بیلڈر نے لاش پائی۔"

"سیلی بیلڈر؟"

"ہاں ماسے جانتی ہو؟"

"ہاں جانتی ہوں۔ میں کئی مرتبہ وہاں بطور مہمان جا چکی ہوں۔"

"خیر تو ممکن ہے پولیس تم سے پوچھ گچھ کرنے آئے"

"مجھ سے کیوں؟"

"ہفتے کی رات کے واقعات کی وجہ سے"

"مگر ان واقعات کا کیا تعلق؟"

"تعلق یہ ہے۔" میں نے کہا۔ "کہ قاتل نے فرار کے لئے تمہارا طریقہ اپنایا ہے۔ یعنی تیر کر فرار ہوا ہے۔ آج رات تم کہیں گئی تو نہیں؟"

"نہیں۔ رہائی کے بعد سے اب تک یہیں ہوں۔"

"ڈنر کہاں کیا؟"

"بھوک نہیں تھی چنانچہ چاکلیٹ کا ایک کپ پی کر پیٹ بھر لیا۔"

"اس بات کا کوئی ثبوت؟"

وہ کچھ برہم ہو کر بولی۔ "بستر پر بسر ہونے والے وقت کے متعلق ایک تنہا عورت کیا ثبوت پیش کر سکتی ہے!"

"میرا مطلب ہے کسی کو معلوم ہو کہ تم شام کے وقت باہر نہیں گئیں؟" میں نے پوچھا۔

"اگر میں باہر گئی ہوتی تو لابی میں ڈیسک کلرک ضرور دیکھ لیتا۔"

میں بستر کے کنارے ٹک کر بیٹھا ہوا تھا ڈورتھی فینر آ کر اس کے قریب بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا۔ "عدالت سے آنے کے بعد ایلنڈر نے تمہیں فون کرنے یا تم سے ملنے کی کوشش تو نہیں کی؟"

ڈورتھی نے ایک ٹانگ دوسری پر رکھ لی۔ یوں ڈوس کوٹ اس کی دائیں ٹانگ

سے ہٹ گیا کوٹ کو ٹھیک کرتے کرتے وہ رک گئی اور اپنی برہنہ ٹانگ کو ستائشی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ "مسٹر میسن۔ دفتری لڑکی ہونے کے باوجود میری جلد کی دھوپ سے سنولائی ہوئی رنگت خوبصورت لگتی ہے۔ ہے نا؟" اس نے ٹانگ پھیلا دی اور اسکرٹ کو کچھ اور اوپر کر کے نرم و گداز ران کا منظر نمایاں کر دیا۔

سرسری نگاہوں سے یہ منظر دیکھتے ہوئے میسن بولا۔ "ہاں خوبصورت ہے۔"

"شکریہ" وہ خوش ہو کر بولی۔

"میں پوچھ رہا تھا کہ جارج ایلڈر نے تم سے ملنے یا فون کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟"

ڈورتھی کوئی جواب دیئے بغیر اپنی ٹانگ پر ہولے ہولے انگلی پھیرنے لگی۔ ساتھ ہی ساتھ وہ مدعو کن نگاہوں سے میسن پر بھی نظر ڈال لیتی۔ میسن نے جھلا کر کہا۔ "خدا کے لئے ہوش میں آؤ اور میری بات کا جواب دو۔ یوں لگتا ہے جیسے تم وقت حاصل کرنے کے لئے میری توجہ ہٹا رہی ہو۔"

"دو تین سیکنڈ تک تامل کرنے کے بعد وہ بولی۔ "عدالت میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی سے بات چیت کرنے کے بعد اور واپس گھر جانے سے پہلے وہ یہاں آیا تھا۔"

"اوہ۔ کس وقت؟"

"شاید چھ بجے تھے یا ساڑھے چھ"

"وہ کیوں آیا تھا یہاں؟"

"زیتون کی شاخ لے کر یعنی منافع بخش تجویز لے کر۔ وہ کسی طرح کا سمجھوتہ کرنا چاہتا تھا"

"تو تم نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی؟"

اس کی آنکھیں معصومیت سے کشادہ ہو گئیں "اطلاع! صبح ہونے پر میں سب سے

پہلے تمہیں اطلاع دیتی۔"

"لیکن فوراً ہی کیوں اطلاع نہ دی؟"

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ کوئی اہم معاملہ ہو تو ڈریک ڈیٹیکٹو ایجنسی کی معرفت اطلاع دوں، چنانچہ میں نے سوچا کہ صبح بتا دوں گی۔"

"وہ کتنی رقم دینا چاہتا تھا؟"

"کوئی رقم نہیں بتائی اس نے۔" اب وہ اپنی ٹانگ پر مشتعل کن انداز سے ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"تفصیلات بتاؤ۔"

"جلدی میں اقدام کرنے پر اس نے ندامت ظاہر کی اور پھر بتایا کہ بہت پارٹی کی تلاشی لینے کے بعد وہ خط لے گیا ہے۔ کہہ رہا تھا کہ وہ ثابت کر سکتا ہے کہ خط جعلی ہے اور مجھے جو زحمت ہوئی ہے اس کے لئے وہ معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے میں اس کے گھر جاؤں تاکہ وہ خط کو جعلی ثابت کر سکے۔"

"اس نے تمہیں کب بلایا تھا؟"

"آج رات.... اوہ، اب تو دوسرا دن شروع ہو گیا ہے۔ میرا مطلب ہے گزشتہ رات۔"

"اس نے اور کیا کہا تھا؟"

"یہی کہ وہ میرا منتظر رہے گا اور برج کا گیٹ کھلا رکھے گا۔ اس نے کہا تھا کہ کتے کو بھی الماری میں بند کر رکھے گا۔"

"تو پھر تم وہاں گئیں؟"

"نہیں۔ تم نے منع جو کیا تھا۔"

"مگر کیا جارج کو کہہ دیا تھا کہ تم نہیں آؤ گی؟"

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

"نہیں۔ تمہاری ہدایت میں اس تک کیسے پہنچا دیتی۔"

"جارج کے ساتھ اس گفتگو کا کسی سے ذکر کیا ہے؟"

"نہیں کسی سے نہیں۔"

"تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں نہیں گئیں؟"

"ہرگز نہیں۔ تمہارے بغیر میں اس سے ملنے کیسے جا سکتی تھی۔"

"اور اس کا مطالبہ کیا تھا؟"

"وہ مجھ سے وعدہ لینا چاہتا تھا کہ اس خط کا کسی سے ذکر نہیں کروں گی۔ کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے قائل کر دے گا کہ یہ خط ایک فراڈ ہے۔"

میں بستر سے اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ "تو تم نے اس ملاقات کا کسی سے ذکر نہیں کیا؟"

"نہیں۔"

"اور ذکر کرنا بھی مت"

"وہ کیوں؟"

"یہ تمہاری حماقت ہو گی۔ پولیس تمہیں اس قتل کے لئے مجرم گرداننے کی کوشش کرے گی۔ پولیس کو پتہ ہے کہ جارج ایلڈر کسی کا منتظر تھا اور پولیس کے خیال میں اسی ملاقاتی نے جارج کو قتل کیا ہے۔ اب اگر پولیس کو معلوم ہو گیا کہ وہ تمہارا منتظر تھا تو پولیس ...."

"لیکن میں، وہاں کیسے جا سکتی تھی۔ حالانکہ اس نے گیٹ کھلا رکھنے اور کتے کو بند رکھنے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن تمہیں ساتھ لئے بغیر میں ...."

میں بڑبڑایا۔ "مہمانوں سے ملاقات کے وقت وہ کتے کو الماری میں بند رکھا کرتا ہے۔ کیا کتا تمہیں جانتا ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"نہیں۔ میں نے درحقیقت اسے پہلی مرتبہ ہفتے کی رات ہی دیکھا تھا۔ اس سے پہلے جب بھی میں بطور مہمان جاتی رہی۔ کتا بند ہوا کرتا تھا۔ کتے کی الماری کو چھوٹا سا تازی خانہ سمجھ لو۔ اور پہر پلس اس میں مزے سے پڑا رہا کرتا تھا۔"

"تو اسے گزشتہ شب تمہارا انتظار تھا؟"

"ہاں۔ وہ چاہتا تھا کہ میں آؤں مگر میں نے کہہ دیا تھا کہ میں نہیں آؤں گی۔"

"کیا اس نے تمہارے جواب کو حتمی سمجھ لیا تھا؟"

"اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے ہمنوا تیز کر سکتا ہے اور اسی لیے وہ سٹڈی میں انتظار کرنے کا کہہ کر چلا گیا تھا۔"

"یہ باتیں کسی اور کو نہ بتانا۔ اگر پولیس آ کر پوچھ گچھ کرے تو محض یہ کہنا کہ جارج سے قتل کی اطلاع میں نے تمہیں دی ہے اور خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ نامہ نگاروں، پولیس یا کسی اور کو کوئی بیان نہ دوں کیونکہ تمہارا مقدمہ ابھی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے۔ بیان نہ دینے کے لیے یہی عذر پیش کر دینا۔"

ڈوروتھی نے آمادگی کے انداز سے سر ہلایا۔

"ایسا ہی کرو گی نا؟"

"ہاں۔ کیوں نہیں۔"

"میں لیلا! میں نہیں چاہتا کہ کسی معاملے کے بارے میں تم دروغ بیانی کا ارتکاب کرو اور یہ بات کسی کو ہرگز نہ بتانا کہ گزشتہ شب جارج ایلڈر یہاں آیا تھا۔ میں کسی طور یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا کہ ایلڈر نے گزشتہ رات تمہیں وہاں بلایا تھا۔"

"مگر جلد یا بدیر یہ بات تو ظاہر کرنی ہی پڑے گی؟"

"ضرورت پڑی تو مناسب وقت پر ظاہر کر دی جائے گی۔" میں بولا۔ "کارمن مانٹری کو جانتی ہو؟"

"ہاں جانتی ہوں۔"

"کیا تم نے اس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا ہے۔"

"نہیں تو۔ میں نے تو کئی ہفتے سے اس کی خیر خبر نہیں سنی۔ میرا خیال ہے وہ کورین لانسنگ کو ڈھونڈنے جنوبی امریکہ گئی ہوئی تھی۔ اسے کورین سے بڑی محبت تھی۔ اور مسٹر واڈینی جب کورین کو تیاگ آئی تو اسے یہ بات بہت بری لگی تھی۔ مگر وہ خط پڑھنے کے بعد میں مسٹر واکر الزام نہیں دیتی میرا خیال ہے کہ کورین کی یہاں سن گن پا کر وہ ایک مرتبہ یہاں آئی بھی تھی۔ مگر یہ سن گن جھوٹی پا کر دوبارہ جنوبی امریکہ چلی گئی۔ اب معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔"

"پولیس کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنانا اور یہی کہنا کہ ایلڈر کے قتل کے متعلق میں نے تمہیں بتایا ہے اور پولیس یا پریس کو اس کے سوا اور کوئی بیان نہ دینا کہ تم ساڑھے پانچ بجے شام کے بعد اپارٹمنٹ سے کہیں گئی ہی نہیں۔"

"لیکن اگر انہوں نے پوچھا تمہیں قتل کے متعلق کہاں سے معلوم ہوا تو کیا بتاؤں؟"

"کہہ دینا کہ یہ بات وہ مجھ سے پوچھیں۔ سب باتیں سمجھ گئی ہو نا؟"

"او کے" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

میں ہیٹ اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا اچانک ڈورتھی نے آگے بڑھ کر دروازے کی مٹھی پر ہاتھ رکھ دیا اور مہربان انداز سے بولی۔ "تم کتنے اچھے ہو۔"

"شکریہ۔"

ڈورتھی نے دفعتاً منہ بلند کر دیا۔ "گڈ نائٹ۔"

اب میں کیسے لئے یہ دعوت رد کرنا ناممکن ہو گیا اور اس نے سر جھکا کر اس کے لبوں پر

لب چاہیئے۔ ڈوروتھی کی انگلیاں میری کمر پر خرام کرنے لگیں۔ پھر اچانک الگ ہوتے ہوئے اس نے سرگوشی کی۔ "تم بڑے اچھے ہو۔"

"شکریہ" میں نے کہا اور کاریڈور میں نکل گیا۔

۱۰

منگل کی صبح ساڑھے نو بجے میں دفتر میں داخل ہوا ہی تھا کہ ڈیلا اسٹریٹ نے بتایا۔ "ڈریک منتظر ہے۔"

"خیریت کیا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"ڈریک نے رپورٹ بھجوائی ہے۔ بیشتر باتیں وہی ہیں جو اس نے کل رات بتائی تھیں۔"

"اختصار سے سنادو اور پھر ڈریک سے ایلڈریٹ مل لوں گا۔"

"یوں ظاہر ہوتا ہے کہ قتل کے وقت کتا باہر آنے کے لئے جدوجہد کرتا رہا ہے مگر جب پولیس وہاں پہنچی تو وہ خاموشی سے الماری میں بیٹھا ہوا تھا۔"

"پولیس کا خیال تھا کہ شاید قاتل جنہیں سے پہلے کہیں چھپا ہوا ہو چنانچہ پولیس نے کتے کو استعمال کرنا چاہا اور خادمہ سے پوچھا کہ کیا وہ کتے کو قابو میں رکھ سکتی ہے مگر خادمہ نے سوال کا جواب ٹال دیا اور کہا کہ وہ کتے کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہتی۔ اس نے بتایا کہ بے شک

کتا اسے جانتا ہے لیکن جارج ایلڈر کے سوا اسے کوئی بھی ڈانٹ نہیں ڈالتا تھا اور نہ ہی اس کے قریب جاتا تھا۔ جارج ایلڈر کی موجودگی میں کتا خادمہ کو برداشت کر لیتا تھا لیکن کہیں جاتے وقت وہ ہمیشہ کتے کو بند کر جایا کرتا تھا۔"

"تو گویا کتا پولیس کی تفتیش کے وقت بھی الماری میں خاموش بیٹھا رہا؟" عمران نے پوچھا۔

"ڈریک کی رپورٹ سے یہی ظاہر ہے۔"

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ قتل کے وقت کتا باہر آنے کے لئے جدوجہد کرتا رہا ہے؟"

"پولیس نے آخر کار الماری کا پٹ تھوڑا سا کھولا اور رسی کے ایک سرے پر پھندا بنا کر اسے کتے کے گلے میں ڈال دیا۔ پولیس کا خیال تھا شاید خادمہ اسے جذبے پر قاتل کی تلاش پر آمادہ کر سکے۔ چنانچہ کتے کو باہر نکالا گیا۔ کتا گولی کی سی سرعت سے باہر آیا۔ اور ایک پولیس مین کو ادھ موا کرنے کے بعد رسی چھڑا کر بھاگ نکلا۔ لیکن پل کا گیٹ بند ہونے کی وجہ سے فرار میں کامیاب نہ ہو سکا۔"

"کتے پر قابو پانے کے بعد پولیس نے الماری کا جائزہ لیا۔" ڈیلا کہتی رہی۔ "تو معلوم ہوا کہ الماری کے دروازے میں اندر کی سمت کتے کے پنجوں کی بے شمار خراشیں پڑی ہوئی تھیں اور دو تین جگہ خون بھی لگا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوا کہ باہر آنے کے لئے جدوجہد کرتے وقت کتے نے اپنا پنجہ زخمی کر لیا تھا۔ مالک کا قتل ہوتے محسوس کر کے غالباً وہ پاگل ہو گیا تھا۔"

"اس سے قبل کتے نے کبھی پنجے نہیں مارے؟"

"کبھی نہیں۔ خادمہ نے بتایا کہ یہ الماری مخصوص طور پر کتے کے لئے بنوائی گئی تھی۔"

اندر چٹائی بچھی ہوئی تھی اور ہوا کے لئے بلندی پر ایک کھڑکی بھی بنائی گئی تھی جس پر سلاخیں نصب تھیں۔ یہ ہے اس رپورٹ کا خلاصہ۔ اب ڈوٹلے ایلڈر سے ملو۔" وہ ڈوٹسے ایلڈر کو بلانے کے لئے جاتے جاتے رک گئی۔ "بات اپنی موکلہ سے ملتے ہیں۔"

"ہاں۔ وہ میری بڑی شکر گذار تھی اور دھوپ سے اپنی ٹانگ کی سنولائی ہوئی رنگت کو بطور خاص ظاہر کر رہی تھی۔"

"تو پھر کیا ہوا؟" ڈیلا بولی۔ "ہر لڑکی اپنی کسی خوبی پر نازاں ہوتی ہے۔"

میسن نے سر ہلاتے ہوئے مزید اضافہ کیا۔ "اور جب میں اس سے رخصت ہونے لگا تو وہ دروازہ تک کھڑی ہو گئی اور میری توقعات سے کہیں زیادہ محبت بھرے انداز میں مجھے رخصت کیا۔"

"اوہ" ڈیلا ہنس دی۔ "بے چاری شاید اسی طرح تمہاری فیس میں کچھ رعایت کرانا چاہتی ہے۔"

"ہاں شاید" میسن بھی ہنستے ہوئے بولا۔ "ڈریک نے کارٹن ماسٹری کے متعلق کچھ معلوم کیا ہے؟"

"ابھی نہیں۔ البتہ اس نے یہ پتہ لگا لیا ہے کہ باکس نمبر ۱۲۳ جارج ایلڈر کا تھا۔"

اس اطلاع پر میسن نے سوچ بچار کے بعد کہا۔ "بے شک وہ اشتہار جارج ایلڈر نے ہی دیا ہوگا۔ بوتل والے خط کے مضمون سے آگاہ ہونے کے بعد اس نے اپنے لئے لائحہ عمل سوچ لیا ہوگا۔ اور کارٹن کو ڈھونڈنے کے لئے اس کی وساطت مسز واڈبنی کے بیان کو جھٹلانے کی سوچی ہوگی۔ اچھا ڈیلا۔ اب ڈوٹلے ایلڈر کو اندر لے آؤ۔"

ڈورتھے ایلڈر نے اندر آتے ہی چھوٹتے ہی کہا۔ "میسن! صرف بات تاکہ صورت اختیار کرتے

ڈولٹے ایلڈر رکھائی سے مسکرایا۔ "میرا بھی یہی خیال تھا۔ مسٹر مین گلمر کورین کی گمشدگی سے لوپیزکے سوا فیملی میں سے اور کون ہو سکتا ہے۔"

"وہاں سے عدم موجودگی کا عذر تو ہوگا۔ تمہارے پاس ؟"

"بڑی تنگدلی سے سوال کیا گیا ہے مسٹر مین بہر حال میں کنوارا ہوں اور عمر کے آخری حصے میں پہنچ چکا ہوں۔ میری واحد تفریح مطالعہ ہے۔ تم سیٹھ سال کا ہو گیا ہوں اور کارپوریٹ ٹرسٹ سے گزارے کے لئے معقول رقم مل جاتی ہے۔ دوسرے دونوں وارث جوان تھے اور اس بات کا قوی امکان تھا کہ میں ان سے پہلے چلا جاؤں اور اپنا حصہ بھی ان کے لئے چھوڑ جاؤں۔ مگر اب میں تنہا وارث رہ گیا ہوں اور یہ بات مجھے پسند نہیں۔ ذمہ داریاں شاید میری عمر کو اور کم کر دیں اور کوئی اور ایسا فرد نہیں جس کے لئے یہ سب کچھ چھوڑ جاؤں گا۔"

"جہاں تک واردات سے میری عدم موجودگی کی شہادت وہ شخص دے سکتا ہے جس نے کل میری کار کا سپیڈو میٹر درست کیا تھا۔ سپیڈومیٹر سے ظاہر ہو جائے گا کہ اپنے بھتیجے کی رہائش گاہ تک سفر کا سوال خارج از بحث ہے اور مسٹر مین۔ مجھے احساس ہے کہ حکام میری نقل و حرکت کی بڑی باریک بینی سے پڑتال کر رہے ہیں۔ ان سرگرمیوں سے بھی میں بے خبر نہیں جو میری پیٹھ پیچھے کی جا رہی ہیں۔"

مین نے سر ہلایا۔

"میں صرف یہ بتلانے آیا ہوں کہ ایلڈر الیدوشی ایٹس انکارپوریٹیڈ میں تمہارا ایک دستہ اور اتحادی موجود ہے۔ اور اب تمہیں مطلع کر رہا ہوں کہ بھتیجے کے کاغذات سے ایسی اطلاع ملی ہے جیسے وہ کارمن مانٹری سے رابطہ قائم کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میرا مطلب ہے خط کا مضمون جاننے کے بعد۔ اس کے کاغذات سے وہ اشتہار بھی ملا ہے۔ جو اس نے کارمن مانٹری کے نام اخبارات میں دیا تھا۔ ایک پیڈ پر ایک نوٹ بھی ملا ہے جس پر سی ماہیم ادر میکسیکو کے ایک ریسٹورنٹ کا پتہ دیا ہوا ہے تمہارے لئے وہ پتے لے آیا ہوں"

میں نے پھر سر کو جنبش دی۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری موکلہ کو اس خط کی تحقیقات مطلوب ہے اور میری نسبت تم کسی بھی اطلاع کو زیادہ کار آمد طریقے سے استعمال کر سکتے ہو۔ تاہم مجھے مطلع کرتے رہنا میرے بھتیجے کی موت کا معمہ حل ہو جائے تو ہم بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔ اگر یہ خودکشی تھی یا اتفاقیہ گولی چل گئی تھی تو بھی اس کا فیصلہ ضروری ہے اور اگر اسے قتل کیا گیا ہے تو قاتل کو کیفر کردار تک پہنچنا چاہیے۔ اس سلسلے میں میں ہر ممکن تعاون کے لئے آمادہ ہوں"۔

"شکریہ۔ ہو سکتا ہے تمہارے تعاون کی ضرورت پڑ جائے۔" میں نے کہا۔

"میں حاضر ہوں اور اگر کوئی فیس وغیرہ ...."

"یہ واضح کر دوں کہ اس وقت میری موکلہ ڈورتھی فیئر ہے اور مقدمہ ختم ہونے تک میں کسی اور کی وکالت نہیں کر سکتا۔

"یہ بڑی اچھی بات ہے۔" ڈوولے ایلڈر بولا۔ "یہ بھی واضح کر دوں کہ چند وجوہات کی وجہ سے حکام نے ایسی شہادت فراہم کر لی ہے جس کی بنا پر وہ ڈورتھی پر قتل کا الزام عائد کر سکتے ہیں۔"

"خیر دیکھی جائے گی۔" میں بولا۔ "فی الحال تو میں ڈورتھی فیئر کا وکیل ہوں اور دوسری طرف اس سنڈیکیٹ کی وکالت کر رہا ہوں جس کی جائداد تم سے ملحق ہے اور ...."

"سنڈیکیٹ کے سلسلے میں اپنے موکلوں کو یقین دلا دو۔ کہ ایلڈر ایسوسی ایٹس کی

پاگ ڈور سنبھالتے ہی میں ہر ممکن تعاون سے کام لوں گا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ معقول شرائط پر لینز میں شرکت کر لو گے؟"

"بالکل۔ بالکل۔ یقین رکھو کہ اب ہماری پالیسی یکسر بدل جائے گی۔"

"بڑی خوشی کی خبر ہے۔" میسن نے کہا۔ "وقت ملے تو آٹمل لینز کے متعلق ایک نوٹ بھجوا دینا تاکہ میں سنڈیکیٹ والوں کو دکھا کر انہیں مطمئن کر سکوں۔"

ڈورلے ایلڈر مسکرا دیا۔ "بڑے ہوشیار ہو مسٹر میسن بہر حال چند گھنٹوں میں یہ نوٹ بھجوا دوں گا۔ اب یہ پتہ لو۔ میرا خیال ہے کہ اس پتے پر کارمن مانٹری تک پہنچا جا سکتا ہے یا پھر اس کے متعلق مفید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اچھا اب اجازت دو۔ آج مجھے بے شمار مصروفیات ہیں۔"

ہاتھ ملا کر بڑے باوقار انداز سے ڈورلے ایلڈر رخصت ہو گیا۔ میسن نے ڈیلا پر نظر ڈالنے کے بعد سیدھے سیدھے پتے پر نظر ڈالی۔ "یوں لگتا ہے جیسے آج رات کا کھانا میکسیکو ریسٹورنٹ میں کھائیں گے۔ میرا مطلب ہے تم بھی میرے ساتھ جاؤ گی۔"

"اچھا۔" ڈیلا نے مسرت سے کہا۔

"اور اس دوران پال ڈریک کو یہ پتہ دے کر کارمن مانٹری کا حلیہ معلوم کر چکے ہوں گے۔" "وہ اس کے کارکن ریسٹورنٹ کی نگرانی پر متعین کرا دیں گے۔"

"اور ڈورتھی شیئر کا کیا کرو گے؟"

"اس کے لئے ہم پیمانہ حاضری ملزم کی رٹ کی درخواست دائر کر دیں گے اگر ڈورتھی دن کے دو بجے تک ہم سے رابطہ قائم نہ کر سکی تو اس صورت میں جج لینکشم سے مل کر ہیبس کارپس کی رٹ جاری کرا دوں گا۔ وہ ایک نفیس شخص ہے۔ ہیبس کارپس کی رٹ کے حوالے کے بعد

شیرف کو مجبوراً یا تو کانٹے پر ہتھ مارنا ہوگا۔ یا ڈوری کو کاٹنے کی کوشش کرنی ہوگی۔"

"میرا خیال ہے وہ ہتھ مارے گا۔"

"تو پھر ہم کیا انتظام کریں گے کہ اس مچھلی کے جبڑے کانٹے سے نجات نہ پائیں۔"

۱۱

اطلاعات دیتے ہوئے پال ڈریک بولا۔ "ہاں تو پیری۔ ہم نے اس میڈیسن والی اس عورت کا سراغ لگانے کی پوری کوشش کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایسی عورت وہاں تھی اور اس کا حلیہ کورین لانسنگ سے بہت حد تک ملتا تھا۔ وہ مختلف دماغی امراض کی شکار تھی مسز واڈیمی نے جب پاگل خانے کو خط لکھا تو اس تاریخ کو یہ عورت پاگل خانے میں موجود تھی وہ اپنے متعلق ٹھیک سے کچھ نہ بتا سکی۔ اسے ساؤتھ ونگ میں رکھا گیا تھا۔ جہاں آگ لگنے سے چھ مریض جل مرے تھے۔ وہ عورت بھی ان میں سے تھی۔"

"اور لاش کا کیا بنا؟"

"لاش جلنے کی وجہ سے ناقابل شناخت تھی۔ مگر ایک انگوٹھی کی وجہ سے اسے پہچان لیا گیا۔ گمان ہے کہ یہ عورت کورین لانسنگ نہیں تھی۔ اسے لاس اینجلز کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے ہوئے پایا گیا تھا۔ پہلے یہ سمجھا گیا کہ وہ عادی شراب نوش ہے مگر بعد میں اسے

لاس میتھو ٹیوس کے پاگل خانے میں بھیج دیا گیا کیونکہ وہ دماغی اختلال کی مریضہ تھی۔"

"یہ لاس میرٹوس کا شفاخانہ پرائیویٹ ہے؟"

"ہاں۔ پولیس اس کے رشتہ داروں کی تلاش میں تھی کہ ایک عورت اپنی گم شدہ بہن کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں پہنچی۔ اسے پاگل عورت دکھائی گئی تو اس نے کہا کہ یہ اس کی بہن نہیں۔ تاہم اسے پاگل عورت سے ہمدردی ہو گئی اور اس نے کہا کہ وہ اس کے علاج کے لیے رقم بھیجے گی اور بعد میں اس نے نقدی کی صورت رقم بھیج کر مطالبہ کیا کہ اس کا نام کسی کو نہ بتایا جائے"

"کیا اب یہ جانچنے کا کوئی طریقہ نہیں کہ وہ جلی ہوئی لاش کورین لانسنگ کی تھی یا کسی اور کی؟"

"ہاں اب کوئی طریقہ نہیں۔" ڈریک نے اعتراف کیا۔

"بد تل والے خط کا کچھ پتہ چلا؟"

"اگر یہ پولیس کو مل گیا ہے تو پولیس اس کے متعلق مہر بلب ہے۔" ڈریک بولا۔ "تمہارا موکلہ نے کوئی اطلاع دی؟"

"نہیں۔ میں نے ہیبس کارپس کی درخواست دائر کر دی ہے۔"

"شیرف کا خیال ہے کہ ڈوروتھی کے خلاف اس کے پاس کافی مواد ہے۔ پولیس نے شیرف کے حکم پر مونا ڈناک ہوٹل اپارٹمنٹس کے نائٹ کلرک کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اسے اہم شاہد کے طور پر الگ تھلگ رکھے ہوئے ہے۔ آخر وہ ڈوروتھی کے خلاف کیا شہادت دے سکتا ہے؟"

"وہ کیا شہادت دے گا بھلا۔" میسن بولا۔ "ارتکاب جرم کے وقت ڈوروتھی اپنے اپارٹمنٹ میں تھی۔ شاید شیرف یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جارج ایلڈر ڈوروتھی سے ملنے آیا تھا

مگر اس کے سوا وہ کچھ اور ثابت نہ کر سکے گا۔ ڈورکھی فیبر نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ سارا وقت اپنے اپارٹمنٹ میں رہی ہے۔" قدرے رکنے کے بعد وہ پھر بولا۔" مجھے معلوم ہوا ہے کہ جارج ایلڈر نے نائٹ کلرک کو پانچ ڈالر دیئے تھے تاکہ وہ اس کے متعلق اعلان کئے بغیر اسے ڈورکھی کے اپارٹمنٹ میں جانے دے مگر یہ ثابت کرنے سے آخر فائدہ ہی کیا ہوگا۔" "پیٹ کینڈز کا پتہ کیا؟"

"ہاں۔ وہ اپنی طرز کا ملاح ہے اور ایک کشتی پر رہتا ہے جو اس کی اپنی ہے۔ کیا اس کا بیان درکار ہے؟"

"نہیں پال۔ میں ابھی اس میں اپنی دلچسپی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ خط کے متعلق میں بھی چشم پوشی سے کام لینا چاہتا ہوں۔" میسن نے بتایا۔" کارمن انتری کے متعلق مزید کیا معلوم ہوا ہے؟"

"وہ ریسٹورنٹ کے پتہ پر مل جائے گی۔ وہاں وہ ہوسٹس اور نجومی کے فرائض انجام دیتی ہے۔ آج رات وہ وہیں ہوگی مگر یہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ اس وقت وہ کہاں ہے میرے کارکن ریسٹورنٹ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ کوئی خاص بات جاننا چاہتے ہو؟"

میسن نے سر ہلایا۔" نہیں۔ میں اور ڈیلا آج رات وہیں کھانا کھائیں گے اور اپنی قسمت کا حال بھی معلوم کریں گے۔"

"خدا کرے تمہاری قسمت اچھی ہو۔" ڈریک نے ہنس کر کہا۔" اس سے یہ بھی پوچھ لینا کہ تمہاری موکلہ کے خلاف حکام نے کیا مواد اکٹھا کیا ہے۔"

"ضرور پوچھوں گا۔" میسن بھی ہنس دیا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

۱۲

ایک موٹا تازہ میکسیکن چہرے پر بے نیازی مبہم مسکراہٹ لیے گنا رجیا رہا تھا اس کے سر پر سامبریرو ہیٹ تھا اور وہ داخلے کے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ اس سے آگے چند سیڑھیوں کے بعد ریسٹورنٹ کا مرکزی حصہ تھا۔

ڈیلا کی باہوں میں باہیں ڈالے میسن بیرونی دروازے کے پاس لمحہ بھر کو رکا اور پھر سیڑھیاں اتر کر دھندلی روشنی والے مرکزی حصے میں پہنچا۔ سرخ و سفید دھاریدار کپڑے والی میزیں پندرہ مربع فٹ ڈانس فلور کے اردگرد بچھی ہوئی تھیں ایک طرف چار یا پانچ جوڑے رقص کر رہے تھے اور آدھی سے زیادہ میزیں بھری ہوئی تھیں۔ میکسیکن لباس میں ویٹر میں کھانا اور شراب گاہکوں کو سرو کر رہی تھیں۔ چہرے پر سدا بہار مسکراہٹ لیے ایک نجومی عورت ایک میز سے دوسری میز کی طرف حرکت کرتی نظر آ رہی تھی۔ پال ڈریک کا کارکن میسن کے پاس آ کر سرگوشی میں بولا۔ "یہی وہ نجومی عورت ہے۔ وہ پندرہ منٹ پہلے آئی ہے۔ اور وہ عظیم الجثہ عورت اس کی آنٹی ہے اور اس ریسٹورنٹ کی مالک ہے۔"

موٹی تازی عورت لبوں پر خوش آمدیدی مسکراہٹ لیے ان کے پاس آئی اور ڈریک کے کارکن نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "یہ میرے دوست ہیں۔ ہم اس بدھ میں

بیٹھیں گے۔

"بہت خوب" وہ عورت بگڑی ہوئی انگریزی بولتے ہوئے کہنے لگی۔ "مجھے خوشی ہے کہ تم لوگ یہاں آئے۔"

یہ تینوں اس بوتھ میں جا بیٹھے جس کی طرف ڈریک کے کارکن نے اشارہ کیا تھا۔ کارکن انہیں میکسیکن کھانوں کے متعلق بتانے لگا۔ یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے فلور پر رقصاں جوڑوں کو دیکھتے رہے۔ ڈریک کا کارکن اس مقام سے خاصا واقف تھا۔ اور وہ مخلف لوگوں پہ تبصرہ کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک ویٹرس مینو لے آئی۔ میسن نے بیر کے بعد ہسپانوی چاول لانے کا آرڈر دیا۔

ڈیلا بولی۔ "چیف وہ اس طرف آرہی ہے۔"

اتنے میں کارمن مسکراتی ہوئی آگئی اور کھیلوں کو ختم کرتے ہوئے بولی "اپنی قسمت کا حال جاننا چاہتے ہو؟" اس کی نگاہیں ڈیلا پر مرکوز تھیں

"اوہ" ڈیلا اشتیاق سے چلائی "یہ تو بڑی ہی اچھی بات ہو گی" اور وہ اجازت طلب نگاہوں سے میسن کی طرف دیکھنے لگی۔

میسن نے اپنا پارٹ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "ضرور ضرور کیا حرج ہے؟"

ڈیلا رکتے رکتے بولی۔ "میرا مطلب ہے یہ بری بات تو نہیں؟"

"نہیں۔ بری کیا ہے۔" میسن نے کارمن مانٹری کو ایک ایک ڈالر کے تین نوٹ دیئے۔ "ذرا اچھی طرح اس کا ہاتھ پڑھنا۔"

کارمن مانٹری نے نوٹ بلاؤز کے سامنے والے حصے میں رکھے اور ڈیلا کے سامنے والی خالی سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔ "لاؤ اپنا ہاتھ دکھاؤ۔"

چند لمحوں تک اس کی لکیریں غور سے دیکھنے کے بعد بولی۔ "تم ملازم ہو اور اہم پوزیشن پر ہو... ہیں نا؟"

"اہم سے کیا مطلب ہے؟" ڈیلا نے نرمی سے پوچھا۔

"تم اپنے کام سے محبت کرتی ہو۔" وہ بولی۔ "لیکن شاید اس لئے کہ تم اس شخص سے محبت کرتی ہو جو اس کام سے تعلق رکھتا ہے۔"

ڈیلا سٹپٹا کر بولی۔ "خیر یہ تو....."

کارمن مانٹری نے میسن پر نظر ڈالی اور جلدی سے بولی۔ "دیانتداری سے کام کرنے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جس شخص کے لئے تم کام کرتی ہو وہ بڑا آدمی ہے اور شریف النفس انسان ہے۔"

میسن نے ایک ڈالر کا نوٹ نکال کر کارمن مانٹری کو دیتے ہوئے کہا۔ "بڑی اچھی جا رہی ہو۔"

اس نوٹ کو دوسرے نوٹوں کے ساتھ رکھتے ہوئے کارمن مانٹری کے گالوں میں ہنسی سے گڑھے سے پڑ گئے۔ وہ بولی۔ "تم اپنے کام کو اپنا ایک حصہ تصور کرتی ہو اور یہ بات تمہارے لئے بے حد سود مند رہے گی۔"

ڈیلا سٹریٹ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"بڑا ہی اچھا پھل ملے گا تمہیں۔" کارمن مانٹری کہہ رہی تھی۔ "کبھی تمہیں آرام کی خواہش بھی ہوتی ہے لیکن تم کام کرتی رہتی ہو۔ ایک عرصے سے تم اس دنیا میں تنہا ہو۔ تم چھوٹی سی تھیں جب تمہاری ماں نے انتقال کیا اور تمہارا باپ۔۔۔ غالباً تمہاری ماں کی وفات سے پہلے تمہارا باپ علیحدہ ہو گیا تھا۔ اور تمہاری ماں کا دل ٹوٹ گیا اس حادثہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نے تم پر بڑا اثر کیا ہے اور تم محسوس کرنے لگی ہو کہ دل سے تمہاری ایک عورت اپنا سب کچھ سونپ دیتی ہے۔"

ڈیلا سٹریٹ نے جھٹکے سے سر کو ایک طرف کیا اور بوکھلائے ہوئے انداز میں ہنس کر بولی "بس اتنا ہی کافی ہے۔"

کارمن انٹری نے اسے معنی خیز نگاہوں سے دیکھا "تمہارا مستقبل بھی شاید تمہارے ہاتھ میں ہے۔ وہ کشتیاں جو طوفان کے خوف سے بندرگاہ سے باہر نہیں نکلتیں کبھی بھی قیمتی مال تجارت نہیں لا سکتیں۔"

میسن بولا "میرا خیال ہے تم بڑی اچھی نجومی ہو مس......"

"کارمن" وہ بولی "مجھے کارمن کہتے ہیں۔ میں نفسیات دان بھی ہوں اور اکثر اوقات ہاتھ کی لکیریں بھی بہت کچھ بتا دیتی ہیں۔"

"کیا تمہیں ان لکیروں پر یقین بھی ہے؟"

"یہ کیسے کہہ سکتی ہوں کہ مجھے کس بات پر یقین ہے" وہ ہنس کر بولی "میں جب بھی کسی کا ہاتھ دیکھتی ہوں اس ہاتھ سے کوئی چیز میرے ذہن اور دماغ سے گزر کر آئیڈیا بن جاتی ہے۔"

"کیا تم یہیں پیدا ہوئی تھیں؟" میسن نے پوچھا۔

"نہیں میں میکسیکو میں پیدا ہوئی تھی۔"

"تم کافی عقلمند ہو۔ سفر بھی کیا ہوگا؟"

"میکسیکن لوگوں کی طرح فقرے کو سوالیہ انداز سے ختم کرنے کا انداز تم نے بھی سیکھ لیا ہے" وہ ہنستے ہوئے بولی "ہاں میں نے جنوبی امریکہ کا سفر کیا تھا۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کے خلاف شیرف کو کافی مضبوط شہادتیں مل گئی ہیں۔"

۱۳

مدعا علیہ کے وکیل کو چیلنج کا حق ہے۔" جج گیبرسے نے کہا۔
پیری میسن اٹھا اور تعظیماً خم ہوتے ہوئے بولا۔ "حضور والا۔ ہم اس جیوری کے
کلی طور پر مطمئن ہیں۔"
جج گیبرسے نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کلاڈ گلوسٹر کی طرف دیکھا اور وہ بولا۔ "میں بھی
مطمئن ہوں۔"
اس کے بعد سات مردوں اور پانچ عورتوں پر مشتمل جیوری کے ارکان اٹھے اور
ہاتھ اٹھا کر حلف اٹھایا کہ وہ اس مقدمے میں غیر جانبداری اور دیانت داری سے
کام لیں گے۔
سرکاری وکیل کی حیثیت سے کلاڈ گلوسٹر نے مختصر سے افتتاحی بیان میں ڈورکھی
فیئر پر چارج ایلڈرسے قتل کا الزام عائد کیا اور بتایا کہ گولی سے موت واقع ہوئی
تھی۔ مقتول کو اس کا انتظار تھا اور اسی لئے مقتول نے کتے کو بند کر دیا تھا۔ قاتلہ نے اسے
۸ ۳۸ بور ریوالور کی ایک گولی سے قتل کیا اور پچھلے دروازے سے بھاگ کر کسی کشتی

پاڈونگی میں بیٹھ کر اپنے پاٹ پر پہنچی وہاں اس نے لباس تبدیل کیا اور اپنے اپارٹمنٹ میں جا پہنچی۔

اس افتتاحی بیان کے بعد اس نے اپنے پہلے گواہ کے طور پر سرکاری ڈاکٹر کو بلوایا جس نے ثقیل طبی اصطلاحیں استعمال کرتے ہوئے ہلاکت اور ہلاکت کے سبب پر روشنی ڈالی۔ گلاڈ گلوسٹر ذہین سرکاری وکیل منصور ہوتا تھا اور اس نے ڈاکٹر سے صرف وہی سوالات پوچھے جو اس کے کیس کو تقویت دے سکتے تھے۔ پھر اس نے میسن کو جرح کرنے کی دعوت دی اور میسن نے ڈاکٹر سے پہلا سوال کیا "کیا لاش کا معائنہ کر کے موت کے سبب کا تعین کیا تھا؟"

"ہاں جناب"

"تم نے ۳۸ کیلیبر کی گولی کو موت کا سبب قرار دیا ہے؟"

"ہاں جناب"

"تو گویا گولی مل گئی تھی؟"

"نہیں جناب گولی نہیں ملی۔"

"تو پھر کیلیبر کے متعلق تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"جزوی طور پر زخم کے سائز سے اور جزوی طور پر اس حقیقت سے کہ جس گن سے گولی چلائی گئی تھی وہ لاش کے نیچے دبی پائی گئی۔"

"اگر تمہیں وہ مہلک گولی نہیں ملی تو تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ لاش کے نیچے سے ملنے والی گن سے مہلک گولی چلائی گئی تھی؟"

"کیونکہ گن سے گولی حال ہی میں چلائی گئی تھی اور اس سے کوئی کہ کوئی اور ایسی جگہ نہ تھی جہاں گولی جا سکتی اور اس لئے بھی کہ گن ۳۸ کیلیبر کی تھی۔"

"ہوں میں سمجھا۔ تم جانتے ہو کہ مہلک گولی ۳۸ کیلیبر کی تھی کیونکہ گن لاش کے نیچے سے ملی اور تم جانتے ہو کہ یہی ہتھیار استعمال کیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ ۳۸ کیلیبر کا تھا۔ یہی بات ہے؟"

"جب تم یوں بیان کرتے ہو تو یہ بڑی نامعقول بات لگتی ہے۔"

"تو پھر اپنا تجزیہ کسی ایسے طریقے سے ظاہر کرو جس سے وہ نامعقول نہ لگے۔"

"زخم کی جسامت سے یہی ظاہر تھا۔"

"کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ایک گولی کے داخلے کا زخم ہمیشہ کیلیبر سے چھوٹا ہوتا ہے؟"

"داخلے کا زخم جسامت میں کیلیبر سے کیسے چھوٹا ہو سکتا ہے؟" ڈاکٹر نے الجھ کر پوچھا۔

"جلد کی لچک کی وجہ سے۔"

"بہر حال مجھے یقین ہے کہ یہ ۳۸ کیلیبر کا زخم تھا۔"

"لیکن گن کے مہلک ہونے کے متعلق تمہارا بیان محض قیاس پر مبنی ہے۔"

"کوئی ایکسپرٹ ہی قطعی رائے ظاہر کر سکتا ہے۔"

"بس مجھے اور کوئی سوال نہیں کرنا۔"

اس کے بعد ایک سرویئر نے حلف اٹھایا اور نقشوں کی مدد سے جائے واردات ظاہر کی۔ اس کے بعد اس پولیس افسر کو بلوایا گیا جو موقع واردات پر پہنچا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے لاش کو سٹڈی کے فرش پر پڑا پایا۔ اس نے کہا کہ وہ کورونر کے پہنچنے تک وہاں رہا تھا۔

بیان ختم ہونے پر میسن نے جرح شروع کی۔

"کیا ملحقہ کمرے کا [illegible] بند تھا؟"

"نہیں یہ الحق کمرہ نہیں تھا بلکہ ایک قسم کی بند الماری تھی جس میں کتے کی رسائی سے باہر بلندی پہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے کھڑکی بنی ہوئی تھی۔"

"کتے کو نکالا کس نے تھا؟"

"کمک آجانے پر ہم سب نے"

"تو کیسے نکالا؟"

"ہم نے الماری کا دروازہ تھوڑا سا کھولا اور جیسے ہی اس نے گردن باہر نکالی۔ ہم نے پھندے والی رسی اس کی گردن میں ڈال دی" افسر نے کہا۔

"تم ایسا کرنے کے قابل ہو گئے تھے؟"

افسر مسکرایا۔ "جیسے ہی دروازہ کھولا گیا کتا گولی کی طرح باہر آیا اور رسی چھڑا کر بجلی کی طرح بھاگ نکلا۔"

"تو وہ کہاں گیا!"

"میں نے جب آخری مرتبہ اسے دیکھا تو وہ تیزی سے کمرہ پار کر کے سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا۔"

"تم اس کے پیچھے گئے تھے؟"

"ہاں جناب"

"تو وہ کہاں تھا؟"

"وہ غائب ہو چکا تھا۔"

اس جواب پر ہیڈ کوارٹر میں قہقہے گونج اٹھے۔

"کیا مطلب ہے کیا آسمان پر اُڑ گیا!"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"نہیں جناب"

"وہ گھر کے سامنے یا عقبی حصے میں دکھائی دیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"پتا نہیں وہ گھر کے ایک طرف بھاگا تھا اور گیٹ سے مین لینڈ کی طرف جانے کی کوشش کی۔ مجھے یہ بات بعد میں معلوم ہوئی۔ ہاں جب میں گھر کے سامنے پہنچا تو خادمہ نے رسی سے کتے کو پکڑ رکھا تھا۔"

"کتے نے کاٹنے کی کوئی کوشش بھی کی؟"

"کتے نے ملازمہ سے رسی نہیں چھڑائی۔"

"کیا یہ وہی خادمہ تھی جس نے پہلے پہل لاش دیکھی تھی؟"

"ہاں جناب"

"اور کتا اب کہاں ہے؟"

"حضور والا" گلوسٹر اچھل کر بولا۔ "جرح کا یہ انداز نامناسب اور موضوع سے ہٹ کر ہے۔"

"خیر گواہ اگر جانتا ہے تو وہ بتا سکتا ہے۔" جج نے حکم لگایا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ یہ سوال کسی طرح اہم ہے لیکن میں کاؤنسل کو جرح میں ہر ممکن رعایت دینے کے حق میں ہوں۔"

"لیکن حضور والا۔ یہ سوال کہ کتا اب کہاں ہے۔ یقیناً تحقیقات کو بہت دور لے جائے گا۔" گلوسٹر نے عاجزی سے کہا۔ "اہم بات یہ ہے کہ مقتول نے کتے کو باندھ کر رکھا ہوا تھا۔ تاکہ ملاقاتیوں کو دیکھ کر وہ برہم نہ ہو جائے۔ ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ معقول تھا۔ لیکن کتا اب کہاں ہے یہ بات موضوع سے کہیں ہٹ کر ہے۔"

میں نے مسکرا کر کہا۔ "اگر یہ بات اتنی ہی غیر اہم ہے تو یہ کیوں نہیں بتا دیا جاتا کہ کتا کہاں ہے۔"

"کیونکہ غیر اہم باتوں میں الجھنا بیکار ہے۔"

"اچھا تو میری اطلاع کے لئے ہی بتا دو کہ کتا کہاں ہے؟" میں نے مطالبہ کیا۔

جج کے چہرے کے آثار سے اچانک دلچسپی ظاہر ہونے لگی۔ "میرا خیال ہے وکیل دفاع کو یہ جاننے کا حق ہے۔"

"حضور والا" گلوسٹر بولا۔ "میں اس معاملے کو اس حد تک محدود رکھنا چاہتا ہوں کہ جارج ایلڈر کا قاتل کون ہے۔ اگر ہم یہ بحث کرنے لگے کہ کتا کہاں ہے، وہ کیا کھاتا کیا ہے، کیا محسوس کرتا ہے اور اپنے مالک کی موت پر وہ ماتم کر رہا ہے یا نہیں تو..."

"وکیل دفاع نے کتے کی خوراک یا احساسات کے متعلق نہیں بلکہ یہ پوچھا ہے کہ کتا کہاں ہے۔" جج نے فیصلہ دیا۔ "اور اسے یہ جاننے کا حق حاصل ہے۔ گواہ سوال کا جواب دے۔"

"مجھے معلوم نہیں ہے جناب کہ کتا کہاں ہے۔" افسر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ اسے کسی تازی خانے لے جایا گیا تھا۔ اس کے متعلق میں نے یہی سنا ہے۔"

"تازی خانے کا نام معلوم ہے مسٹر گلوسٹر؟" جج نے سوال کیا۔

"نہیں حضور والا۔ میرا خیال ہے کہ کتا شیڈن کے تازی خانے میں ہے۔"

"اچھا تو یقینی طور پر معلوم کر کے بتاؤ۔" جج بولا۔ "کوئی اور سوال مسٹر میسن؟"

"کتے کی الماری کے متعلق کیا جانتے ہو؟" میسن نے پوچھا۔

"یہ ایک ایسی الماری ہے جس میں کتے کی سہولت کی ہر چیز مہیا کی جاتی ہے۔ شاید

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اور راتب وغیرہ کی سہولتیں۔ الماری کے دروازے میں اندرونی سمت ہر طرف خراشیں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ خراشیں اس وقت پڑیں جب اپنے مالک کے قتل کے وقت کتے نے باہر آنے کی کوشش کی۔ پنجے مارتے وقت اس کا ایک ناخن بھی اکھڑ گیا تھا۔"

"تم نے زخمی پنجہ دیکھا ہے؟"

"نہیں لیکن دروازے کے اندر تین جگہ خون کے دھبوں سے یہی ظاہر ہے۔ الماری کے فرش پر بھی خون کے دو دھبے تھے۔"

"کیا کتے نے پہلے بھی کبھی دروازے پر پنجے مارے تھے؟"

"میرا خیال ہے نہیں کیونکہ سب کھرونچے تازہ تھے۔" افسر بولا۔ "کتے کو باہر نکالنے کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی اس طرف متوجہ کیا تھا۔ بظاہر کتا بڑے سکون اور آرام سے الماری میں بند رہا کرتا تھا۔ مگر جب گولی چلنے کی آواز اور غالباً اپنے مالک کے کشمکش کی آوازیں سنیں تو کتے نے باہر آنے کی جدوجہد میں اپنا پنجہ تک زخمی کر لیا۔"

"تو تمہارے خیال میں جھگڑا بھی ہوا تھا؟"

"ہاں جناب۔"

"جب ہم تھیوری ہی قائم کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ بتا سکو گے کہ جارج ایلڈر کی گن کو قاتل نے کیونکر حاصل کر لیا تھا؟"

"ممکن ہے گن میز پر پڑی ہو یا کسی جوان عورت نے ....

"اوہ"، گلوسٹر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ "عدالت سے التماس ہے کہ ..

"یہ یقیناً شہادت نہیں" جج نے رولنگ دی۔ "محض مفروضہ ہے۔ کاؤنسل نے اس کا مطالبہ کیا ہے مگر یہ شہادت نہیں۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

مین بولا۔ "حضور والا یہ باقی کیس کے مطابق ہے۔"

"میرا خیال ہے یہ بحث اب ختم ہونی چاہیئے۔"

"بہت بہتر حضور والا۔" مین نے سر تسلیم خم کیا۔

اگلے گواہ کے طور پر گلوسٹر نے شیرف لیونارڈ کیڈی کو طلب کیا۔ دراز قامت کیڈی مدھم لہجے میں بات کرنے کا عادی تھا۔ حلف اٹھانے کے بعد گواہوں کے کٹہرے میں آکر اس نے اپنا نام، عمر اور پیشہ ظاہر کیا۔

"تین اگست کی رات کو تمہیں جارج ایلڈر کی رہائش گاہ پر طلب کیا گیا تھا؟" گلوسٹر نے پوچھا۔

"ہاں جناب مجھے طلب کیا گیا تھا۔"

"اور شیرف تم نے وہاں کیا دیکھا؟"

"میرے پہنچنے سے کچھ دیر پہلے دوسرے لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔ میں نے تلاش کا کام شروع کیا تو معلوم ہوا کہ ایک چھوٹی کشتی غائب ہے۔ ہم نے سوچا کہ قاتل اسی میں فرار ہوا ہو گا۔ جزیرے کی گودی میں خطرے کا الارم لگا ہوا تھا۔ لیکن کوئی بھی واقف حال شخص اس الارم کو آف کر سکتا تھا۔ انتظامات ایسے تھے کہ الارم کو صرف تین منٹ کے لئے آف کیا جا سکتا تھا۔ اور پھر یہ خود بخود آن ہو جاتا تھا۔ میں نے کشتی کو ڈھونڈنا شروع کیا۔"

"تو کیا یہ ملی؟"

"ہاں جناب۔ یہ خلیج میں تیر رہی تھی۔"

"کیا اس نقشے کی مدد سے اندازاً وہ مقام بتا سکتے ہو جہاں سے یہ کشتی ملی؟" گلوسٹر

نے ایک نقشہ پھیلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں جناب، جہاں میں پنسل سے کراس کا نشان لگا رہا ہوں، اس جگہ سے کشتی ملی تھی۔"

"کشتی کے متعلق کوئی خاص بات بتا سکتے ہو؟"

"ہاں جناب اس پر تازہ تازہ سبز رنگ کیا گیا تھا؟"

"کیا تم نے ملزم کے یاٹ کیتھی کے کی بابت بھی تحقیقات کی تھیں؟"

"ہاں جناب"

"اور کیا تم نے کوئی خاص بات نوٹ کی؟"

"ہاں جناب۔ یاٹ کے ایک طرف سبز رنگ کی رگڑ لگی ہوئی تھی۔"

"کیا اس سبز رنگ کے متعلق تم نے کوئی قدم اٹھایا؟"

"ہاں، جناب میں نے یاٹ پر لگے ہوئے سبز رنگ میں سے تھوڑا سا رنگ سپیکٹروسکوپ کے ذریعے تجزیئے کے لیے لیبارٹری بھجوایا۔ یہ رنگ خلیج میں ملنے والی جارج ایلڈر کی کشتی کا تھا۔"

"اور بھی کوئی کارروائی کی تم نے؟"

"ہاں،" شیرف بولا۔ "اس خیال سے کہ شاید کشتی میں کودنے والا شخص جلدی میں کوئی شے پھینک گیا ہو۔ میں نے دائم گلاس سے جزیرے کی گودی کے قریب جائزہ لیا۔"

"تو تمہیں کوئی چیز ملی؟" گلوسٹر نے فاتحانہ انداز سے پوچھا۔

"ہاں جناب۔ وہاں سے ایک عورت کا یہ پرس ملا۔" شیرف نے سرخ لاکھ کی

مہر لگا ہوا۔ میملا کا لفافہ پیش کیا۔ لفافے میں پرس بند تھا اور لفافے کے اوپر دستخط ثبت تھے۔

"پرس میں بند چیزوں کی پڑتال کی گئی تھی؟"

"ہاں جناب، پرس کی اشیاء اس لفافے میں بند ہیں۔" شیرف نے دوسرا سربہ مہر لفافہ پیش کیا۔

"یہ لفافے سربہ مہر ہیں اور ان پر مختلف دستخط ثبت کیے گئے ہیں؟" گلوسٹر نے سوالیہ انداز سے کہا۔

"ہاں جناب پرس کو لفافے میں سیل کرتے وقت میں نے اور موقع پر موجود دوسرے افسروں نے لفافے پر یہ دستخط کیے تھے۔" شیرف بولا۔ "اسی طرح پرس کی اشیاء والے لفافے پر بھی دستخط کیے گئے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ لفافوں کی مہروں کو چھیڑا نہیں گیا؟"

"ہاں جناب۔ مجھے پورا یقین ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ میرے دستخط بھی موجود ہیں۔" گلوسٹر نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں جناب۔"

"اب میں یہ دیکھنے کے لیے کہ مہروں کو نہیں چھیڑا گیا۔ لفافوں کو جیوری کے معزز ارکان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔" گلوسٹر نے کہا

"کوئی اعتراض؟" جج نے میسن سے پوچھا

"کوئی نہیں۔ حضور والا۔" میسن نے جواب دیا۔

لفافے جیوری کے ارکان سے معائنے کے لیے پیش کیے گئے اور پھر ڈی اے

گلوسٹر بولا۔" اب میں لفافوں کو کھول کر ان کے اندر بند اشیاء کی نمائش کی درخواست کرتا ہوں۔"

"حضور والا اس نمائش سے پہلے میں گواہ پر جرح کی اجازت کا طالب ہوں۔"

میسن بولا۔

"ٹھیک ہے۔" جج نے اجازت دے دی۔

میسن شیرف کی طرف مڑا۔" واٹر گلاس استعمال کر کے تم نے ایک عورت کا پرس ملبے کی تہہ میں دیکھا؟"

"ہاں جناب۔ فلیش لائٹ بھی استعمال کی گئی تھی۔"

"تہہ وہاں ریتلی تھی یا گدلے کیچڑ والی؟"

"ریتلی تھی اور سفید ریت میں پرس واضح نظر آرہا تھا۔"

"ٹھیک ٹھیک" میسن بولا۔ اور گودی کے فرش پر لیٹ کر تم نے واٹر گلاس کی مدد سے پرس کو واضح طور پر دیکھا تھا؟"

"ہاں جناب"

"گویا پرس کنارے کے بالکل قریب گرا ہوا تھا؟"

"ہاں جناب۔"

"جہاں یہ گودی پر کھڑے کسی بھی شخص کے ہاتھوں سے گر سکتا تھا؟"

"میرا خیال ہے کہ یہ ناممکن نہیں۔"

"ٹھیک" میسن بولا۔" تو تم نے کنارے کے قریب سے پرس برآمد کیا۔ کیا کچھ بتا سکتے ہو کہ یہ کب وہاں گرا تھا؟"

"اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اسے وہاں گھسے ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کیونکہ زیادہ دیر ہوئی ہوتی تو لہروں کی وجہ سے ریت اسے ڈھانپ لیتی۔"

"ایسا ہونے میں اندازاً کتنی دیر لگتی؟"

"مجھے یہ معلوم نہیں۔"

"مجھے بھی یہ خیال تھا کہ تمہیں معلوم نہ ہوگا۔" میسن بولا "گویا اس بات کے متعلق تیقن سے نہیں کہہ سکتے کہ پرس کو قتل سے پہلے ہفتے کی رات وہاں گمرایا گیا تھا؟"

"نہیں میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔"

"کیا اس بات کے متعلق کچھ جانتے ہو کہ قتل سے پہلے ہفتے کی رات ملزمہ وہاں گئی تھی؟"

"نہیں جناب۔ مجھے یہ معلوم نہیں۔" شیرف بولا۔ "البتہ پرس میں رکھی ہوئی اشیاء سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرس کب گمرا تھا۔"

"پرس کی اشیاء؟" میسن نے کہا۔

"جب ہم نے پرس کے اندر کی چیزیں دیکھیں" شیرف نے فاتحانہ انداز سے مسکرا کر کہا۔ "تو ہمیں ایک اخباری تراشہ ملا جو اخبار ایکسپریس کی تین تاریخ کی صبح کی اشاعت سے لیا گیا تھا۔ اس تراشے میں پچاس ہزار ڈالر کے جواہرات کی چوری کی خبر درج تھی اور"

"ایک منٹ شیرف" میسن بولا۔ "وہ تراشہ بذات خود شہادت ہے نہ کہ تمہارے حافظے کے مطابق اس کے مندرجات۔"

"بہت بہتر یہ رہا تراشہ۔"

میں نے ایک لمحے کے لئے رک کر صورت حال کا جائزہ لیا اور بولا "حضور والا۔ مجھے پرس کے پیش کئے جانے پر اب بدیں وجہ اعتراض ہے کہ پرس کے گم ہونے کے متعلق مناسب بنیاد فراہم نہیں کی گئی اور پرس کی اشیاء کو شہادت کے طور پر پیش کئے جانے پر میں اس لئے معترض ہوں کہ یہ غیر متعلق اور غیر اہم ہیں ہوائے اس امر کے کہ یہ اشیاء پرس کے مالک کو ظاہر کریں۔ کسی اخبار کے تراشے کو پیش کرنے پر مجھے اس لئے خصوصی اعتراض ہے کہ اس سے ملزمہ کے خلاف جیوری کے ارکان کو منفی طور پر متاثر کیا جانا مطلوب ہے۔"

"حضور والا۔" گلوسٹر بولا۔ "پرس کی اشیاء متعلق اور اہم ہیں کیونکہ ان سے ایسے امور کا اظہار ہوتا ہے جو وکیل دفاع جیوری کی نگاہوں سے اوجھل رکھنا چاہتا ہے۔"

"پرس کی اشیاء مجھے دکھائی جائیں۔" جج گیرے نے مطالبہ کیا۔

شیرف نے لفافہ جج کے حوالے کر دیا اور جج نے لفافے کے اندر ہاتھ ڈال کر ٹٹولنے کے بعد سب چیزیں اپنی میز پر ڈھیر کر دیں۔ چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے اخباری تراشے کو بطور خاص توجہ دی اور پوچھا۔ "یہ تراشہ اخبار ایکسپریس سے لیا گیا ہے؟"

"ہاں تین تاریخ کی صبح کی اشاعت سے" گلوسٹر نے بتایا

"ان حالات میں تراشہ متعلق معلوم ہوتا ہے۔" جج بولا۔ "عدالت اسے محض اس مقصد سے شہادت کے طور پر پیش کرنے کی اجازت دیتی ہے کہ اس سے پانی پر پرس گم کئے جانے کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ تاہم تراشے کے متن کو شہادت نہیں سمجھا

جا سکتا اور جیوری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تراشے کو محض وقت ظاہر کرنے کے لئے تصور کریں۔"

"حضور والا" میسن بولا۔ "عدالت کو اس امر کا احساس ہوگا کہ کسی بھی انسانی ذہن کے لئے یہ ناممکن ہے کہ ان حالات میں تراشے کے متن کے متعلق عدالت کی ہدایت پر عمل پیرا ہو سکے۔"

"عدالت نے ہدایت کر دی ہے۔" جج بولا۔ "اب اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا جیوری کے ارکان کے اپنے ضمیر پر منحصر ہے۔"

"اگر یہ دروازہ کھولا جا رہا ہے۔" میسن بولا۔ "تو میں تمام شہادتوں کو پیش کرنے کی درخواست کروں گا۔ الزام کے متعلق سارا ریکارڈ پیش ہونا چاہیئے۔"

"میں اس طریق کار کو موزوں نہیں سمجھتا۔" گلوسٹر نے کہا۔ "سر دست ہم قتل کے مقدمے کا جائزہ لے رہے ہیں نہ کہ ڈکیتی کا جس کا ارتکاب کچھ عرصہ قبل کیا گیا۔ تراشے سے ہم صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ پرس کب پانی میں پایا گیا۔"

"تراشے کو وقت ظاہر کرنے کے لئے پیش کئے جانے پر میں صاد کرتا ہوں تاہم اس امر کا امکان تو رہتا ہے کہ اس سے ارکان جیوری کے ذہن منفی طور پر متاثر ہوں گے اور اب میں پرس کے متعلق چند اضافی سوال کروں گا۔"

"اجازت ہے۔" جج نے کہا۔

"شیرف۔ تم نے بیان کیا ہے کہ پرس کی پانی سے بازیابی کے بعد اسے ایک لفافے میں بند کر کے سیل کیا گیا؟"

"ہاں جناب۔" شیرف نے جواب دیا۔

"اور وہاں موجود لوگوں نے لفافوں پر دستخط کئے؟"

"ہاں۔"

"اور پھر لفافوں کو سیل کیا گیا؟"

"ہاں جناب"

"یہ کب کی بات ہے؟"

"پرس کی بازیابی کے فوراً بعد"

"فوراً بعد سے کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میں نے وقت چیک نہیں کیا تھا۔"

"تو گویا تم کوئی مخصوص وقت متعین نہیں کر سکتے؟"

"یہ بات نہیں سٹر میسن۔ دراصل اس رات میرے ذہن میں بہت سی باتیں تھیں اور میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ پرس کی بازیابی کے فوراً بعد سے سیل کر دیا گیا تھا میرے پاس اس وقت سٹاپ واچ نہیں تھی۔"

گلوسٹر کسی قدر بلند آواز سے ہنستے ہوئے جیوری کی طرف دیکھنے لگا۔ ایک دو جوابی مسکراہٹوں نے اس کا ساتھ دیا۔

میسن بولا۔"میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ دستخط پنسل سے کئے گئے ہیں اور کچھ سیاہی سے۔ شیرف!"

"یہ درست ہے۔" شیرف نے جواب دیا۔"میرے دستخط سیاہی سے کئے گئے ہیں۔ اور کچھ دستخط پنسل سے ہیں۔"

"سب دستخط ایک ہی وقت میں کئے گئے تھے؟"

"ہاں۔"

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ یہ دستخط کیسے کئے گئے؟"

"دستخط کیسے کئے جاتے ہیں؟ دستخط کرنے والا اپنا نام لکھ دیتا ہے۔" شریف نے برہم سا ہو کر کہا۔

"حضور والا!" گلوسٹر تیزی سے بولا۔ "جرح موضوع سے بہت ہٹ کر ہے معزز وکیل غالباً وقت حاصل کر رہا ہے۔"

اس پر جج گیرے بولا۔ "مسٹر میسن۔ مجھے بھی یوں گمان ہو رہا ہے جیسے تم صورتحال کا پہلے ہی انکشاف کر چکے ہو۔"

"اگر حضور والا اجازت دیں تو میں ایک اہم نکتہ سامنے لانے کو ہوں" میسن بولا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے" جج نے اجازت دے دی۔

میسن نے لفافہ لے کر پریس اس میں رکھا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا لفافہ پر رکھ کر شریف سے کہا۔ "ذرا اس پر دستخط کر دو اپنے۔"

"یہ کس لئے؟" شریف نے کہا۔

"صرف حروف ملا کر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

شریف نے جیب سے قلم نکال کر لفافے کو گھٹنے کا سہارا دے کر متوازن کیا اور کاغذ پر اپنا نام لکھنے لگا۔ پھر وہ کچھ متعجب سا ہوا اور لفافہ ایک طرف رکھ کر جج کی میز پر کاغذ رکھ کر دستخط کرنے کو ہوا۔

"نہیں نہیں۔" میسن بولا۔ "کاغذ کو پریس پر ہی رکھو۔"

شریف نے کاغذ کو پریس پر رکھ کر بمشکل دستخط کر دیئے۔ کاغذ لے کر میسن بولا

"شکریہ شیرف" اب ایک اور کاغذ وہ جج کی میز پر رکھ کر بولا۔ "پلیز۔ اب ایک مرتبہ پھر اپنے دستخط کر دو۔"

"مگر کیوں؟"

"محض دستخطوں کا موازنہ کرنے کے لئے۔"

شیرف نے بڑی بددلی سے دستخط کر دیئے۔

دستخطوں کا جائزہ لینے کے بعد میں بولا۔ "میرا بھی یہی خیال تھا۔"

"کیا خیال تھا؟" شیرف نے تنک کر پوچھا۔

"دستخطوں کا موازنہ کر کے تم خود دیکھ سکتے ہو" میں بولا۔ "کہ پرس کو لفافے میں رکھ کر جو دستخط اب کئے گئے ہیں وہ ان دستخطوں سے مختلف ہیں جو لفافے پر موجود ہیں۔"

"تو پرس کے حائل ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ کسی اونچی نیچی چیز پر ٹھیک طرح سے دستخط نہیں کئے جاسکتے۔"

"بالکل" میں بولا۔ "یہ طبعی طور پر ناممکن ہے کہ ایک غیر ہموار چیز پر کاغذ رکھ کر ویسے ہی دستخط کئے جاسکیں۔ جیسے دستخط تم نے جج کی میز پر کاغذ رکھ کر کئے ہیں"

"تو پھر تم نے مجھ سے یہ دستخط کیوں کرائے؟" شیرف نے چیں بجبیں ہو کر پوچھا

"وہ اس لئے کہ" میں نے کامرانی کے احساس سے سرشار ہو کر لفافے کی طرف اشارہ کیا۔ "تم دیکھ سکتے ہو کہ لفافے پر تمہارے اور دوسرے لوگوں کے دستخط بالکل صحیح ہیں۔ ایسے دستخط پرس پر نہ کئے جاسکتے تھے۔ مزید براں میں تمہاری توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ جب پرس پانی سے نکالا گیا تو یہ بالکل بھیگا ہوا ہوگا۔ اس حالت میں اگر پرس کو لفافے میں ڈال کر دستخط کئے جاتے تو سیاہی سے کئے گئے

دستخط بے حد بدنما ہوتے۔ اب تم جیوری کے سامنے ان صحیح دستخطوں کی توضیح کر سکتے ہو"

"ہاں" شیرف نے اقرار کیا۔ "پرس کو لفافے میں رکھنے کے بعد ہم ٹھیک دستخط نہ کر سکتے تھے اس لئے پرس کو لفافے میں رکھنے سے پہلے ہم نے دستخط کر دیئے تھے۔ دستخط اسی طرح ٹھیک ہو سکتے تھے"

"تو گویا تم نے اور دوسرے لوگوں نے خالی لفافے پر دستخط کئے تھے؟" میں نے کہا۔

"میں نے یہ نہیں کہا میں نے تو یہ کہا ہے کہ ہم نے پرس کو لفافے میں رکھنے سے پہلے دستخط کئے تھے"

"کتنی دیر پہلے؟"

"فوراً پہلے"

"فوراً پہلے سے کیا مراد ہے تمہاری؟ چند سیکنڈ پہلے، چند گھنٹے پہلے یا چند دن پہلے؟"

"میں بتا چکا ہوں کہ میرے پاس سٹاپ واچ نہیں تھی۔"

"لیکن یہ حقیقت ہے کہ تم نے خالی لفافے پر دستخط کئے۔"

شیرف گویا ہوں کی کرسی سے کسی قدر بلند ہو کر تقریباً چیختے ہوئے بولا۔ "میں بتا چکا ہوں کہ ہم نے پرس کو لفافے میں ڈالنے سے فوراً پہلے دستخط کئے تھے"

"چلو" میسن بولا۔ "تمہیں یہ اعتراف پسند نہیں کہ تم نے خالی لفافے پر دستخط کئے۔ اس صورت میں یہ کیسے ممکن ہوا کہ بھیگا ہوا پرس لفافے میں ڈالنے پر دستخط خراب نہیں ہوئے۔"

"میں..... خیر..... یہ ایسا سوال ہے کہ....." شیرف نے رک کر بے چینی

سے گھوسٹر کی طرف دیکھا، کرسی پہ پہلو بدلا اور جبڑا کھجانے لگا۔

"مجھے جواب کا انتظار ہے۔" میسن بولا۔

"خیر تو جواب یہ ہے کہ بھیگا ہوا پرس کاغذ کے لفافے میں ڈالنا نادانی ہوتی۔"

"تو پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں نے پرس کو لفافے میں رکھ کر سیل کر دیا۔"

"کب؟"

"پرس کی بازیابی کے بعد معقول وقت کے اندر۔"

"خوب" میسن بولا۔ "پہلے یہ فوراً پہلے تھا اور اب معقول وقت کے اندر ہو گیا۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ میرے پاس سٹاپ واچ نہیں تھی۔"

"شیرف۔ تم سٹاپ واچ کی گردان جاری رکھو لیکن لفافے کی طبعی حالت سے ظاہر ہے کہ لفافے میں ڈالنے سے پہلے پرس بالکل خشک تھا۔ اب تم صحیح صورتحال بیان کرو۔"

"ہوں۔" شیرف کھنکار کر بولا: "صحیح صورتحال یہ ہے کہ پرس کی بازیابی کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ پرس کی شناخت کا کوئی معقول طریقہ ہونا چاہیے میں نے ان سے کہا کہ ہم سب ایک لفافے پہ دستخط کر دیتے ہیں اور میں لفافے کو سیل کر دوں گا۔ لفافے میرے پاس موجود تھے اور ہم نے ان پہ دستخط کر دیے۔ لیکن۔۔ قدرتی امر ہے کہ میں بھیگا ہوا پرس لفافے میں نہ ڈال سکتا تھا۔ چنانچہ میں پرس کے خشک ہونے کا انتظار کرتا رہا۔"

"کتنی دیر؟"

"میں نہیں جانتا کہ اس سوال کا جواب کیسے دوں۔ مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ دستخط شدہ لفافے میں پرس ڈال کر اسے سیل کر دوں اور میں نے یہ ذمہ داری نبھائی۔"

"میں نے یہ پوچھا ہے شیرف کہ کتنی دیر بعد؟"

"میں نے محض پرس کے خشک ہونے کا انتظار کیا۔"

"گویا لفافے پر دستخطوں کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری رائے سے تمہارے ساتھیوں نے خالی لفافوں پر دستخط ثبت کئے اور پھر یہ بات تمہاری صوابدید پر چھوڑ گئے کہ بعد میں کسی تاریخ کو پرس کو لفافے میں بند کر دو۔" میسن بولا۔

"بعد میں کسی تاریخ کو نہیں۔" شیرف بولا۔

"چلو معقول وقت کے اندر سہی۔" میسن بولا۔ "اور اب ہم پرس کی چیزوں والے لفافے پر غور کرتے ہیں۔ اس میں چابیاں، کارڈ، میک اپ کا سامان اور سگرٹ لائٹر وغیرہ ہیں لیکن اس کے باوجود لفافے پر دستخط ٹھیک ٹھاک ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس لفافے پر دستخط کرتے ہوئے پہلے والا طریق کار اپنایا گیا۔ یعنی تمہارے ساتھیوں نے خالی لفافے پر دستخط کئے اور پھر بعد میں کسی وقت تم نے چیزیں لفافے میں ڈال کر اسے سیل کیا۔"

"جلد ہی بعد میں۔" شیرف نے اقرار کیا۔

"تم نے خود کہا ہے کہ پرس اور چیزوں کو مختلف لفافوں میں ایک ہی وقت میں بند کیا گیا تھا اور یہ بھی کہا ہے کہ پرس کو خشک ہونے کے بعد لفافے میں بند کیا گیا تھا۔"

"بہرحال سب چیزیں سارا وقت میرے قبضے میں رہی تھیں اور کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی۔"

"تم نے پرس کہاں رکھا تھا؟"

"میرے دفتر میں۔ میں نے پرس کو بجلی کے ہیٹر کے سامنے رکھ دیا تھا تاکہ جلد خشک ہو جائے۔"

"اور خشک ہونے میں کتنا وقت لگا؟"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں۔"

"لیکن ہو سکتا ہے کہ پرس کو لفافے میں رکھتے ہوئے ایک یا دو دن لگ گئے ہوں؟"

"اگر تم ٹیکنیکل ہو رہے ہو تو پھر مجھے معلوم نہیں" شیرف نے جھنجھلا کر کہا۔

"بالکل یہی بات ہے شکریہ۔" میسن یہ کہہ کر جج کی طرف مڑا۔ "حضور والا۔ پرس کے متعلق کوئی بات قطعیت کے ساتھ واضح نہیں کی گئی اور یہ عین ممکن ہے کہ اخباری تراشے کو اس ایک یا دو دن کے وقفے میں پرس کی اشیاء میں شامل کر دیا گیا ہو جب پرس خشک کیا جا رہا تھا۔ عدالت عالیہ سے التماس ہے کہ اس امر کو بھی پیش نظر رکھے کہ تراشے پر کہیں بھی نمکین پانی ظاہر نہیں۔"

"تراشہ ایک چھوٹے کیس میں بند تھا" شیرف نے اضافہ کیا۔

چند لمحے تک سوچنے کے بعد جج کیر سے بولا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ عدالت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن شیرف کو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ لفافے پر پولیس دستخط لینا ضروری ہے۔ یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے متعلقہ افسر نے خالی لفافوں پر دستخط کئے اور لفافوں کو شیرف کی تحویل میں اس غرض سے چھوڑ دیا کہ ان میں پرس اور دوسری چیزیں بند کر دی جائیں گی۔ اس لئے پرس کو فی الحال بطور شہادت پیش کرنے کی عدالت اجازت نہیں دیتی۔

اور مسٹر پراسیکیوٹر۔ اب عدالت کے التوا کا وقت ہونے کو ہے۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

"مجھے چند سوال اور کرنا ہیں گواہ سے۔" گلوسٹر نے اجازت طلب انداز سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"

"شیرف۔ اس رات جب تم ملزم کے یاٹ پر گئے تو تم نے اور کیا کیا؟"

"میں نے وہاں کی جانچ پڑتال کی۔"

"جانچ پڑتال کا کیا نتیجہ رہا؟"

"مجھے نمکین پانی سے بھیگی ہوئی ایک سکرٹ وہاں سے ملی اور سکرٹ کے اس مقام پر جہاں گھٹنا ہوتا ہے۔ مٹیلے سرخ رنگ کا دھبا لگا ہوا تھا۔"

"تو تم نے کیا کیا؟"

"میں نے وہ سکرٹ لیبارٹری کو بھجوا دی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ دھبہ خون کا ہے یا نہیں۔"

"حضور والا اب عدالت بے شک ملتوی کر دی جائے۔"

"اچھا تو عدالت کا اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔" جج نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

۱۴

ڈوروتھی فینر نے میرلن کے تجسس میں ادھر ادھر دیکھا اور کسی قدر گھبرائے ہوئے لہجے

یں بولی۔ "میں صبح تم سے ملوں گی۔"

"صرف ایک سوال پوچھوں گا۔" میں بولا۔ "ادھر ادھر مت دیکھو اور احمق لڑکی رونا مت، لوگ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ بتاؤ تم وہاں گئی تھیں؟"

ڈوروتھی کی نگاہیں زمین پر مایوس ہوگئیں۔

میں بولا۔ "یوں ظاہر کرو جیسے ہم کسی عام معاملے پر بات چیت کر رہے ہیں۔ لو یہ خط پڑھنے کا بہانہ کرو۔ اور اب بتاؤ تم وہاں گئی تھیں؟"

"ہیں ..... ہیں ..... ہاں میں گئی تھی۔"

"دیکھو گھبراؤ نہیں۔ اخباری نامہ نگار اور تماشائی تمہاری ہر حرکت کو کڑی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اگر تم گھبرا گئیں تو اپنے موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دوگی۔ اب اطمینان سے تفصیلات بتاؤ۔"

"وہ سمجھوتہ کرنا چاہتا تھا اور اس نے مجھے قائل کر لیا تھا۔ میں وہاں گئی اور اس کے کہنے کے مطابق گیٹ کھلا ہوا تھا۔ میں بغلی دروازے سے ہو کر سٹڈی میں گئی تو وہ وہاں ہی میں ڈوبا ہوا فرش پر دراز تھا۔ میں اس کے پاس گئی اور گھٹنوں کے بل ہو کر اس سے پوچھا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی جلد چھونے پر معلوم ہوا کہ وہ مر چکا ہے۔ عین اسی وقت میرے پیچھے کوئی چیخنے لگا۔ اور ادھر دیکھے بغیر میں وہاں سے بھاگ نکلی۔ مگر بھاگنے کے لیے گیٹ کا راستہ بند ملا۔ مجھے وہ طریقہ معلوم تھا۔ جس سے تین منٹ کے لیے خطرے کا الارم آف کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ میں الارم آف کر کے گودی پر گئی اور ایک چھوٹی کشتی میں کود گئی۔ میرا خیال ہے اسی وقت میرا پرس وہاں گرا مگر مجھے پتہ نہ چلا۔ مجھے احساس تھا کہ میری سکرٹ کے گھٹنے پر خون کا دھبہ لگ چکا ہے مگر میں خلیج میں کشتی کھیتے لگی

پھر اپنے یاٹ پر پہنچنے سے پہلے میں نے سکرٹ اتاری اور خون کے دھبے کو دھونے کی ہر ممکن کوشش کی۔ یاٹ پر لباس بدلنے کے بعد میں دوبارہ کشتی پر آ بیٹھی اور ساحل پر آ کر کشتی کو لہروں کے حوالے کر دیا۔ پھر بس پر شہر کی طرف آتے ہوئے مجھے پرس کے گم ہونے کا پتہ چلا۔ میرے پاس اپارٹمنٹ کی ایک فالتو چابی اور ایک ڈالر کا نوٹ ہمیشہ جرابوں میں پھنسا رہتا ہے چنانچہ میں بخیر و عافیت گھر پہنچ گئی۔"

"کسی نے تمہیں گھر آتے دیکھا تھا؟"

"میں بڑی گھبرائی ہوئی تھی اور اسی لئے احتیاط سے کام لے کر عقبی دروازے پر گئی اور ٹرنک روم سے ہوتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچی۔ یہ بات کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں اپنے اپارٹمنٹ سے غیر حاضر رہی ہوں۔"

میسن غصے سے بولا۔ "تم صرف جھوٹی ہی نہیں ہو بلکہ نری احمق بھی ہو۔ تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟"

"ایمان سے مسٹر میسن تمہیں دھوکہ دینے کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا۔ بلکہ میرا خیال تھا کہ کسی کو پتہ نہ چلے گا۔" قدرے تامل کے بعد وہ بولی۔ "مجھے اگر معلوم ہوتا کہ پولیس کو پرس مل جائے گا تو.... مجھے افسوس ہے۔"

وکیل نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور اپنے جوش پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "لوگ ہمیں واچ کر رہے ہیں۔ یوں سر ہلاؤ جیسے خط کا مضمون تمہاری توقع کے مطابق ہو۔"

ڈورتھی فینر نے ہدایت کے مطابق سر ہلا دیا اور مسکراتے ہوئے خط تھام کر بریف کیس میں رکھنے کے بعد میسن نے حوصلہ افزا انداز سے اس کی پیٹھ پر تھپکی دی اور چپکے سے کہا۔ "تم خود بھی پھنس گئی ہو اور مجھے بھی الجھا کر رکھ دیا ہے۔"

"میں کہہ رہی ہوں کہ جب میں وہاں پہنچی تو اس کی لاش دیکھی اور...."

"تم بہت کچھ کہہ چکی ہو۔" میسن نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ "اب اپنے سیل میں جا کر ذرا اپنا منہ بند رکھنا۔ بعید نہیں کہ گلوسٹر نے کوئی ایسی شہادت فراہم کر لی ہو جس نے واپسی پر تمہیں شہر آتے دیکھا ہو۔" وہ پُراعتماد انداز سے بخندہ پیشانی اٹھا اور پال ڈریک، ورڈیلا اسٹریٹ کو اشارہ کر کے کورٹ روم سے نکل گیا۔

اخباری نامہ نگاروں اور چند تماشائیوں نے اسے گھیرنا چاہا مگر میسن نے خوش اسلوبی سے ٹال دیا۔ کار کی تنہائی میں پہنچ کر پال ڈریک بولا۔ "پیری، تم نے دستخطوں کے معاملے میں شیروڈ کو خوب ہی چکمہ کر رکھ دیا۔ لیکن یہ پیرس والی بات کافی بری ہوئی۔ کیا وہ واقعی وہاں گئی تھی اور لوئیسا اس نے تمہیں ڈبل کراس کیا۔"

"اس نے اپنے سمیت ہر ایک کو ڈبل کراس کیا ہے۔" میسن منغض انداز سے بولا۔

"۔۔۔ وہاں گئی تھی۔"

"گڈ لارڈ" ڈیلا اسٹریٹ حیرت سے چلائی۔

"اب کل دس بجے تک ہمیں اس الجھن سے نجات پانے کا کوئی راستہ ڈھونڈنا ہے" میسن بولا۔

"لیکن تم کر ہی کیا سکتے ہو؟" ڈریک نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ان کے پاس دو پتے ہیں ایک یہ کہ قتل کی رات ڈورتھی فیبر وہاں گئی تھی اور دوسرا اہم پتہ یہ ہے کہ ڈورتھی ڈکیتی کی مرتکب ہوئی اور ایک ساتھی کی مدد سے وہاں سے اس وقت فرار ہوئی جب کتا اس کے تعاقب میں تھا۔ بے شک جیوری کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اخباری تماشے کو محض تاریخ کے اظہار تک محدود رکھیں لیکن وہ شروع سے غیر

متاثر نہیں رہ سکتے۔"

"اس صورت میں تم ظاہر کر سکتے ہو کہ ..."

"میں کچھ بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔" میں کبیدگی سے بولا۔ "میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ خیال تھا کہ کلاڈ گلوسٹر اس خط کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا کہ ڈوروتھی فیبر خط لینے کے لئے دوبارہ وہاں گئی اس صورت میں یہ کہہ کر میں اس کی تردید کرتا کہ ڈوروتھی فیبر کو خط کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ اس کے پاس خط کی کاپی موجود تھی۔ جسے جارج ایلڈر کے قتل سے پیشتر ڈریلے ایلڈر بھی دیکھ چکا تھا۔ یوں مقدمے کے غبارے سے ساری ہوا نکل جاتی۔ پھر میرا ارادہ تھا کہ مسز واڈ ہنی کے متعلق کافی شہادت پیش کر کے جارج ایلڈر کو قاتل ثابت کروں۔ یوں مقدمے کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا۔"

"مگر ہوا کیا؟" ذرا سے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔ "وہ خط کا ذکر ہی گول کر گئے ہیں اور ان کی یہی کوشش ہوگی کہ خط کا ذکر ہی نہ ہو۔ اب میری کوشش ہوگی کہ خط کا ذکر ضرور آئے ممکن ہے اس کے بعد وہ خط کو غائب کر جائیں اور کہیں کہ ایسے کسی خط کا وجود ہی نہیں۔ خط کی نقل تو میرے پاس ہے لیکن نقل کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ یہ مستند نہیں۔ اب ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ اس ملاح ہینٹ کیڈز سے جا کے ملوں جس نے خط والی بوتل کو سمندر میں تیرتا پایا تھا۔"

"اس کا ٹھکانہ میں جانتا ہوں۔" ڈریک بولا۔

"پہلے اس کے پاس میرا جانا خلاف مصلحت تھا۔" میں بولا۔ "کیونکہ میں پراسیکیوشن پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ مجھے خط کے متعلق معلوم ہے۔ میں انہیں اسی خیال میں رکھنا چاہتا تھا کہ مجھے خط کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں لیکن اب چکر پڑ گیا ہے اور ہینٹ کیڈز

سے ملنے پر مجبور ہوں۔"

چند لمحوں بعد جیسے میں اپنے آپ سے کہنے لگا۔" اگر وہ احمق لڑکی گواہوں کے کٹہرے میں اسی کامیابی سے جھوٹ بول سکتی جس طرح میرے سامنے بولتی رہی ہے تو کیا ہی بات ہوتی مگر میں جانتا ہوں کہ گلوسٹر اس کی مت مار کر رکھ دے گا اور بخیے ادھیڑ کر رکھ دے گا۔"

"کیا تمہارے خیال میں وہ قصور وار ہے؟"

"افسوس تو یہ ہے کہ اس سوال کا جواب دینا بھی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ساری شہادتیں مکمل نہ ہو جائیں۔ مجھے اب اس پر اعتماد نہیں رہا اور ستم یہ ہے کہ اس کی وکالت کرنے پر مجبور ہوں۔"

"ایسی بھی کیا مجبوری؟" ڈیلا نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"مجبوری یہ ہے کہ میں ہی وہ احمق تھا جس نے ہفتے کی رات ڈونگی میں اسے فرار ہونے میں مدد دی تھی اور مجھے خدشہ ہے کہ کلاڈ گلوسٹر کو بھی اس بات کا شبہ ہے ممکن ہے اس امر کی تائید کے لئے اس نے کوئی شہادت بھی فراہم کر لی ہو۔ کورٹ ہاؤس میں یہ افواہ گشت کر رہی تھی کہ اس کے پاس جیت کے تیرہ پتے ہیں۔"

"ممکن ہے جارج ایلڈر کو ڈورتھی نے قتل نہ کیا ہو۔" ڈریک نے اپنا قیاس ظاہر کیا

"جارج ایلڈر کے قتل سے پہلے کافی جدوجہد اور زور آزمائی ہوئی تھی۔ یہ محض میز سے گن اٹھا کر اسے شوٹ کرنے کا معاملہ نہیں ہے۔" میں کہہ رہا تھا۔" میرا ایک آدمی وہاں گیا تھا اور اس نے الماری کے دروازے پر اندر کی طرف کھروںچوں کے نشان بھی دیکھے ہیں۔ گویا کسے پر پاگل پن کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ اصل

واقعات سے متعلق میں قیاس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں پال۔ کسی مرد یا عورت کے ساتھ جارج ایلڈر کی کافی دیر تک ہاتھا پائی ہوتی رہی ہے اور اس کے بعد اس مرد یا عورت نے گن پر قابو پا کر اسے شوٹ کر دیا۔ ممکن ہے ڈورتھی بے گناہ ہو مگر مجھے اب اس پر اعتبار نہیں رہا۔"

ڈریک بولا۔" ہاتھا پائی اور جدوجہد تو اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ کتا کافی دیر تک دروازے پر پنجے مارتا رہا ہے۔"

"اس حقیقت کو ہم مستقبل میں حوالے کے طور پر محفوظ رکھیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ گلوسٹر کیا کچھ سامنے لاتا ہے پھر اس کے مطابق مجھے دفاع کرنا ہو گا۔ اب مجھے کیس کو یوں سنبھالنا ہے کہ ہر ایک یہی سمجھے کہ ڈورتھی فیر کا مقدمہ لینے سے پہلے مجھے تمام حقائق معلوم تھے۔"

۱۵

سورج کا آتشیں گولہ مغربی افق پر کسی سرخ گیند کی طرح معلق تھا اور مختلف کشتیوں کے بادبان ہوا میں پھریروں کی طرح لہرا رہے تھے۔ کافی دور کہیں سے اکارڈین ساز کی آواز ہوا کی لہروں پر تیرتی ہوئی میسن، ڈیلا سٹریٹ اور پال ڈریک کو سنائی دے رہی تھی۔ اکارڈین کے ساتھ کوئی شخص گا بھی رہا تھا۔ پھر گانے کی آواز تھم گئی مگر ساز بجتا رہا۔ پال ڈریک بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ہمارا مطلوبہ شخص یہی ہے۔ سنا ہے کہ

وہ ہر رات گھنٹہ دو گھنٹے تک گا کر اور ساز بجا کر اپنا غم غلط کرتا رہتا ہے۔ اسے کسی سے بے پناہ محبت تھی مگر پھر وہ مر گئی اور یہ شخص اس لڑکی کی یاد سینے سے لگا کر اب بھی جی رہا ہے۔ اب اگر عدالت میں اس کی طلبی پر تم مصر ہو تو احتیاط سے کام لینا۔ یوٹل والے خط کو پریس میں لانے کا کام اب تمہارا ہے۔"

"میں اسے پریس میں لانے کا خواہاں نہیں۔" میسن نے جواب دیا۔ "میں تو اسے شہادت کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ گودی میں چلتے رہے یہاں تک کہ ایک ماہی گیر کشتی کے اگلے حصے میں بیٹھا ہوا ایک شخص انہیں دکھائی دیا۔ وہ سخت چہرے کے ساتھ اکارڈین پر پرانی دھن چھیڑے ہوئے تھا۔ ڈیلا نے میسن کے بازو پر ہاتھ رکھ کر سرگوشی کی۔ "ٹھہر جاؤ۔ اسے یہ دھن ختم کر لینے دو۔ وہ ماضی میں کھویا ہوا ہے۔"

وہ تینوں ایک شیڈ کے سائے میں رک گئے اور وہ پرانی دلسوز دھن سننے لگے جو چالیس سال پہلے بڑی مقبول تھی۔

بالآخر دھن ختم ہو گئی اور وہ شخص اکارڈین کو آغوش میں رکھ کر مغرب میں افسردگی سے شام کے واحد ستارے کو خالی خالی نگاہوں سے تکنے لگا۔ اب یہ تینوں آگے بڑھے اور ان کے پاؤں کی چاپ سن کر وہ متجسسانہ نگاہوں سے انہیں تکنے لگا۔

میسن نے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو اس شخص سے متعارف کرایا اور ڈیلا بولی۔ "کتنا پر فضا اور رومانٹک ماحول ہے۔ یہ شام کے ملگجے میں سمندر کی تڑپتی ہوئی لہریں۔"

کیڈز نے محض سر ہلا دیا۔

"ہم اس بوتل کے متعلق پوچھنے آئے ہیں۔ جو تمہیں سمندر سے ملی تھی اور جس میں خط بند تھا۔" عین نے کہا۔

کسی قدر لیت و پیش کے بعد اپنی زندگی کے خدوخال اجاگر کرتے ہوئے پیٹ کیڈز نے بتایا کہ اسے مہذب دنیا بالکل نہیں بھاتی اور یہی وجہ ہے کہ وہ بڑی قناعت کی زندگی بسر کر رہا ہے اس کی اپنی چھوٹی سی کشتی ہے جس پر صرف اپنی ضرورت کے مطابق مچھلیاں پکڑ لیتا ہے اور ضرورت کی باقی چیزیں بھی سمندر سے فراہم کر لیتا ہے کشتی کے لیے گیسولین کی جگہ وہ ہوا سے کام لیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ کیونکہ ہوا بلا قیمت میسر آجاتی ہے مچھلی پکانے کے لیے وہ خلیج کے ایک کنارے جا کر لہروں پر بہتی ہوئی لکڑیاں حاصل کر لیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اس طویل تمہید کے بعد وہ بولا۔ "میں ایک کنارے پر ہفتہ پہلے لکڑیاں اکٹھی کر رہا تھا۔ پرسکون موسم کی وجہ سے لہریں خروش سے محروم تھیں۔ ایسے میں پانی کی لہروں پر بہتی ہوئی یہ بوتل دکھائی دی۔ میں نے بوتل پکڑ کر دیکھا تو اس پر کارک لگا ہوا تھا اور اس میں کچھ کاغذات تھے۔ بوتل کے شیشے میں سے ٹھیریل کا نام بھی نظر آ رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ یاٹ کس کا ہے چنانچہ سان ڈیگو جا کر میں نے جارج ایلڈر کو فون کیا اور اسے بتایا کہ مجھے ایک بوتل ملی ہے جس میں کچھ کاغذات ہیں جن پر ٹھیریل کا سفرنامہ چھپا ہوا ہے۔ میں نے جارج ایلڈر کو بتایا کہ اس خیال سے کہ یہ بوتل ٹھیریل سے کسی نے پھینکی ہے میں نے اسے فون کیا ہے۔ پہلے تو جارج ایلڈر نے کوئی دلچسپی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہ لی اور پھر اسے تجسس پیدا ہو گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ بوتل اس تک پہنچا دوں تو
وہ میرے وقت اور زحمت کے لئے مناسب معاوضہ ادا کر دے گا۔ چنانچہ میں نے
ایسا ہی کیا۔"

"پھر کیا ہوا؟" میں نے سوال کیا۔

"اس نے بوتل میں سے خط نکالا اور اسے پڑھنے کے بعد مجھے پچاس ڈالر دیئے۔
پھر اس نے پوچھا کہ میں نے بوتل والا خط پڑھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خط سے مجھے
کوئی مطلب نہیں تھا۔ اور میں نے اسے نہیں پڑھا۔ یہ سن کر جارج ایلڈر نے مجھے سو ڈالر
اور دیئے۔" کیڈز منہ پھیر کر سمندر کی جانب دیکھنے لگا۔

میں چند سیکنڈ تک انتظار کرتا رہا اور پھر بولا۔ "تو گویا پہلے اس نے
تمہیں پچاس ڈالر اور پھر سو ڈالر دیئے؟"

"ہاں۔"

"ایلڈر مر چکا ہے اور تم اب اس کے ممنون احسان نہیں ہو بیٹے" میں بولا۔

"مطلب کیا ہے تمہارا؟"

"جس طریقے سے تمہیں بوتل ملی ہے اور تمہاری قناعت پسند طبیعت کے پیش نظر
یقین نہیں آتا کہ تم نے محض ایک بوتل کے ملنے پر جارج ایلڈر کو فون کرنے کی زحمت
کی ہو گی۔"

"تمہارا مطلب ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں؟" کیڈز نے برگشتگی سے پوچھا
میں نے اس کا بھرپور جائزہ لیا اور پھر مسکراتے ہوئے نرمی سے بولا۔ "بیٹے تم صرف
جھوٹ ہی نہیں بول رہے بلکہ واقعات کو بالکل غیر فطری انداز سے پیش کر رہے ہو۔"

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کیڈز نے بے قابو ہو کر وکیل کی طرف ایک قدم بڑھایا اور پھر اپنے آپ پر قابو پا کر کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ "تو کیا ہیں واقعات؟"

"میرا اندازہ ہے کہ واقعات جاننے کے لئے تم نے خط پڑھا تھا۔ پھر خط کے مضمون سے واقف ہونے کے بعد تمہیں معلوم ہو گیا کہ جارج ایلڈر کو اس خط سے ضرور دلچسپی ہو گی۔ چنانچہ تم خط لے کر اس کے پاس گئے اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ تم خط پڑھ چکے ہو۔ اس نے تمہیں مزید سو ڈالر دیئے اور وعدہ لے لیا۔ کہ کسی سے خط کا ذکر نہیں کرو گے۔"

"تم جو چاہے اندازے لگاؤ۔" کیڈز بولا۔

"اگر تمہیں گواہوں کے کٹہرے میں بلوایا جائے تو تم کیا کرو گے؟" میسن نے سوال کیا

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد کیڈز بولا۔ "تم ایک سمارٹ وکیل ہو۔ میں فی الحال کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ جارج ایلڈر سے میرا کوئی باقاعدہ سمجھوتہ نہیں ہوا تھا کہ اگر عدالت میں جانا پڑا تو میں حقیقت بیان کر دوں گا۔"

میسن نے جیب سے تہہ کیا ہوا ایک کاغذ نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔ "یہ عدالت کی طرف سے جاری کردہ سمن ہے۔ اور اس کے مطابق کل صبح دس بجے تمہیں ڈورتھی فینر کے مقدمے میں صفائی کی طرف سے پیش ہونا ہو گا۔ تم صفائی کے گواہ ہو اور اب اس ملاقات یا گفتگو کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے آنے جانے کا کرایہ میں ادا کر دوں گا۔"

کیڈز نے سمن کو پتلون کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ "جدید تہذیب کی یہی تو مصیبتیں ہیں۔ میں یہ سمجھا تھا کہ ڈیڑھ سو ڈالر میری ان کا دودھ ہیں۔"

"تو کل عدالت میں پہنچ جانا" میسن نے کہا اور یہ تینوں اس سے رخصت ہو لئے۔

۱۶

کمرہ عدالت کی فضا میں اضطراب اور ہیجان پھیلا ہوا تھا۔ عدالت کا اجلاس شروع ہوتے ہی کلاڈ گلوسٹر طمطراق سے اٹھا۔ "حضور والا اب میں ایک گواہ رونالڈ ڈکسن کو پیش کرتا ہوں۔"

لمبے قد والے رونالڈ ڈکسن نے گواہوں کے کٹہرے میں آکر حلف اٹھایا اور اپنا نام، عمر، رہائشی پتہ اور پیشہ بتانے کے بعد مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ گلوسٹر نے پوچھا "تم ملزمہ ڈورتھی فیر سے واقف ہو؟"

"ہاں جناب۔ کیونکہ میں مونادناک ہوٹل اپارٹمنٹس میں نائٹ کلرک کے فرائض انجام دیتا ہوں۔"

"تمہاری ڈیوٹی کے اوقات کیا ہیں؟"

"چار بجے سہ پہر سے رات بارہ بجے تک۔"

"تین اگست کی رات کو بھی تمہاری ڈیوٹی کے یہی اوقات تھے؟"

"ہاں جناب"

"اچھا مسٹر ڈکسن یہ بتاؤ کہ تمہاری ڈیوٹی کے اوقات میں مس فیر سے متعلق کیا

واقعات پیش آئے؟"

"میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ....."

گلوسٹر نے فوراً اس کی بات کاٹی۔ "اخبار کی بات چھوڑو۔ اپنی معلومات بیان کرو۔"

"اچھا جناب۔ مجھے ڈیوٹی پر آئے تقریباً ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ وہ آئی۔ اس وقت ساڑھے پانچ بجے ہوں گے۔ میں نے اسے پیار کیا دی کہ ....."

"تمہاری اس سے گفتگو ہوئی تھی؟"

"ہاں جناب" نائب کلرک بولا۔ "میں نے اس سے بات کی اور اس نے ....."

"پھر کیا ہوا؟" گلوسٹر نے اسے ٹوکا۔ "اس نے کیا کیا؟"

"اس نے پوچھا، کوئی ڈاک ہے اور اس نے کہا کہ لاکھوں ٹیلیفون کالیں اس کے نام آچکی ہیں اس نے کی۔ بکس میں سے ان کالوں کی پرچیاں نکالیں اور اپنے اپارٹمنٹ میں جانے کے لئے ایلیویٹر کی طرف چلی گئی۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک جنٹلمین آیا اور کہنے لگا کہ وہ ڈوروتھی فیز سے ملنا چاہتا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ اس کی منتظر ہے۔ اس لئے فون پر اسے بتانے کی ضرورت نہیں یہ بات کسی قدر خلاف ضابطہ تھی لیکن وہ ایسا شخص تھا جو معزز اور معتبر لگتا تھا۔ ایسا شخص کسی کو خلاف ضابطہ کام کرنے کی کبھی تلقین نہیں کرتا اور ....."

"تم نے کیا کیا؟" گلوسٹر نے پھر اسے ٹوکا۔

"میں کچھ ہچکچایا تو اس نے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر مجھے دیا۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

وہ ڈھٹائی سے مسکرا دیا۔ "پھر میں نے کچھ نہیں کیا۔"

"مطلب یہ کہ تم نے اس کے متعلق فون پہ اعلان نہیں کیا؟"

"ہاں۔ میں نے اسے جانے دیا۔"

"تم نے اسے اچھی طرح دیکھا تھا؟"

"ہاں۔"

"پھر دوبارہ کب دیکھا اسے؟"

"مردہ خانے میں اس کی لاش دیکھی تھی۔"

"گویا یہ شخص جارج ایلڈر تھا؟"

"مجھے بتایا گیا تھا کہ یہی اس کا نام ہے۔"

"اچھا مسٹر ڈکس اب میں تمہیں ایک تصویر دکھاتا ہوں بتا سکتے ہو کہ یہ کس کی تصویر ہے؟"

"ہاں جناب۔ یہ اسی شخص کی تصویر ہے جو اس سہ پہر کو ڈورتھی فینر سے ملنے آیا تھا اور جس نے مجھے پانچ ڈالر دیئے تھے۔"

"کیا یہ جانتے ہو کہ یہ شخص کتنی دیر اوپر رہا؟"

میسن اٹھ کر بولا۔ "اسے یہ نہیں معلوم کہ آیا وہ شخص ڈورتھی فینر کے اپارٹمنٹ میں گیا تھا یا نہیں اسے تو بس یہ معلوم ہے کہ اس شخص نے اسے پانچ ڈالر دیئے اور ملزمہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ گفتگو کسی طرح بھی ملزمہ سے وابستہ نہیں کی جا سکتی اور جب تک تم کوئی تعلق ثابت نہیں کرتے اس گفتگو کی کوئی اہمیت نہیں۔"

"میں تعلق ثابت کروں گا۔" کلوسٹر بولا۔

"خیر اگر وہ ڈورتھی فینر کے اپارٹمنٹ میں نہیں گیا تھا۔" ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا: "تو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پھر اس نے اپنے پانچ ڈالر خواہ مخواہ ضائع کئے تھے۔"

اس پر کورٹ روم میں قہقہے گونجنے لگے۔

جج نے ہتھوڑی کو میز پر بجا کر کہا۔" خاموش خاموش۔ گواہ کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا۔"

گلوسٹر وسیع مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔" بتاؤ۔ تمہارے سامنے اس شخص نے کیا کیا؟"

" وہ ایلیویٹر میں سوار ہو کر اوپر چلا گیا اور تقریباً چالیس منٹ بعد نیچے آیا۔ پھر اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور باہر چل دیا۔"

میں نے انگلیاں گردن کے پیچھے باندھ لیں اور گھومنے والی کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر پوری خوش مزاجی سے مسکرانے لگا۔ اب جبکہ اس کا مقدمہ قانونی طور پر تباہی کا شکار ہو چکا تھا وہ خود ایک ایسے جنگجو کی طرح نظر آ رہا تھا۔ جو ایک کونے میں لڑتا ہوا اپنے دشمن کی قوت کا اندازہ لگا رہا ہو اور شکست فاش سے بچنے کے طریقے سوچ رہا ہو۔ تاہم اس کی خود اعتمادی پوری طرح برقرار تھی۔

پھر گلوسٹر کے اگلے سوال پر اس کے پیٹ میں اچانک بگولہ سا اٹھا۔ گلوسٹر نے گواہ سے پوچھا۔" اب یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ملزمہ کو لوبی میں اپارٹمنٹ سے جاتے دیکھا تھا؟"

" ہاں جناب"

" کیا حالات تھے؟"

" میں عارضی طور پر ڈیسک چھوڑ کر اپنے دفتر سے باہر گیا ہوا تھا۔ جیسے ہی واپس ہوا۔ مجھے ایک عورت تیزی سے لابی پار کر کے باہر جاتی دکھائی دی۔ یہ عورت ڈورتھی فیر تھی۔"

" یہ کس وقت کی بات ہے؟"

"اس وقت شام کے تقریباً ساڑھے سات بجے تھے۔"

"گویا تین اگست کی شام تھی؟"

"ہاں جناب"

"کیا اس شام تم نے بعد میں ملزمہ کو پھر بھی دیکھا؟"

"ہاں جناب جب وہ واپس آئی۔"

"اپنی بات کی وضاحت کرو۔"

"کچھ دروازے ہم بند رکھا کرتے ہیں اور رات کو لابی کا دروازہ بھی مقفل کر دیتے ہیں مگر کوئی بھی مکین یہ دروازہ کھول سکتا ہے کیونکہ ہر اپارٹمنٹ کی چابی اس دروازے کو لگ سکتی ہے۔ یہی حال عقبی دروازے کا ہے جو ایک گلی میں کھلتا ہے اسے بھی اپنی چابی استعمال کرکے کوئی بھی مکین کھول سکتا ہے یہ دروازہ مقفل رہتا ہے لیکن جب اسے کھولا جائے تو ڈیسک پر ایک بتی روشن ہو جاتی ہے اور ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی مکین عقبی دروازے سے اندر آیا ہے۔"

"ہوں تو کیا واقعات پیش آئے؟"

"تو رات کو ساڑھے گیارہ بجے یہ بتی جلی اور میں تحقیقات کی غرض سے اٹھا میں ٹرنک روم کی طرف جا رہا تھا کہ ایلیویٹر نیچے آنے کی آواز سنی کسی نے اسے نیچے سے طلب کیا تھا۔ میں دوڑ کر سیڑھیاں اترا اور دروازے کو تھوڑا سا کھول کر دیکھا اس وقت ملزمہ مجھے ایلیویٹر کا انتظار کرتے نظر آئی۔"

"تم سے ملزمہ کتنی دور تھی؟"

"دس فٹ سے زیادہ نہیں"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اس نے کیسے کپڑے پہن رکھے تھے؟"

"سفید سویٹر اور وہ نیلی تپلون جو وہ اکثر کشتی رانی کے لئے استعمال کرتی ہے۔ پاؤں میں ٹینس کے جوتے تھے۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"ایلیویٹر نیچے آ کر رکا اور ایلیویٹر پر سوار ہو کر وہ اوپر چلی گئی۔ میں نے لابی میں اکمراؤنڈ کیٹر کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا کہ ایلیویٹر چوتھی منزل پر جا کر رکا ہے۔"

"اور ملزمہ کا اپارٹمنٹ چوتھی منزل پر ہے؟"

"ہاں جناب"

"کیا تمہارے پاس یہ جاننے کا کوئی ذریعہ ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ملزمہ اس دن شام سات بجے سے رات دس بجے تک اپنے اپارٹمنٹ میں موجود تھی یا نہیں؟"

"ہاں جناب۔ یہ جاننے کا ذریعہ ہے۔"

"وضاحت کرو۔ پلیز"

"ہر تین ماہ بعد مکینوں کو استعمال کے لئے دی گئی اشیاء کی میں پڑتال کیا کرتا ہوں۔ ملزمہ کی اشیاء کی پڑتال کو تین ماہ گزر چکے تھے۔ اس دن جب میں نے ملزمہ کو باہر جاتے دیکھا تو نائٹ ہاؤس کیپر کو بلا کر کہا کہ چیزوں کی پڑتال کے لئے موقع مناسب ہے مس فیئر سے اس کی غیر حاضری میں پڑتال کی میں پہلے سے اجازت لے چکا ہوا تھا۔"

"تو پھر کیا ہوا؟"

"چنانچہ میں نے ہاؤس کیپر سے کہا کہ جا کر پڑتال کر آئے کیونکہ مس فیئر باہر گئی ہے"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہاؤس کیپر پڑتال کرنے گئی تھی یا نہیں؟"

"جی ہاں وہ گئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ ۔۔۔۔"

"اس کا بیان رہنے دو۔ ہم یہ بات خود اس سے پوچھ لیں گے۔" گلوسٹر بولا۔
"اب یہ بتاؤ کہ جب ملزمہ باہر گئی تو کس لباس میں تھی؟"

"اس نے اس وقت ہلکی پیلے رنگ کی سکرٹ اور اس سے میچ کرتی ہوئی جیکٹ پہن رکھی تھی چونکہ اس وقت اس کی پیٹھ میری طرف تھی اس لئے اس کے بلاؤز کا رنگ میں نہیں دیکھ سکا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب وہ باہر تھی تو اس نے لباس ضرور بدلا تھا۔ باہر جاتے وقت اس نے سکرٹ پہن رکھی تھی اور جب واپس آئی تو سفید سویٹر اور نیلی پتلون میں ملبوس تھی۔"

"اگر وہ سکرٹ تمہیں دوبارہ دکھائی جائے تو تم اسے شناخت کر لو گے؟"

"ہاں جناب"

"لو اب یہ دیکھو یہ سکرٹ اور جیکٹ جو شیرف کو ملزمہ کے فلیٹ سے ملی کیا یہ وہی ہے؟"

"ہاں جناب یہ وہی سکرٹ اور جیکٹ ہے۔"

"اب یہ بتاؤ کہ کیا اس کے جاتے وقت تم نے کوئی پرس اس کے ہاتھ میں دیکھا تھا؟"

"ہاں جناب، اس کا پرس اس کے دائیں ہاتھ میں لٹکا ہوا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے"

"اور کیا واپسی پر بھی پرس اس کے ہاتھ میں تھا؟"

"نہیں جناب۔ واپسی پر پرس نہیں تھا۔ اس کے پاس۔"

خندہ استہزا لبوں پہ لئے گلوسٹر مڑا اور پیری میسن سے بولا "مسٹر میسن اب تم جرح کر سکتے ہو۔"

میسن نے لاپرواہی کے انداز اپناتے ہوئے کہا۔ "اوہ مجھے صرف چند سوال پوچھنے

ہیں۔" پھر وہ مسکراتے ہوئے اٹھا اور وائیٹ کلرک سے مخاطب ہو کر بولا "تمہارے بیان سے جو کچھ میں نے اخذ کیا ہے اس کے مطابق مسٹر ایلارڈ کو ملزم کے اپارٹمنٹ میں بغیر اعلان کئے جانے دینا خلاف ضابطہ بات ہے۔"

"ہاں۔"

"اور تم نے ایسا کیا؟"

"ہاں جناب"

"پانچ ڈالر کے لئے؟"

"اگر تم یہی کہنا چاہتے ہو تو ہاں۔"

"پانچ ڈالر کے لئے تم نے ضابطہ کو توڑا؟" میسن نے مسکرا کر کہا۔

گواہ کچھ الجھ کر بولا۔ "ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

"کیا تم چار ڈالر کے لئے بھی ایسا کر گزرتے؟"

کورٹ روم میں ہنسی کی متعدد آوازیں ابھریں اور گواہ میسن کو کینہ پرور نگاہوں سے گھورتا رہا۔

"بتاؤ کیا چار ڈالر کے لئے بھی ایسا کر گزرتے؟"

"وہ حضور والا۔" گلوسٹر چیں بجبیں ہو کر بولا۔ "مجھے اس سوال پر اعتراض ہے یہ سوال دلیل کی طرح کا ہے اور یہ مناسب جرح نہیں۔"

"سوال ضرور دلیل کی طرح کا ہے۔" جج گیرے نے حکم لگایا۔ "لیکن میرا خیال ہے کہ جرح مناسب ہے۔"

"کیا تم چار ڈالر کے لئے بھی ایسا کر لیتے؟" میسن نے پوچھا۔

"ہاں میرا خیال ہے۔" گواہ نے ضدی انداز سے کہا۔

"اور تین ڈالر کے لئے ؟"

"ہاں" وہ جھنجھلا کر قدرے زور سے بولا۔

"دو ڈالر کے لئے ؟" میں نے سوال کیا۔

"میں نہیں جانتا۔" گواہ بھنا کر بولا۔

"ایک ڈالر کے لئے ؟"

"نہیں!" اب تو وہ چیخ ہی اٹھا۔

"شکریہ مسٹر ڈکسن۔ مجھے بس یہ معلوم کرنا تھا کہ تم کس حد تک ارزاں ہو۔"

مین کی نگاہیں گواہ سے دوچار تھیں مگر اسے حاضرین عدالت کے خنداں چہروں اور ڈی ... کی جھنجھلاہٹ کا پورا احساس تھا۔ وہ بولا۔ "اچھا تو جب تین تاریخ کی سہ پہر کو ملزمہ واپس آئی تو تمہاری اس سے گفتگو ہوئی تھی ؟"

"ہاں جناب"

"تم نے اسے بتایا کہ اس کے نام لاکھوں فون کالیں آئی ہوئی ہیں"

"ہاں لیکن لاکھوں کا ذکر میں نے محاورۃً کیا تھا۔"

"ٹھیک ٹھیک" مین بولا "تم جیسا حقیقت پسند شخص جیوری کو یہ یقین دلانے کی کوشش نہیں کر سکتا کہ تم نے واقعی لاکھوں کالوں کی پرچیاں چھوٹے سے کی بکس میں ڈالی ہوں گی۔"

گواہ کسمسا کر رہ گیا۔

"اچھا تو تمہاری اس سے کتنی دیر گفتگو ہوئی ؟"

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

"تقریباً پانچ منٹ"

"اچھا تو وہ جنٹلمین، جس نے تمہیں پانچ ڈالر دے کر خلافِ ضابطہ کام کرنے پر آمادہ کیا۔ اس کے کتنی دیر بعد آیا تھا؟"

ڈکسن الل ببھوکا ہو گیا۔ "شاید گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹے بعد۔"

"اور ملزمہ اس کے کتنی دیر بعد باہر گئی؟"

"میرا خیال ہے چالیس منٹ بعد"

"اچھا اب جیوری کو ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ ملزمہ کی آمد کے وقت پانچ منٹ کی گفتگو کے دوران کیا کیا باتیں ہوئی تھیں؟"

"حضور والا" گلوسٹر اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ سوال غیر متعلق، ناروا اور بے بنیاد ہے اور غیر مناسب جرح ہے۔"

"اگر وکیل صفائی کیس سے اس کا تعلق ثابت کر دے تو پھر ٹھیک ہے" جج گیرٹ نے کہا

میسن مسکرا کر بولا۔ "حضور والا۔ میرے یقین کے مطابق یہ قانون ہے کہ جب ایک گواہ سے براہ راست گفتگو کے کسی جزو کے متعلق پوچھا جائے تو وکیل صفائی کو یہ حق حاصل ہے کہ پوری گفتگو منظر عام پر لے آئے۔"

"ہاں یہ تو جنرل رول ہے۔" جج نے تائید کی۔

"مجھے بھی یہ رول تسلیم ہے۔" گلوسٹر بولا۔ "اور اسی لیے میں نے گواہ کو ہر اس موقع پر ٹوک دیا تھا جب وہ اس گفتگو کے متعلق کچھ کہنے کو ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس گفتگو کا کیس سے کوئی تعلق نہیں۔"

"لیکن تم نے گفتگو کے متعلق ضرور پوچھا تھا۔" میسن بولا۔ "اور گواہ نے اس

گفتگو کا یہ حصہ بتایا تھا جس میں لاکھوں کا لوں کا ذکر تھا۔"
گلوسٹر اکھڑے ہوئے لہجے میں بولا۔ "بہر حال یہ گفتگو نہیں تھی۔"
"اسے خط و کتابت یا ٹیلی پیتھی بھی نہیں کہا جاسکتا۔" میسن بولا۔ "اگر یہ گفتگو نہیں تھی تو پھر اور کیا تھی؟"
جج نے سوچتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے وکیل صفائی ٹھیک کہہ رہا ہے۔"
"حضور والا!" گلوسٹر بولا۔ "میں جانتا ہوں کہ اس کے پس منظر میں کیا ہے۔ اگر اس بحث کا دروازہ کھل گیا تو لاتعداد غیر متعلق موضوعات چھڑ جائیں گے۔"
"یہ بات بحث کا یہ دروازہ کھولنے سے پہلے تمہیں سوچنا چاہئے تھی۔" جج نے فیصلہ دیا۔ "گواہ جواب دے۔"
"جس حد تک ممکن ہو سکے ساری گفتگو دہرادو۔" میسن نے گواہ سے مطالبہ کیا "تم نے ملزمہ سے کیا کہا اور ملزمہ نے تم سے کیا کہا۔"
"اوہ۔ حضور والا یہ ......" گلوسٹر بولا۔
"تمہارے اعتراض پر فیصلہ دیا جا چکا ہے۔"
"تو پھر میں حضور والا سے درخواست کرتا ہوں کہ فی الحال سماعت ملتوی کر دی جائے۔" گلوسٹر نے کہا۔ "میں جیوری سے الگ ہو کر عدالت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"
"یہاں رازداری کی کوئی ضرورت نہیں۔" جج بولا۔ "گواہ جواب دے۔"
گلوسٹر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور ڈکسن بولا۔ "جواب میں نے ملزمہ کی رہائی پر اسے مبارکباد دی اور اس نے بتایا کہ مسٹر میسن کی جرح نے مسٹر ایلڈر کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیئے تھے۔ اور وہ یہ بھی نہ بتا سکا کہ کونسے جواہرات چوری ہوئے تھے۔ ملزمہ نے

یعنی کہ وہ اسے اپنی فتح سمجھتی ہے اور مسٹر ایلڈرڈ بڑی نازک صورت حال سے دوچار ہے۔"

اب گلوسٹر بھڑک کر بولا۔ "حضور والا میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ جیوری کو ہدایت کی جائے کہ یہ گفتگو ملزمہ اور گواہ کے درمیان ہوئی اور اس کا مقدمے کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔"

میسن بڑے سکون سے بولا۔ "میرا خیال ہے کہ معزز وکیل جیوری پر اپنی مرضی عائد کرنا چاہتا ہے۔"

"میں قانون بتا رہا ہوں۔" گلوسٹر بولا۔

"تمہیں جیوری کو یا مجھے قانون پڑھانے کی ضرورت نہیں۔" میسن بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ عدالت تم سے زیادہ قانون جانتی ہے۔"

کمرہ عدالت میں مختلف لوگ ہنسنے لگے۔ جج نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی اور ہتھوڑے سے میز بجاتے ہوئے بولا۔ "خاموش۔ ہمیں ضابطے کا خیال رکھنا چاہیے اور ذاتیات سے گریز کرنا چاہیے۔"

"میں چاہتا ہوں۔" گلوسٹر بولا۔ "کہ جیوری کو ہدایت کی جائے کہ یہ گفتگو محض گفتگو ہے۔"

"حالانکہ چند منٹ پہلے ڈی اے اسے گفتگو قرار نہیں دے رہا تھا۔" میسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بوکھلایا ہوا سرکاری وکیل اپنا ذہنی توازن بحال کرتا، میسن عدالت سے مخاطب ہو کر بولا۔ "مزید یہاں حضور والا میں دفاع کی طرف سے چند شہادتیں پیش کیے جانے کی درخواست کرتا ہوں۔ اگر مقتول کی میز میں سے تلاشی پر پراسیکیوشن کو کچھ کاغذات ملے ہیں تو میں انہیں جائزے کے لیے پیش کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔"

جج گیرے نے کسی قدر حیرت سے کہا۔ "کیا اس سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ تم پراسیکیوشن

کی کسی شہادت کا پیشگی جائزہ لینا چاہتے ہو؟"

"پراسیکیوشن کی شہادت نہیں حضور والا" میسن بولا۔ "بلکہ چند ایسے کاغذات ہیں جو دفاع کے لئے شہادت ہو سکتے ہیں اور جن کے متعلق معقول وجہ کی بناء پر مجھے یقین ہے کہ پراسیکیوشن کی خواہش نہیں کہ ہم ان تک رسائی حاصل کر سکیں۔"

جج نے سوالیہ نگاہوں سے گلوسٹر کی طرف دیکھا۔

گلوسٹر بولا۔ "مجھے کچھ پتہ نہیں معزز وکیل کن کاغذات کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم ان معاملات کو اپنے تئیں محدود رکھ رہے ہیں جب ہم شہادت کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں اور یقیناً ہم پر ایسی کوئی پابندی نہیں کہ ہم یہ شہادتیں وکیل دفاع کے سامنے پیش کریں۔"

بشرطیکہ ایسی کوئی شہادت ہو اور بشرطیکہ تم اسے پیش کر دو۔" میسن بولا۔

"خیر تو ہم شہادتیں روک رہے ہیں؟" گلوسٹر بولا۔ "اور انہیں اپنی مرضی سے پیش کریں گے"

"لیکن فرض کیا تم اپنا ارادہ بدل لیتے ہو اور انہیں نہ پیش کرنے کا فیصلہ کر لو تو؟"

میسن بولا۔

"یہ ہمارا حق ہو گا۔"

"تو پھر ہم اپنے حق کے طور پر ان کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔" میسن نے کہا۔ پھر گلوسٹر کے کچھ کہنے سے پہلے وہ عدالت سے مخاطب ہو کر بولا۔ "حضور والا یہ دیکھ سکتے ہیں کہ پراسیکیوشن کیسے کیسے حربوں سے کام لے کر شہادت دبانے کی کوشش میں ہے۔"

"اس الزام تراشی سے آخر تمہارا مقصد کیا ہے۔" گلوسٹر گرم ہو کر بولا۔ "یہ پیشہ ورانہ بداخلاقی ہے۔ ہم نے کوئی شہادت نہیں دبائی اور...."

"جج صاحب" میسن نے چبھتے ہوئے لہجے میں ٹوکا۔ "تمہیں یاد ہوگا عدالت نے کتے کا پتہ بتانے کی ہدایت کی تھی اور تم نے اب تک ایسا نہیں کیا۔"

"میں بتا چکا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں۔" گلوسٹر بولا۔ "اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ شیرف۔"

"ایک منٹ" جج نے مداخلت کی۔ "وکیل دفاع حق بجانب ہے عدالت نے حکم دیا تھا کہ تم ڈیفنس کو کتے کا پتہ بتا دو۔"

"میں یہ نہیں سمجھا تھا۔" گلوسٹر ہراساں ہو کر بولا۔ "میں بیان کر چکا ہوں کہ شیرف کو کتے کا پتہ ہے اور جب شیرف گواہوں کے کٹہرے میں تھا تو ڈیفنس کو پوچھنے کا موقع حاصل تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔"

"عدالت کا حکم یہ تھا کہ تم کتے کا پتہ بتاؤ۔"

"ہاں عدالت کا یہی مدعا تھا۔" جج نے میسن کی تائید کی۔

"خیر تو میں ٹھیک سے نہ سمجھ سکا۔"

"اب تو ٹھیک سے سمجھ گئے ہو۔" میسن بولا۔ "اب بتاؤ کتا کہاں ہے؟"

"میں ... میں یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔"

"کیوں نہیں بتا سکتے؟"

"کیونکہ میں اپنا سارا کیس تھالی میں رکھ کر تمہیں پیش نہیں کر سکتا تاکہ تم اس کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دو۔" گلوسٹر نے جواب دیا۔ "کتے کو ایکم بورڈنگ کے تازی خانے میں رکھا گیا تھا مگر بعد میں ہمارے ایک گواہ کی خواہش پر اس کے حوالے کر دیا گیا اور اب کتا اسی گواہ کی تحویل میں ہے۔ کتے کا پتہ بتاتے ہوئے اب مجھے اس گواہ کا پتہ بتانا ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم ہمارے گواہ سے چھیڑ چھاڑ کرو۔"

"آخر تمہیں کس بات کا خوف ہے؟" میسن بولا "کیا یہ ڈر ہے کہ تمہارے گواہ کو جھوٹ بولنے پر آمادہ کر دوں گا یا میری درخواست پر وہ دروغ بیانی پر اتر آئے گا۔"

"نہیں، یہ بات نہیں۔"

میسن جیوری کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور بولا۔ "تو پھر یہ ڈر ہو گا کہ میں اسے سچ بولنے پر آمادہ کر لوں گا۔"

"حضور والا۔" گلوسٹر جج سے بولا۔ "ہم ادھر ادھر کی باتوں میں بلاوجہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔"

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کتا کہاں ہے۔" میسن بولا۔ "اور عدالت تمہیں کتے کا پتہ بتانے کی ہدایت کر چکی ہے اب تم عدالت کے حکم سے انحراف کر رہے ہو۔"

"میں ایسی کوئی بات نہیں کر رہا اور......"

جج نے میز بجاتے ہوئے کہا۔ "حضرات۔ باہمی لعنت وشنید سے احتراز لازم ہے ذاتیات سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ آپ دونوں معزز وکلاء ایک دوسرے سے خطاب کی بجائے عدالت کو مخاطب کریں۔"

گلوسٹر کے جواب سے پہلے ہی میسن جلدی سے بولا۔ "بہت بہتر حضور والا۔ میں عدالت سے ایک اور درخواست کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ڈیفنس اور اس کے ماہرین کو موقع واردات دیکھنے نہیں دیا گیا اور یوں ڈیفنس تیار کرنے کا موقع نہیں دیا گیا"

جج کسی قدرے متعجب ہو کر بولا۔ "ڈیفنس کو یقیناً موقع واردات اور لوازمات دیکھنے کا حق ہے۔"

"مگر حضور والا۔ شیرف نے متعدد بار درخواست کرنے کے باوجود ہمیں ایسا

نہیں کرنے دیا۔"

"خیر تو عدالت اجازت دیتی ہے کہ ڈیفنس اور اس کے ماہرین کو موقع واردات اور نواحات دیکھنے کا موقع دیا جائے اور اب سوموار کی صبح تک سماعت ملتوی کی جاتی ہے۔ سوموار تک اپنی اور وکیل استغاثہ کی سہولت کے مطابق وکیل صفائی جائے واردات کا معائنہ مکمل کر لے۔"

اور یوں عدالت برخواست ہو گئی۔

۱۷

شیرف کیڈی نے مین لینڈ کا بڑا گیٹ کھولتے ہوئے پھنکار کر کہا۔ "میں ایک مصروف شخص ہوں۔ سارا دن یہاں نہیں صرف کر سکتا۔ عدالت نے حکم دیا تھا کہ تمہیں یہاں کا معائنہ کرنے کا موقع فراہم کر دوں اور۔۔۔"

"اور ہم ضرور معائنہ کریں گے۔" میسن نے کہا۔

"اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ معائنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔" شیرف بولا۔

"بلکہ اس کے برعکس اس کا انحصار اس بات پہ ہے کہ معائنے سے جج کی کیا مراد ہے۔"

"ہوں۔" شیرف بولا۔ "میرا خیال ہے تم زیادہ وقت نہیں لگاؤ گے۔"

"یہ محض تمہارا خیال ہے۔ معائنہ کے لئے ہمیں سوموار کی صبح دس بجے تک مہلت حاصل ہے۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اتنے میں ایک اور کار وہاں آکر رکی اور کچھ آدمی تلاش کے مخصوص آلات اٹھائے نیچے اترے۔ شیرف نے کیڈلگی سے پوچھا۔ "یہ کیا ہے؟"

"یہ ماہرین معائنے کے کام میں میری مدد کریں گے۔"

"اور ان آلات کے ساتھ یہ کیا ڈھونڈیں گے؟"

"ہم دھات کی تلاش کریں گے۔" میں بولا۔ "دھات کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز جو زمین یا ریت میں ایک فٹ کے قریب دبی ہوئی ہو۔"

کچھ سوچنے کے بعد شیرف بولا۔ "ٹھیک ہے مگر تمہیں کھدائی کی اجازت نہیں دونگا"

"ہم معائنے کے لئے آئے ہیں اور یہ چیزیں ہمیں اس کام میں مدد دیں گی۔"

"جج نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔ تم آنکھوں سے معائنہ کر سکتے ہو۔ آلات استعمال نہیں کر سکتے۔"

میں نے اپنی جیب سے محدب شیشہ نکالا اور بولا۔ "اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا اس میں سے دیکھ سکتا ہوں۔"

"اگر تمہاری نظر اتنی ہی کمزور ہے تو اسے استعمال کر سکتے ہو" شیرف نے طنز کیا۔

"یہ بھی تو ایک آلہ ہے۔" میں بولا۔

شیرف سوچ میں پڑ گیا۔

"تمہیں اختیار ہے کہ ہمیں معائنے سے روک دو۔" میں بولا۔ "اور یہ تمہاری اچھی بات ہوگی۔ پھر میں سوموار کو جج سے معائنہ کی وضاحت طلب کروں گا اور ...."

"اوہ۔ جاؤ معائنہ کرلو۔"

وہ سیکٹ میں سے جنریٹر کی طرف چلے گئے اور شیرف نے اس طرف سے

گیٹ کو قفل کر دیا مین نے رہائش گاہ کے قریب پہنچ کر اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ آلات کی مدد سے لان کی سمت گھر کے اگلے حصے کی چھان بین کریں اور پھر ڈیلیا اور پال ڈریک کے ساتھ گھر میں داخل ہوا۔ شیرف بھی ان کے ساتھ قدم بہ قدم چل رہا تھا۔ گھر کے خالی کمروں پر گویا ابھی تک موت کا سایہ پھیلا ہوا تھا۔

"یہ ہے وہ کمرہ جہاں قتل ہوا۔" شیرف بولا۔ "دھونے کے باوجود خون کے دھبے اب بھی موجود ہیں۔"

"اور وہ الماری کہاں ہے جس میں کتا بند رہتا تھا؟"

شیرف نے ایک الماری کا دروازہ کھولا اور دروازے کی اندرونی سمت کھرونچوں کے نشانات کا معائنہ کرنے کے بعد مین بولا۔ "نشانات واقعی تازہ ہیں۔"

"ہاں۔" شیرف بولا۔ "جھگڑے کی آوازیں سن کر کتے کو احساس ہوا ہو گا کہ اس کے مالک کی جان خطرے میں ہے اور قدرتی امر ہے کہ اس نے باہر آنے کے لیے جدوجہد کی ہو گی۔"

"بات معقول لگتی ہے۔" مین بولا۔ "اچھا تو گولی کمرے میں سے ہوتی ہوئی نکل گئی تھی۔"

"ہاں اور اس فرانسیسی دروازے سے باہر چلی گئی۔"

مین دیر تک ادھر ادھر معائنہ کرتا رہا پھر اچانک بولا۔ "یہاں لکڑی کی سیڑھی تو ہو گی؟"

"لکڑی کی سیڑھی؟" شیرف الجھ کر بولا۔ "میرے خدا اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟"

"اس ڈھلوانی چھت کا وہ نوکدار کونا دیکھنا چاہتا ہوں جہاں غالباً گمشدہ گولی لگی ہے یہاں سے وہ جگہ ٹھیک سے نظر نہیں آ رہی۔"

"تمہارے خیال میں وہاں کیا ہو سکتا ہے؟"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ممکن ہے وہاں گن کی گولی ہو۔"

مشکوک نگاہوں سے مبین کو گھورنے کے بعد شیرف نے سلامی والی چھت کی طرف دیکھا۔ "لیکن گولی کا وہاں کیا کام؟"

"ممکن ہے آرام کر رہی ہو۔"

"ہونہہ" شیرف نے طنزیہ آواز میں کہا۔ "میں اب سمجھا۔ شاید ایلڈر نے کسی سے یہاں ڈوئیل لڑا ہوگا اور گولی چھت کی طرف اچھال دی ہوگی جبکہ دوسرے نے اسے گولی مار دی۔"

"قیاس آرائی ختم کرو تو مجھے سیڑھی مہیا کر دو۔"

"ہم گولی کی تلاش میں سارا کمرہ کرید چکے ہیں۔"

"ٹھیک ہے تم نے کمرے کی دیواروں کی چھان پھٹک کی ہوگی لیکن چھت کے اس مقام کو چیک نہ کیا ہوگا۔"

کچھ پس وپیش کے بعد شیرف نے سیڑھی منگوا دی اور اپنی اہمیت جتانے کے لئے خود ہی سب سے پہلے چڑھا۔ چھت کی نوک کے قریب پہنچ کر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ بولا۔ "ہاں۔ یہاں کچھ لگتا تو ہے۔ ایک سوراخ بھی بنا ہوا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے جیب سے چاقو نکالا اور اسے کھولنے لگا۔

"دیکھو شیرف" مبین جلدی سے بولا۔ "میں تمہیں خبردار کرتا ہوں اگر وہاں گولی ہوئی تو اس پر نشانات بے حد اہمیت کے حامل ہوں گے اگر تم نے چاقو سے گولی نکالنے کی کوشش کی تو ممکن ہے وہ نشانات مسخ ہو جائیں اور یوں تم ڈیفنس کی ایک شہادت ضائع کر دو۔"

"ہاں۔ میں جانتا ہوں،" شیرف نے کہا اور چاقو کی نوک ایک سوراخ میں ڈال کر ادھر ادھر ہلانے لگا۔

"ڈیلا۔ تم نے یہ باتیں لکھ لی ہیں؟" مین نے پوچھا۔

"ہاں لفظ بہ لفظ،" ڈیلا نے جواب دیا۔

"یہ کیا ہے۔" شیرف وہیں سے چلایا۔ "میں کوئی تحریری انٹرویو نہیں دے رہا۔"

"تم بھی سوچتے رہو۔ میں نے تمہیں خبردار کر دیا تھا۔ اب اگر گولی مل گئی اور اس پر خراشیں خراب ہوئیں تو گواہوں کے کٹہرے میں جوابدہ ہوتے رہنا۔"

اتنے میں شیرف نے سوراخ سے گولی برآمد کر لی اور حیران ہو کر بولا۔ "تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہاں گولی ہے؟"

"مجھے معلوم نہیں تھا۔" مین بولا۔ "میں نے محض قیاس لگایا تھا کہ گولی وہاں ہو سکتی ہے۔"

شیرف سیڑھی اترنے لگا۔ اتنے میں مین کا ایک کارکن بھاگا بھاگا باہر سے آیا اور شیرف نے غصے سے پوچھا۔ "اب کیا ہے؟"

"مل گئی،" کارکن چلایا۔ "گن مل گئی ہے۔"

غصے سے لال بھبھوکا ہو کر شیرف باہر کی طرف لپکا۔ مین، پال ڈریک اور ڈیلا بھی اس کے پیچھے تھے باہر کچھ دور مین کے کارکن ایک چھوٹے سے گڑھے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ شیرف بڑبڑایا۔ "مجھے لازم تھا کہ ان لوگوں کی نگرانی کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا۔"

"میں تو تمہیں کوئی الزام نہیں دے رہا شیرف

ان کے قریب پہنچے پھر ایک شخص چلا کر بولا۔ وہ رہی گن۔ ہم نے اسے چھو نہیں کیا۔ آپ کی نشان دہی پر ہم نے آہستہ آہستہ کھدائی کی اور اسے دیکھتے ہی اطلاع بھیج دی۔
شیرف نے گھٹنے میں جھک کر ریت سے اٹھا ریوالور اٹھا کر ریت جھاڑ دی
یہ دیکھ کر میسن نے چھڑ تنبیہ کی۔ شیرف۔ احتیاط سے کام لو۔ ممکن ہے ریت کے باوجود انگلیوں کے کچھ نشانات بچ رہے ہوں۔
"میں جانتا ہوں۔" شیرف چڑ کر بولا۔ "مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم نے خود اسے یہاں رکھوایا ہے۔"
"کیا واقعی؟" میسن نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔
"ہاں واقعی۔" شیرف نے ریوالور کا سلنڈر ایک طرف ہٹا دیا۔ "۳۴۰ کیلیبر کی گن ہے اور ایک گولی چلی ہوئی ہے۔"
"تم مسلسل شہادتیں مسخ کرتے رہے ہو۔ اب اس کا کیا کرو گے؟"
"مجھے تمہاری ہدایت کی ضرورت نہیں۔"
گہرا سانس لیتے ہوئے میسن نے ایک خاص جگہ کی طرف اشارہ کر کے اپنے کارکنوں سے کہا۔ "اس مقام کی پڑتال کرو۔"
"آپ یہاں کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟"
"مہلک گولی۔" میسن نے جواب دیا۔
"اب میں یہاں ہوں۔" شیرف دھمکی دینے کے انداز میں بولا۔ "اور اب تم یہاں کوئی چیز پلانٹ نہیں کر سکتے۔"
کارکن احتیاط سے کھدائی کرتے ہوئے نرم ریت چھاننے لگے۔

"ہو سکتا ہے یہاں سے کچھ مل جائے۔" شیرف سوچتے ہوئے بولا۔ "ہم بھی یہ کام کر سکتے تھے مگر ضرورت ہی محسوس نہ کی اور ...... ارے ٹھہرو۔ یہ کیا ہے؟ گولی ہے؟" وہ جھکا اور چھانی میں سے گولی اٹھا لی۔

میں اپنے کارکنوں سے بولا۔ "ٹھیک ہے لڑکو اب تم چھٹی کرو۔"

"کچھ بتا سکتے ہو یہ کس کیلیبر کی گولی ہے؟" شیرف نے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ۴۴ کیلیبر کی گولی ہے۔" میں نے کہا۔

"دیکھو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے چکمہ دے جاؤ گے تو تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" شیرف نے بھنا کر کہا۔ "میں اس چکمہ میں نہیں آؤں گا۔"

"ٹھیک ہے عدالت میں تم سے درخواست بھی نہیں کروں گا کہ کسی چکمہ میں آؤ۔" میں نے کہا اور پھر اپنے کارکنوں کی طرف مڑا۔ "چلو لڑکو چلیں۔"

۱۸

میں اپنے دفتر میں بیٹھا صبح کا اخبار پڑھ رہا تھا بڑی بڑی سرخیاں یوں تھیں۔

ایلارڈ کیس میں دوسرے ۳۸ قتل کی دریافت۔

وضاحت طلب گولی چھت میں سے ملی۔

خبر کے مطابق شیرف کیڈی اور بالسٹک ایکسپرٹ کے درمیان گولی کے معاملے

یں شدید اختلاف پایا جاتا تھا۔ کیڈی کے خیال کے مطابق چھت سے ملنے والی گولی قتل کے بعد وہاں پلانٹ کی گئی تھی۔ وہ مصر تھا کہ یہ گولی ایلڈر کے ریوالور کی نہیں تھی۔

اس کے برعکس بالسٹک ایکسپرٹ ہارٹلے ایلیکس کو یقین تھا کہ چھت سے ملنے والی گولی ایلڈر کی گن سے ہی فائر کی گئی تھی۔ مزید برآں اس کا خیال ہے کہ تلاش کنندگان کو ملنے والی ۴۴ کی گولی سے جارج ایلڈر ہلاک ہوا۔ اس گولی پر سے خشک انسانی ٹشو کا ذرہ بھی ملا ہے۔

یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ۴۴ گولی ریت میں دبے ہوئے ریوالور سے چلائی گئی تھی۔ اگر یہ حقیقت ہے تو پراسیکیوشن کو بڑے نازک سوالات سے دوچار ہونا ہوگا۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پراسیکیوشن کی طرف سے پیش کردہ ڈاکٹری شہادت کے مطابق ۳۸ کی گولی مہلک تھی۔ اب اگر پراسیکیوشن گولی کی ساخت کے متعلق اپنا سابق رویہ بدل دے تو یہ تبدیلی ڈیفنس کی کامیابی کے مترادف ہوگی۔

یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ ۳۸ ریوالور جارج ایلڈر کی ملک تھا۔ بالسٹک ایکسپرٹ ہارٹلے ایلیکس نے بیان کیا ہے کہ انسانی جسم سے گزرتے وقت ہڈیوں سے ٹکرا کر گولی مسخ ہو جایا کرتی ہے لیکن وہ موجودہ کیس کی پوزیشن سے چنداں خوش نہیں اور سوموار کی صبح ہیری مین کی جرح کا خیال اس کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے اشارے پر شیرف کیڈی اور دوسرے سٹاف نے اپنے لب سی لئے ہیں اور وہ پوری تیاری کے بغیر کچھ کہنے کو آمادہ نہیں۔

اس کے بعد خبر کے متن میں ہیری مین کی سرگرمیوں کا حال اور اخبار کے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

قیاسات درست تھے۔

میسن نے مسکراتے ہوئے اخبار تہہ کیا اور ڈیلا نے پوچھا۔ "چیف۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ گولی چھت میں لگی ہے؟"

"مجھے ہرگز معلوم نہ تھا۔"

"لیکن تم نے وہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد ہی چھت والی گولی دریافت کر لی تھی۔ آخر تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

میسن مسکرا دیا۔ "میں صورت حال کی تہہ تک پہنچ چکا ہوں لیکن اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ سوموار کو عدالت میں حاضر ہو جانا۔ تمہیں بہت کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

سوموار کے دن عدالت میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ میسن بڑے اعتماد اور طمطراق سے کمرہ عدالت میں داخل ہوا اور اپنی میز پر جا کر بریف کیس سے کاغذ نکال کر انہیں پڑھنے لگا۔

ڈیلا سٹریٹ دور بیٹھی فینز کو تسلی و تشفی کے چند الفاظ کہنے کے بعد اپنی جگہ جا بیٹھی۔

جج گیرے چیمبر سے وارد ہوا تو سب لوگ تعظیماً سر و قد ہو گئے۔ جج نے ہجوم پر نظر ڈالی اور وقار سے جا کر اپنی کرسی پر متمکن ہو گیا۔

رسمی کارروائی کے بعد عدالت عالیہ کی اجازت سے کلاڈ گلوسٹر نے اپنا ایک بیان پڑھا جس میں اس نے پولیس کے حوالے سے کیس میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کرنے کے بعد کہا۔ "جس انداز سے یہ تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں ان سے مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ڈیفنس نے بڑی عمدگی سے ایک ڈرامہ سٹیج کیا ہے اور۔۔۔۔"

"حضور والا۔" میسن بولا۔ "مجھے اس پر اعتراض ہے اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی اپنا یہ بیان واپس لے۔ بصورت دیگر۔۔۔۔"

"تو پھر اسے عدالت میں بلوالو۔" میسن بولا۔

"حضور والا میں التماس کرتا ہوں کہ ..."

مگر جج نے اس کی بات کاٹ دی۔" میں وکیل صفائی سے اتفاق کرتا ہوں۔ کارمن مانٹری کو عدالت میں پیش کیا جائے اور عدالت کے احکام میں ٹال مٹول کے سلسلہ کو بند کیا جائے۔"

"حضور والا۔ میرا خیال ہے کہ یہ ناروا تنقید ہے۔"

"کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں نے کیا حکم دیا تھا؟"

"یاد ہے حضور والا۔"

"اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم اس حکم کی تعمیل کرنے سے قاصر رہے ہو؟"

"حضور والا میں نے ارادتاً ایسا ..."

"تو پھر یہ کیوں کر ہوا کہ ڈیفنس کاؤنسل اب تک گواہ کے پتے سے بے خبر ہے؟"

ایک دو لمحوں تک سوچنے کے بعد گلوسٹر گویا ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا۔" بہت بہتر حضور والا۔ میں کارمن مانٹری کو طلب کئے لیتا ہوں تاکہ مقدمے کا یہ حصہ تکمیل پا جائے اور اعتراف کرتا ہوں کہ حالیہ واقعات کی وجہ سے میں گواہ کو فراموش کر بیٹھا تھا۔"

عدالت کی کارروائی میں دو تین منٹ کا وقفہ حائل ہوا اور اس دوران عدالت کا ڈپٹی شیرف کے دفتر سے کارمن مانٹری کو عدالت میں پیشی کے لئے لے آیا۔ گواہوں کے کٹہرے میں آ کر کارمن مانٹری نے حلف اٹھایا اور گلوسٹر نے سوال کیا۔"تمہارا نام کارمن مانٹری ہے؟"

"ہاں جناب؟"

"کیا تم کتے کو جانتی ہو جس کا نام پرنس ہے اور جو پچھلے چند مہینوں سے جارج

ایلڈر کے پاس تھا۔"

"بہت اچھی طرح جانتی ہوں جناب۔ فوج کے مصرف سے فراغت کے بعد اس کتے کو کورین لانسنگ نے خریدا تھا۔ وہ اس وقت چھوٹا سا تھا اور میں نے اسے تربیت دے کر بہت کچھ سکھایا۔"

"گویا تمہیں اس سے بڑا انس ہے؟"

"ہاں۔"

"اتنا انس کہ جیسے تم نے جارج ایلڈر کی موت کی خبر سنی، کتا واپس مانگ لیا؟"

"ہاں جناب۔"

"محض جذباتی وابستگی کی وجہ سے اور نہ کہ اسے چھیننے کے لئے؟"

"حضور والا۔ یہ سوال ترغیب دینے والا ہے۔" میں نے اعتراض کیا۔

"ہاں یقیناً ہے۔" جج نے تائید کی۔

"خیر تو حضور والا۔ میں نے حقیقتیں اجاگر کر دی ہیں۔ اب ان کا تجزیہ ہونا چاہیے اور کتے کے بیکار مبحث پہ مزید وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے۔" گلوسٹر بولا۔ "مقدمے کے آغاز سے اب تک میں سن رہا ہوں۔ وہ ہے کتا، کتا، کتا۔"

کارمن مانٹری بولی۔ "جناب میں نے کتے کو صرف محبت کی وجہ سے دوبارہ حاصل کیا ہے۔"

"اور کتا اب کہاں ہے؟"

"میرے گھر پہ۔"

"اور تمہارا گھر کہاں ہے؟"

"یہ میری خالہ کا گھر ہے اور ۴۷ نارتھ ووڈلین پہ واقع ہے۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"اور کتا اس وقت کہاں ہے؟"

"ہاں جناب، عدالت آتے وقت میں اسے بند کر آئی تھی اور میری واپسی تک وہ مزے سے پڑا رہے گا اور جب واپس جاؤں گی تو اسے بڑی خوشی ہوگی۔"

"میرا خیال ہے کتے کے سوال پر کافی بحث ہو چکی ہے۔" گلوسٹر بولا۔ "اب تم کٹہرے سے جا سکتی ہو۔"

"ایک منٹ۔" میسن بولا۔ "میں جرح کرنا چاہتا ہوں۔"

"حضور والا۔" گلوسٹر بولا۔ "سارے مقدمے میں یہی ہوتا رہا ہے اور ہر موقع پر وکیل صفائی"

"اس گواہ سے مجھے جرح کا حق یقیناً حاصل ہے جس سے حلف کے تحت وکیل استغاثہ نے سوالات کئے ہیں۔" میسن نے کہا۔

"اچھا۔" گلوسٹر بولا۔ "مگر صرف کتے کے متعلق۔"

"میں صرف کتے کے متعلق ہی پوچھوں گا۔"

"اچھا مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری کارروائی ہی بے ترتیب ہے۔"

"بے ترتیب اس لئے ہے کہ تم نے مجھے کتے کا موجود ہونا نہیں بتایا تھا۔" میسن نے جواب دیا۔

جج نے میز پر ہتھوڑی بجائی۔ "معزز وکلاء براہ راست بحث سے احتراز کریں۔"

میسن گواہ کی طرف مڑ کر بولا۔ "مس ماسٹن کیا کتے کا ایک ناخن ٹوٹا ہوا ہے یا پنجہ زخمی ہے؟"

"ٹوٹا ہوا ناخن؟ زخمی پنجہ؟ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔"

"کیا وہ لنگڑا کر چلتا ہے؟"

"نہیں۔"

"کیا کتے کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا؟"

"اوہ۔ میں اب سمجھی تمہارا کیا مطلب ہے۔ کتے نے الماری کے دروازے پر پنجے مارے تھے اور اس کے پاؤں سے خون بہنے لگا تھا۔ مگر وہ جلد ہی بند ہو گیا تھا۔"

"تمہیں اس کتے سے بڑا لگاؤ ہے؟"

"ہاں جناب۔"

"اور کتے کو بھی تم سے بڑا انس ہے؟"

"ہاں۔ بے شک۔"

"اور تم کورین لانگ سے بھی بڑا پیار کرتی تھیں، ہے نا؟"

"وہ میری مالکہ ہی نہیں بلکہ دوست بھی تھی۔ میں سالہا سال تک اس کے پاس رہی ہوں۔"

"ہوں۔" میسن بولا۔ "اب جب تم واپس یہاں آئیں تو کیا تم نے اخبار میں جارج ایلڈر کا دیا ہوا اشتہار دیکھا تھا؟"

"حضور والا مجھے اعتراض ہے۔" گلوسٹر اٹھ کر بولا۔ "یہ جرح غیر متعلق اور نامناسب ہے۔"

"میں اپنے گواہ کا میلان ظاہر کر رہا ہوں۔" میسن نے جواب دیا۔ "اس مقدمے میں یہ سوال اہم ہے کہ آیا کتے کا پنجہ زخمی یا ناخن ٹوٹا تھا یا نہیں اور اس گواہ نے اس بارے میں واضح شہادت دی ہے۔"

"یہ سوال اہم ہے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" گلوسٹر خفا ہو کر بولا۔ "یہ قطعی بیکار اور غیر اہم سوال ہے۔"

"دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔" میسن نے کہا۔ "اور پھر تمہیں اہمیت کا پتہ چل جائے گا۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

عدالت عالیہ بھی اس امر کو ملحوظ رکھے کہ یہ سوال بڑا اہم ہے اور اس سے گواہ کا میلان ظاہر ہوگا"

"ٹھیک ہے۔" جج نے کہا اور آگے کو جھک گیا تاکہ اچھی طرح سن سکے۔

"کیا تم نے ایسا اشتہار دیکھا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"ہاں۔" وہ بولی۔

"اور تم نے اشتہار دینے والے سے رابطہ قائم کیا اور تب تمہیں معلوم ہوا کہ اشتہار دینے والا جارج ایلڈر سے ہے؟"

"ہاں۔"

"اور پھر تم اس سے ملنے گئیں۔ ہیں نا؟"

کارمن مانٹری میسن سے آنکھیں چرانے لگی۔

"یاد رکھو۔" میسن نے اس کے تامل سے فائدہ اٹھایا۔ "بہت سی باتیں ثابت کی جا سکتی ہیں"

"ہاں میں اس سے ملنے گئی تھی۔"

"جب تم اس سے ملنے گئیں تو تم نے اس سے ایک خط کے متعلق پوچھا جو بظاہر مسٹر ڈینی نے لکھا تھا اور جس کے متعلق یقین کیا جا رہا ہے کہ اسے ایلڈر کے یاٹ سے سمندر میں پھینکا گیا۔ تم نے پوچھا تھا نا؟"

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد وہ بولی۔ "ہاں۔"

"اور۔" میسن نے اپنی انگلی اس کی طرف اٹھا کر زور دیتے ہوئے کہا۔ "تم جارج ایلڈر سے ملنے کے لئے تین تاریخ کی شام کو نو بجے کے قریب گئی تھیں۔ گئی تھی نا؟ کارمن جواب دینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو کہ اس شام تمہاری نقل و حرکت کا آسانی سے سراغ لگایا جا سکتا ہے۔"

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"ہاں۔" گواہ نے جواب دیا۔

"اور کتا تمہیں دیکھ کر بڑا خوش ہوا تھا ہے نا؟"

"اوہ۔ پرنس تو خوشی سے بے حال ہو گیا تھا۔" کارمن مانٹری نے کہا اور اس کی آنکھیں اور آواز محبت سے نرم پڑ گئی۔

"ٹھیک۔" میسن بولا۔ "اور یوں پرنس کو الماری میں بند رکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ وہ الماری میں اس وقت بے قرار ہو گیا تھا اور الماری کے دروازے پہ پنجے مارنے لگا تھا جب اس نے تمہاری آواز سنی چنانچہ مسٹر ایلڈر اسے الماری سے نکالنے پہ مجبور ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

"اور پھر کتا پیار سے تمہیں چاٹنے لگا!"

"ہاں بے شک۔"

"پھر جب تم نے جارج ایلڈر کو زین لانسنگ کے قتل کا الزام دیا تو تم دونوں میں بحث چھڑ گئی اور جارج ایلڈر نے مشتعل ہو کر ریوالور نکال لیا۔ پرنس نے تمہارا ساتھ دیا اور تمہیں ایلڈر سے بچایا کیونکہ پرنس کو بہر حال جارج ایلڈر کی نسبت تم سے زیادہ محبت تھی اس نے ایلڈر کے گن والے ہاتھ پہ چھلانگ لگائی اور اپنے دانت ایلڈر کی کلائی میں گاڑ دیئے۔ یہ ٹھیک ہے نا کارمن؟"

"اوہ حضور والا۔۔۔ میں ...." گلوسٹر نے کچھ کہنا چاہا۔

"بیٹھ جاؤ اور چپ رہو۔" جج نے اپنی نگاہیں کارمن مانٹری پہ مرکوز رکھتے ہوئے گلوسٹر کو فہمائش کی۔ "گواہ کی طرف دیکھو۔ اس کا چہرہ واضح انداز سے سوال کا جواب دے رہا ہے۔"

"اور اسی وجہ سے جارج ایلڈر کے کوٹ کی آستین میں تین کلنے والا گھاؤ آ گیا تھا" میں نے کہا "کتے کے کاٹنے کی وجہ سے ایلڈر کا ہاتھ جھٹکا کھا گیا اور اسی وقت اس کے اوپر کو اٹھے ہوئے ریوالور کی نال سے گولی نکل کر چھت میں گھس گئی اور اسی وقت تم نے اسے ۴۴ ریوالور سے شوٹ کر دیا۔ یہ ریوالور تم اپنے ہینڈ بیگ میں ساتھ لے گئی تھیں یہ ٹھیک ہے نا مس مانٹری؟"

"میں .... مجھے .... وہ رک رک کر بولی تمہیں ایسا کرنا تھا۔ وہ مجھے قتل کرنے کو تھا۔"

میں مسکراتے ہوئے میں گلوسٹر کی طرف مڑا۔ "غالباً وکیل استغاثہ جوابی جرح کرنا چاہے گا لیکن پہلے عدالت عالیہ پر زخمی پنجے کی اہمیت واضح ہو چکی ہوگی۔"

"میں بے تکلفی سے اعتراف کرتا ہوں۔" جج گیرے نے کہا۔ "کہ مجھ پر بات واضح نہیں ہوئی لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سب کیا ہے۔"

"حضور والا جواب بالکل سادہ ہے" میں بولا "کتے کا پنجہ ہرگز زخمی نہیں ہوا تھا اور دروازے کے اندر اس نے جارج ایلڈر کے قتل کے وقت پنجے نہیں اسے کھرچ کر نشانات کتے نے اس وقت بنائے جب اس نے اس ہستی کی آواز سنی جسے وہ دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا یعنی اس عورت کی آواز تھی جو کئی سالوں تک اس کی مالکہ رہ چکی تھی۔ یعنی کارمن مانٹری کی آواز۔"

"کتے کی بے چینی اور اشتیاق دیکھ کر جارج ایلڈر نے کتے کو باہر نکالا اور دیر تک ہونے پر جب اس نے کارمن مانٹری کو قتل کرنا چاہا تو کتے نے چھلانگ لگا کر اس کی گن والی کلائی دبوچ لی۔ اس دوران کارمن مانٹری نے ریوالور نکال کر جارج ایلڈر کو گولی مار دی اور مجھے یقین ہے کہ اس نے اپنی حفاظت کرتے ہوئے ایسا کیا۔ جارج ایلڈر منہ کے بل گر

اور کارمن مانٹری اپنے اقدام کے خیال سے گھبرا گئی۔ ایسے میں اسے خیال آیا کہ کتے کی الماری سے باہر موجودگی اس کے لئے نقصان دہ ہوسکتی ہے چنانچہ اس نے کتے کو دوبارہ الماری میں بند کر دیا۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دنیا بھر میں آپ ہی واحد ایسی ہستی تھی جو جارج ایلڈر کی موت کے بعد کتے کو الماری میں بند کرنے پر قادر تھی۔ مگر اسی دوران تا جارج ایلڈر کے لہو میں پنجے بھگو چکا تھا اور یہ خون اس کے پنجوں سے لگا رہ گیا تھا۔ پھر جب اس نے کارمن مانٹری کو رخصت ہوتے سنا تو دوبارہ دروازے پر پنجے ملے تاکہ باہر نکل آئے یوں الماری کے دروازے پر خون لگ گیا۔

"میرا خیال آپ کارمن مانٹری کو یہ بتانے میں تامل نہ ہوگا کہ اس نے کب ریوالور کو ریت میں دبایا اور کس وقت میز کی تلاشی لے کر وہ خط حاصل کیا جو بوتل میں بند تھا اور اس کاروائی کے بعد وہ کس وقت وہاں سے رخصت ہوئی۔"

"اس کی وہاں سے روانگی کے کچھ دیر بعد ملزمہ ڈورتھی فیتر ایلڈر کی ہدایت کے مطابق وہاں پہنچی اور ناکردہ گناہی کے باوجود ملزمہ ٹھہرائی گئی۔ حضور والا یہ ہیں قتل کیس کی بنیادی حقیقتیں۔"

جج لیمے نے مرجھائے ہوئے ڈسٹرکٹ اٹارنی کی طرف دیکھا اور پھر مین سے مخاطب ہو کر بولا۔ میرا بھی یہی خیال ہے مسٹر مین۔ عدالت کی کاروائی تیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے اور اس دوران جیوری کی عدم موجودگی میں معاملے کی تحقیقات کی جائے گی۔ پھر دوبارہ جیوری کے ارکان بیٹھیں گے اور اس وقت ڈسٹرکٹ اٹارنی مناسب اقدام کر سکتا ہے۔"

۱۹

میسن، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک تینوں وکیل کے فرم میں بیٹھے شیمپین سے کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔ میسن بولا۔ "یہ جام رحم مجسم کے نام۔"

"اور یہ جام رہا عظیم ترین وکیل کے نام" ڈریک نے اپنا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔ "تم نے تو گلوسٹر کو بری طرح بچھاڑ دیا پیری۔"

میسن مسکرا کر بولا۔ کیس کے سلسلے کے متعلق ہلکی سی تمہید کے بعد میسن نے موضوع بدلنے دیتا رہا یا خود موضوع بدلتا رہا یہاں تک کہ ڈریک یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہے۔

"لیکن تمہیں اصل واقعات کا کیسے پتہ چلا؟"

"یقین کرو یا نہ کرو مجھے بڑی دیر سے واقعات کا اندازہ ہوا۔ پہلے ہم بنیادی حقیقتوں پر غور کریں گے جارج ایلڈر ایک عظیم الجثہ کاروبار سنبھالے ہوئے تھا اور اس کی سوتیلی بہن جو ماضی اختلال کی آخری حد تک پہنچی ہوئی تھی اس سے اختلاف رائے رکھتی تھی جارج ایلڈر اس سے کچھ کاغذات پر دستخط لینے جنوبی امریکہ گیا مگر کورین السنگ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد غائب ہو گئی۔ خیال اغلب ہے کہ اس نے مایوسی اور انتشار کے عالم میں خودکشی کر لی۔ لیکن یقین سے کچھ کہنا ناممکن ہے کیونکہ اس کی لاش کبھی

بھی نہیں ملی۔"

"اس کی گمشدگی سے جارج ایلڈر مصیبت میں پڑ گیا اب یا تو وہ کورین لانسنگ کی موت کا ناقابل تردید ثبوت پیش کرتا اور نہ سات سال کی اس قانونی مدت کا انتظار کرتا جب اسے کورین لانسنگ کی موت کا قانونی جواز میسر ہوتا تھا۔"

"اس مرحلے پر مسز واڈیبی کا پراسرار خط سامنے آتا ہے۔ یہ خط ایک عورت نے لکھا تھا اور اس میں جارج ایلڈر پر قتل کا الزام لگایا گیا تھا یہ خط پڑھ کر جارج ایلڈر کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ اس خط سے ظاہر ہوتا تھا کہ اگر اس نے مسز واڈیبی کو قتل کیا ہے تو لازمی بات ہے کہ اس نے کورین لانسنگ کو بھی موت کے گھاٹ اتارا ہوگا۔"

"اس موقع پر اس سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ وہ ڈوروتھی ایلڈر سے خط کا ذکر کر بیٹھا اس نے ڈوروتھی کو خط تو نہ دکھایا البتہ کافی کچھ بتا دیا جس سے ڈوروتھی مشکوک ہو گیا۔"

"کورین کا سراغ نہ ملنے کی صورت میں جارج ایلڈر کے ہاتھ سات سال کے لئے بندھ گئے اگر کورین کے قتل کی افواہ زور پکڑ جاتی تو صورتحال بالکل مختلف ہوتی اور اگر اس کی موت دماغی شفاخانے میں آگ لگنے سے ثابت ہو جاتی تو قانونی صورتحال جارج ایلڈر اور ڈوروتھی ایلڈر دونوں کے حق میں سازگار ہو جاتی۔ لیکن مصیبت یہ ہوئی کہ یہ خط ایک طرف تو کورین لانسنگ کے حل کرنے کے متعلق جارج ایلڈر کے لئے مشکوک اور مشتبہ سے زائد کا حامل تھا تو دوسری طرف یہی خط اسے صریحاً کورین کا قاتل قرار دے رہا تھا۔"

ایک الجھن یہ بھی تھی کہ جارج ایلڈر خط کو ضائع کرنے کی ہمت بھی نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ ایک طرح سے خط کا ہونے کا اعتراف کر لیتا مزید برآں پیٹ

کیلرز اور ڈورلے ایلڈر بھی خط کے وجود سے آگاہ تھے۔"
"پھر ڈورلے نے ڈورتھی فیبر سے خط کا ذکر کیا اور وہ خط چرانے کے لئے جارج ایلڈر کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی۔"
"ان حالات سے ظاہر ہے کہ جارج ایلڈر کے خلاف ایک مضبوط تانا بانا تیار ہو گیا تھا۔ مجھے اس بات کا احساس ہوا تو میں نے متعدد مرتبہ خط کو غور سے پڑھا۔ اور مجھے گمان ہونے لگا کہ جارج ایلڈر کو پھنسانے کے لئے کسی نے بڑی چالاکی سے خط کا مضمون تیار کیا ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ کس نے لکھا اور کیوں؟"
"تو پھر کس نتیجے پر پہنچے؟" پال ڈریک نے پوچھا۔
"خط جعلی ہے۔" میسن بولا۔ "اگر تم اس کی عبارت پر غور کرو۔ تو صاف پتہ چل جائے گا کہ خط کا راقم ڈرامائی تاثر پیدا کر رہا ہے یہ خط کسی ایسے خوفزدہ شخص کا لکھا ہوا نہیں لگتا جو کسی کیبن میں بند ہو اور اسے چند گھنٹوں میں اپنی ہلاکت کا پورا یقین ہو۔ خط کا مضمون بڑے اطمینان سے کسی عجلت کے بغیر تیار کیا گیا ہے اور مضمون کو بڑی احتیاط سے نکتہ عروج تک پہنچایا گیا ہے۔"
"مزید براں جس انداز سے یہ خط اس پہ غور کرنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اسے پلانٹ کیا گیا تھا۔ پیٹ کیلڈر اکثر لکڑیاں وغیرہ جمع کرنے خلیج کے کٹاؤ کی طرف جایا کرتا تھا۔ اب جس شخص کو اس کے اس معمول کا پتہ ہو وہ بڑی آسانی سے بوتل کو کٹاؤ کی طرف جانے والی لہروں کے حوالے کر کے خط اس تک پہنچا سکتا تھا۔"
پال ڈریک نے سر کو جنبش دی۔
"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ خط کس نے لکھا؟ خط نسوانی ہاتھ سے لکھا گیا

تھا۔ وہ عورت کون ہو سکتی تھی۔ حالات صرف ایک ہستی کی طرف اشارہ کناں تھے۔
یہ کوئی ایسی عورت تھی جو جارج ایلڈر پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کی خواہاں تھی یہ عورت
ڈوروتھی نیر بھی ہو سکتی تھی۔ اور کورین لانسنگ بھی مگر کارمن ماسٹرز ان دونوں
عورتوں سے زیادہ مشکوک تھی۔ وہ کورین سے بے پناہ محبت کرتی تھی اور
اس کے خیال میں جارج ایلڈر کورین کا قاتل تھا۔ اس خیال نے امکانات کو واضح
اور روشن کر دیا۔"

"پھر میں کتے کے متعلق سوچنے لگا اور خیال آیا کہ الماری کے دروازے کے
اندر صرف دو تین جگہ خون کے دھبے تھے اور ایک دو دھبے الماری کے فرش پر
تھے۔ اگر کتے کا پاؤں زخمی ہوا ہوتا تو وہاں خون کے محض چند دھبے نہ ہوتے
بلکہ الماری میں کافی زیادہ خون بکھرا ہوتا۔ کہیں کوئی گڑبڑ تھی اور میرا ذہن بے چینی
سی محسوس کرنے لگا۔ پھر دفعتاً خیال آیا کہ اگر لہو کے جوہڑ میں چلنے پھرنے کے
بعد کتے کو الماری میں بند کیا گیا تو ان چند دھبوں کی وضاحت ہو جاتی تھی۔"

"چنانچہ اب میں نے ان خطوط پر سوچنا شروع کر دیا کہ شوٹنگ کے وقت
اگر کتا آزاد تھا۔ تو کیا واقعات پیش آئے ہوں گے اور پھر اس کے بعد کتے کو
دوبارہ الماری میں بند کر دیا گیا۔"

"اس سوچ بچار سے ایک تصویر واضح ہونے لگی اگر شوٹنگ کے وقت
کتا الماری سے باہر تھا تو ایلڈر کی موت کے بعد دنیا میں صرف ایک ہستی اسے
دوبارہ الماری میں بند کرنے پر قادر تھی۔ یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے
کہ جارج ایلڈر کھینچا تھا اور اس کے کوٹ کی آستین پر تکونا گھاؤ تھا۔ مزید برآں

اس کی گن سے اوپر کی طرف تانا ہوا تھا۔ اور اسی وقت اسے شوٹ کیا گیا
تھا۔ ان سب باتوں کو یکجا کیا جائے تو صرف ایک جواب ملتا تھا۔"

"مجھے یہ بھی خیال آیا تھا کہ ممکن ہے جارج ایلڈرز نے جنوبی امریکہ جا
کر کورین کو قتل کر دیا ہو۔ وہ اس سے کچھ کاغذات پر دستخط کرانا چاہتا تھا
اور اس کے انکار پر ممکن ہے ایلڈرز نے غیظ و غضب کے عالم میں اسے قتل کر دیا ہو
اور لاش سمندر میں پھینک دی ہو۔ جارج ایلڈرز نے کورین کو قتل کیا تھا یا نہیں
بہر حال کارمن ماٹری کو یقین تھا کہ اس نے کورین کو قتل کیا ہے۔"

"کارمن کئی ہفتوں تک جنوبی امریکہ میں رہی اور کورین کی لاش یا کسی سراغ
کی تلاش کرتی رہی۔ ناکام ہو کر اس نے اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا لی کہ جارج
ایلڈرز کورین کا قاتل ہے۔"

"وہ واپس آئی تو بھی کورین کا سراغ لگانے کی کوشش کرتی رہی۔ دریں اثنا
اسے پتہ چلا کہ لاس ہیمرٹیوس کے پاگل خانے میں کورین لانسنگ کے حلیے کی ایک
عورت زیر علاج ہے۔ چنانچہ کارمن وہاں گئی مگر وہ عورت کورین نہ تھی۔ تاہم
اس عورت پر کارمن کو ترس آگیا اور اس نے اس کے علاج کے لئے کچھ رقم بھجوا دی
بعد ازاں ہسپتال میں آگ لگنے سے وہ پاگل عورت جل کر مر گئی۔"

"چند مہینوں بعد کارمن کے ذہن میں ایک منصوبے نے تشکیل پائی۔ طوفان
میں منرو اڈبنی کی موت کا اسے علم تھا اور یہ بھی پتہ تھا کہ جارج ایلڈرز پر کوئی حرف
نہ آیا تھا۔ کارمن نے سوچا کہ اگر کسی طریقے سے منرو اڈبنی کی موت کو قتل ظاہر
کیا جائے اور اسے کورین کے معاملے سے منسلک کر دیا جائے تو ایلڈرز کو بے بس کیا

جا سکتا ہے اور یوں امکان ہے کہ سچ بے نقاب ہو جائے۔"

"کارمن نے اس منصوبے پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیا۔ پھر کافی سوچ بچار کے بعد اس نے مسز واڈینی کے نام سے جعلی خط تیار کیا اور اسے بوتل میں بند کر کے لہروں میں بہانے کے بعد نتائج کا انتظار کرنے لگی۔"

"پھر جب اس نے اخبار میں اشتہار دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ ملکس نمبر ۲۳ سے رابطہ قائم کرنے کے لئے یہ اشتہار جارج ایلڈرز نے دیا ہے اس نے سوچا۔ اب وقت ہے کہ دلیری سے جارج کو کورین کے قتل کا الزام دے سکے چنانچہ وہ ایلڈرز کے پاس گئی اور باقی حالات سب کو معلوم ہیں۔"

"بہر حال" پال ڈریک بولا۔ "شکر ہے کیس بخیر و خوبی ختم ہو گیا ورنہ مجھے تو یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کہیں تم بھی اس مقدمے کی لپیٹ میں نہ آجاؤ۔"

ڈیلا اسٹریٹ ہنس کر بولی۔ "مسٹر میسن کو سبق مل گیا ہو گا۔ اور آئندہ وہ کبھی کسی تیراک حسینہ کی مدد نہیں کرے گا۔"

میسن نے بلند آہنگ قہقہہ لگایا اور بولا۔ "یہ امر دلچسپ ہے کہ کورین کی وارث ہونے کی وجہ سے وہ تیراک حسینہ اب امیر کبیر ہو جائے گی۔"

"وہ کیسے؟" پال ڈریک نے پوچھا۔

"میرے خیال میں تو رقم ٹرسٹ کی ہے اور کورین کی وفات کی صورت میں اس کا حصہ ٹرسٹ کو مل جائے گا۔"

"ایک قاتل کو جرم سے فیضیاب ہونے دینا قانون کے خلاف ہے بد میں

وجہ کورین کی موت سے جارج ایلڈر کو کوئی فائدہ نہ ہو سکتا تھا۔ اور جہاں تک ڈوریلے ایلڈر کا سوال ہے اسے ڈور تھی فیرز کو اس کا حصہ دینے میں کوئی تامل نہ ہوگا۔"

پال ڈریک نے گلاس اٹھایا اور ڈیلا سٹریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "یہ جام عدالت کے ذہین ترین وکیل کے نام ٹوسٹ کرتا ہوں۔"

ڈیلا سٹریٹ نے اپنا گلاس ڈریک کے گلاس سے ٹکرایا اور وہ جام نوش جاں کرنے لگی۔

ختم شد

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com